

[illegible] ہین [illegible] کتابون کی اصل ایک وصیت

[illegible] کی لکھی [illegible] ایک وصیت [illegible] جو حضرت علی

سے منقول ہے [illegible] ہین [illegible] اسکے ایک وصیت [illegible] لکھی گئی ہے

[illegible] اسکے جو وصیتیں کہ حدیث شریف مین ہین بعضی [illegible] لکھی

[illegible] وصیتیں اس عاجز کی اپنی فرزند اور اقرباؤن

اور مریدون اور سب مسلمانون کے واسطے لکھی ہین پہلی ایک وصیت

یہہ کہ اوسمین رغبت دلائی ہے اوپر رسالہ راقم الف وائف [illegible]

وامدعات کی جو تالیف کیا ہوا اس عاجز کا ہے اور اوسمین نام لکھدیا ہے اون

کتابون کا جن کتابون سے وہ رسالہ تالیف کیا گیا ہے اور اوس رسالہ مین

جو [illegible] لکھی ہین حاصل کلام کا یہہ کہ وہ رسالہ موصوف واسطے قائم

عوام اور خواص کی پچپن کتابون سے لکھا گیا ہے زبان ہندی مین

عوام کو تو یہہ فائدہ ہے کہ وہ زبان عربی اور فارسی نہین سمجھتی ہین بلا محنت

سمجھ لین گے اور فائدہ مند ہون گی اور خواص کو یہہ فائدہ ہے کہ وہ پچپن

کتابین کہان سے تلاش کرینگی تو بے تکلف وہ مطلب اور مقصد جو پچپن

کتابون سے کہ بعضی مطلب اون کتابون کے اس رسالہ مین لکھی گئی ہین

معلوم کر لین گے اور دوسری وصیت یہہ کہ اوس رسالہ مذکور مین قرآن اور حدیث

اور ... صحیح ... اور تصوف کی معتبر کتابون سے ... عمل کرنیکی لئی لکھا ہی ... ہی

... کی لوگون ... جانا جاتا ہی کہ مطلب ہر ایک ... کا جدا جدا ہی دیکھنی سی معلوم

ہوجاویگا اور بعد اسکے کچہہ بیان ورد و وظیفون اور عملیات اور ذکر کا بیان اور بیان اسم اعظم اور

اون لوگون کا جنکی دعا قبول ہوتی ہی اور یہہ کہ اسمین قوت حلال اور صدق مقال بہت ضرور

ہی بغیر اسکے ورد وظیفہ پڑہنے والا اپنی مطلب کو نہین پہنچتا اور یہہ کہ اعتقاد خوب ثابت رکہی

اور یقین کامل اللہ جلشانہ کی کلام پر اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر سو ان مین پہلی

٢٩ ٢٥ ٢٣

بیان قوت حلال اور صدق مقال کا لکھا ہی اور بعد اوسکی بیان اعتقاد کا اور بعد اوسکی بیان ورد

٣٤ ٣٤ ٣١

وظیفون کا اور بعد اوسکی فضیلت ذکر کے اور پہر بیان عملیات کا اور پہر بیان اون لوگونکا جنکی

٤٧ ٤٢

دعا قبول ہوتی ہی اور پہر بیان اسم اعظم کا لکھا گیا ہے اور بعد اسکی چند اصطلاحات صوفیہ کی کہ جو

حضرت شمس الدین حبیب اللہ جناب میرزا جان جانان مظہر شہید قدس اللہ تعالی سرہ نی اپنی تصوف کی رسالہ مین لکھی ہین

٥٤

وہ اس وصیت نامہ مین لکھی گئی ہین اور بعد اسکی ایک حکایت مثنوی مولانا روم صاحب کی جو مناسب

حال فقرا اور علما کی ہی لکھی گئی اور اس حکایت مین سی چار بیتون کی شرح بہی لکھی گئی ہی اور

٧٩

بعد اوسکے عبارت صلوۃ مسعودی سے جو کہ امام اعظم صاحب کی مذہب کے معتبر کتابون سی ہی اوسمین

٨٠

لکھا ہی کہ سبب مفلسی ہین اور دنیا کی کتنی چیزین ہین اور پہر صلوۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ چار

خصلتین ہین جو کوئی اون کو نگاہ رکہی ہرگز مفلس نہو وہ عبارۃ صلوۃ مسعودی کی بہی لکھی گئی ہی

اور پہر منبہات مین ابن حجر عسقلانی نی حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ کی سند دیکر لکہا ہے کہ جسکی پاس نہین ہی

٨١

طریقہ اللہ کا اور طریقہ رسول کا اور طریقہ اولیا کا پہر کچہہ نہین اوسکی ہاتہہ مین اور پہر منبہات مین

لکھا ہی کہ فرمایا حضرۃ علیہ السلام نی چار جواہر ہین بدن مین بنی آدم کے کہ کہوتی ہین اون کو چار

٨١

چیزین اور پہر منبہات مین لکھا ہی کہ چار چیزونکو ڈہونڈہا ہمنی چار مین پہر چوکی ہم راہ اونکی سو پایا ہمنی

اون کا او رجابر مین اور پہر شبہات ۸۲ مین لکہا ہے کہ جسنے ارادہ کیا کہ ہو بدن اوسکا

۸۳ صبر کرنیوالا یہہ چارون روایتین شبہات کی بہ تفصیل لکہی گئی ہین اور بعد اوسکی مولانا شاہ

عبد العزیز صاحب نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے

بعد توبہ کے جناب الہی مین عرض کی کہ بار خدایا یہہ بندہ تیرا کہ ابلیس ہے درمیان میرے اور اوسکے

عداوت مستحکم ہوئی اگر تو اعانت میرے اور اولاد میری کی نکرے تو مجھکو قدرت مقابلہ اوسکی کے

نہوگی پہر شیطان نے عرض کی کہ بار خدایا اس بندہ اپنی کی کہ دشمن میرے ہی اسقدر اعانت کی

کسطرح مجھکو قدرت اوسکی بہکانے کی ہوگی میری بہی مدد فرما ان دونون کا بیان بہی لکہا گیا

۸۴ ہی کہ کسطرح آدم علیہ السلام کی مدد کی اور کسطرح شیطان کی اور بعد اوسکی جو کہ حضرت مولانا

شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکہا ہی کہ

ہر جان بد مین اوسکے جو لگا یا ہی برائی کی کرنی سی اور نیکی کی کرنی سی گرو ہوگی دوزخ مین

۸۸ اوسکی تفسیر بہی بخوبی لکہی گئی ہی اور پہر مولانا ممدوح نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین ایک فائدہ لکہا ہے

کہ نجات کی اسباب کو کمانی بغیر نجات کا متوقع ہونا کمال حماقت اور نادانی ہی یہہ فائدہ بہی

۹۰ بتفصیل لکہا ہی اور بعد اوسکی سفر ظاہری اور سفر باطنی کا بیان کتاب ہادی الناظرین ترجمہ آداب

الصالحین سی لکہا گیا ہی اور بعد اوسکی بیان اعراف کا اور اون آدمیون کا کہ جو اعراف

مین ٹہیرینگی تفسیر معالم التنزیل سی لکہا گیا ہی اور بعد اسکی ۱۱۲ جنت اور دوزخ کا بیان کتاب تنبیہ الغافلین سے

بخوبی لکہا گیا ہے اور بعد اسکے ۱۲۵ ایک نصیحت واسطے فرزند اور سب مسلمانون کے لکہی گئی ہی کہ اوس وقت

پیر بعضی مفسدون نے فساد پر کمر باندہی ہی اور لوگونکی بہکانی پر اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے

مریدان اور سوا سید احمد صاحب کی مریدونکی اور متبع سنت لوگون پر طعن اور بہتان کرتی ہین اور

اون کی طرف ناحق بدوا بیون کے نسبت کرتے ہین چنانچہ جہان کسیکی
کیسے معاملات مین یعنی الہی دینی مین کچھہ تکرار ہوئی جب ہارنی لگی تو کہنی لگے
کہ یہہ وہابی ہی خدا اون کی فساد اور بہتان سی مسلمانون کو بچاوی اور دین
کے معاملہ مین جو اونہون نے سوال کئی تہی اپنی رسالون مین اور اونکی سوالونکی جواب مولانا
حیدر علی صاحب نے اور مولوی بشیر الدین صاحب نی صدہا جدا اپنی رسالون مین لکھدئی ہین
اون مین تو بہت سی گئی ہین مگر کچھہ سوال و جواب کا بیان بطور نمونہ کی مولانا حیدر علی ۱۴۳
صاحب کے رسالہ سی اور بعد اوسکی مولوی بشیر الدین صاحب کے رسالہ سی اس وصیت نامہ ۱۶۶
مین لکھا گیا ہے اور بعد اوسکے ایک وصیت واسطی فرزند اور سب مسلمین اور مسلمات ۱۸۰
کے لکھی گئی ہے پہر بیان تقلید مجتہد معین کی کہ اسمین تکرار ہی مولوی نذیر حسین صاحب
کے اور مولوی محمد قطب الدین خان صاحب اور مولوی محمد شاہ صاحب وغیرہم کے

تمام ہوئی فہرست کتاب احسن الوصایا عرف وصیت نامہ

والحمد للہ علی کل حال

تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان

الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب مفید اولی الالباب مسمی بہ وصیت امیر المومنین ع وصیت نامہ ملقب



تصنیف عالم دین رہنمای سالکین جناب میر مرتضی رضا صاحب دام فیضہ

محمد آباد عرف ٹونک کے محمدی مطبع میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خالق کونین
پس توصیف سید ثقلین
اور درود و سلام خیر بشر
جو ہین سردار جملہ پیغمبر
پس تسلیم آل اور اصحاب
اور جتنی نبی کی ہین احباب
مومنونسی ہی عرض عاجز کی
ایک مدت سی چاہتا تہا جی
بعد حمد و نعت کے

معلوم کیا چاہیی کہ مرتضی خادم الفقرا ہنی والا مصطفی آباد عرف رامپور مرید سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا بہائی مسلمانون کی خدمت مین یہہ عرض کرتا ہی کہ مدت سی جی چاہتا تہا کہ ایک وصیت نامہ دین کی کتابون سی جو سنت و جماعت کی مذہب کے ہین کچہہ مسئلے اون کتابون مذکور سی انتخاب کرکی واسطے فرزند ارجمند احسان اللہ خان کی اور جمیع مسلمانون کی لکہون اب خدا کی عنایت اور مہربانی سی آرزو اس عاجز کی پوری ہوئیے اور وصیت نامہ تمام ہوا اور جو کہ اس تالیف مین فائدہ جمیع مومنین کا منظور ہے اسیلئی نام اسکا مفید المومنین رکہا اللہ جلشانہ فرزند مذکور اور سب مسلمانون کو توفیق دے کہ اس وصیت نامہ پر عمل کرین اب سمجہنا چاہیی کہ سب سے بہتر وہ وصیت ہی جو امام محمد غزالی صاحب رح نی کتاب منہاج العابدین مین لکہی ہی وہ وصیت یہہ ہی کہ ایک

بزرگ نے اپنے پیر سے کہا کہ مجھکو کچھ وصیت فرمایئے پیر نے کہا کہ مین تجھکو وہ وصیت کرتا ہون

جو خدا تعالی نے سب اگلون اور پچھلون کو فرمائی ہے قال اللہ تعالی ولقد وصینا الذین اوتوا الکتب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ یعنے ہمنے اون لوگون کو وصیت کی ہے جو تمسے پہلے کتاب دیے گئے ہین اور تم کو بہی یہی وصیت ہے کہ تقوی کرو اور ڈرو اللہ سے **ف** غور کا مقام ہے کہ خداوند تعالی سب سے زیادہ بندہ کی بہتری جانتا ہے اور سب سے زیادہ خیرخواہ اور مہربان ہے اگر اوسکے نزدیک کوئی خصلت جہان مین بندہ کے لیے تقوی سے بہتر ہوتی اور سب خوبیون کو جامع اور ثواب مین زیادہ اور بندگیون مین بزرگ اور آرزوون کو بہی زیادہ پوری کرتی ہوتی تو خدا تعالی بندون کو اوسکا حکم فرماتا اور اوسکی وصیت کرتا پس جبکہ اگلون پچھلونکو تقوی ہی کی وصیت کی اور اسی ایک خصلت پر اکتفا کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ خصلت فضائل دنیا وآخرت کو جامع ہے اور سب کامون کو کافی ہے اور عبادت کی بلند مرتبون پر پہنچانے والی ہے اور ایسی اصل ہے کہ جو کوئی اسپر عمل کرے تو اوسکو کافی ہو اور زیادہ حاجت نرہے **ف** تقوی در لغت بمعنی ترسیدن وپرہیزگاری یعنی ڈرنا اور پرہیز کرنا اور شریعت مین معنی تقوی کے یہہ ہین ڈرنا اللہ سے اور اوسکے عذاب سے اور پرہیز کرنا اون چیزون سے کہ اللہ نے اور اللہ کے رسول نے منع کیا ہے اور بجالانا اون چیزونکا کہ اللہ نے اور اللہکے رسول نے حکم کیا ہے اور تفصیل تقوی کی بہت بڑی ہے بسبب دراز ہونے کتاب کے یہان نہین لکہی گئی امام محمد غزالی صاحب نے اپنی کتاب منہاج العابدین مین تفصیل اسکی بخوبی لکہی ہے جسکا جی چاہے اوسمین دیکہلے ×

اور دوسری وصیت یہہ ہے جو ابن حجر عسقلانی نے منبہات مین لکہی ہے وہ یہہ ہے عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال کانوا من قبلنا یتواصون

بِثَلٰثٍ خِصَالٍ وَيَتَكَاتَبُوْنَ بِهَا مَنْ عَمِلَ لِاٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللهُ اَمْرَ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ وَ
مَنْ اَحْسَنَ سَرِيْرَتَهٗ اَحْسَنَ اللهُ عَلَانِيَتَهٗ وَمَنْ اَصْلَحَ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللهِ اَصْلَحَ
اللهُ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ ترجمہ نقل ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی فرمایا انہون نی
اگلی لوگ وصیت کیا کرتی تہی تین خصلتون کی اور لکھہ دیا کرتی تہی اونکو وہ یہہ ہین جو کام آخرت
کا کریگا اللہ اوسکی کام دین اور دنیا کی بنائیگا اور جو اپنا باطن سنواریگا اللہ اوسکا ظاہر
سنواریگا اور جسنی درست کیا معاملہ اپنا اللہ کی ساتہہ درست کریگا اللہ معاملہ اوسکا لوگون کے
ساتہہ ف یہہ جو لکھا ہی کہ جسنی درست کیا معاملہ اپنا اللہ کی ساتہہ درست کریگا اللہ معاملہ
اوسکا لوگونکی ساتہہ یعنی اون لوگون کی ساتہہ جو لوگ کہ سنت وجماعت ہین اور موافق شرع کی
کام کرتی ہین اگر اونسی گناہ کا کام ہوجاتا ہی تو توبہ کرتی ہین اور جو نیک کام ہوتا ہی تو خدای
تعالی کا شکر ادا کرتی ہین ایسی لوگونکی ساتہہ اللہ تعالی اوسکا معاملہ درست کردیتا ہی اور خدا
تعالی کو سب قدرت ہی جو چاہی تو اوسکا معاملہ کافرون کی ساتہہ بہی درست کردی لیکن عادۃ
اللہ یونہی جاری ہی کہ مسلمان کافرون سی خلاف اور دشمنی رکہتی ہین اور کافر مسلمانونسی
ف اب جاننا چاہیی کہ اگلی مقتداؤن نی جو کتابین تصنیف اور تالیف کی ہین
اسیواسطی کے ہین کہ ہماری بعد آدمی دین اور دنیا کا فائدہ حاصل کرین اور راہ راست
پہچانین اور ہماری واسطی دعا نیک کرین اس سبب سی یہہ دعاگو بہی وصیت نامہ لکہتا ہے
کہ میری بعد بہی دعا کرنیکا وسیلہ ہو اور عاقبت کا بہی ذخیرہ ہو مرج البحرین جو تصنیف
شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اوسمین ایک وصیت لکہی ہے وہ وصیت
یہہ ہے کہ مرید کو چاہیی کہ باطن حقیقت کو ظاہر شریعت پر مقدم نرکہی تو مذہب مین فرقہ
باطنیہ کے نہو جاوی اور طرف الحاد کے نہ پہنچ جاوی معاذ اللہ منہا اور باطن کو چہوڑکر ظاہر پیہے

الثقالوگی اہل قشر و تقشف ہین و اہل فقہ ہو وی آدمی محض فقیہ ہو تی پر نہ جم رہی اور انوار او اسرار سی
محروم نہ ہووی اور یہی برعکس کرنا فقہ سی طرف تصوف کی واسطے طلب کرنی زیادتی اور شوق ترقی
اور تقطع نفس کی کمال آسان ہی لیکن پہرنا تصوف سی طرف فقہ کی بعد غلبہ کرنے ذوق باطن اور غلبہ حقیقت
کی بہت دشوار ہی اسیواسطی چاہیی کہ اول تمسک ساتہہ رسی استوار شریعت اور فقاہت کی کری
اور بعد اوسکی بیچ ذروہ علیای حقیقت کی آوی فقیہ ہونا مرتبہ اسلام کا ہی اور کلام درجہ ایمان کا
اور تصوف مقام احسان کا تمام ہوئی عبارت مرج البحرین کی چنانچہ بیچ حدیث جبریل علیہ السلام کے
یہہ تینون مقام مبین اور مفصل ہین اور وہ حدیث بخوبی ساتہہ شرح کی بیچ رسالہ دافع
الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات کی ہمنی لکہی ہی جو چاہے اوسمین دیکہہ لے
اور کتاب ہدایت الاعمی مین یہہ حدیث لکہی ہی قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْہَا الشَّرِیْعَۃُ فَہُوَ زَنْدَقَۃٌ یعنے جو رستہ کہ رد کری اوسکو شریعت
پس وہ رستہ زندیقیت ہی اب کئی حدیثین مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر حق
سی جو بیچ بیان وصیتون کے ہین یہان لکہی جاتی ہین عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا
وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَہْلِکَ وَمَالِکَ
وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ
روایت ہی معاذ رض سی کہا وصیت کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ دس باتون کی فرمایا نہ شریک
کر ساتہہ اللہ کی کسی کو اگرچہ مارا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنی کی اگرچہ
حکم کرین تجکو کہ الگ ہو اہل اپنی سی اور مال اپنی سی اور نہ چہوڑ تو نماز فرض کو جان کر پس تحقیق جسنی
چہوڑی نماز فرض کو جانکر پس تحقیق الگ ہوا اوس سے ذمہ خدا تعالی کا ف اگرچہ جلایا جاوی معاذ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ولا تترکن صلوٰۃ مکتوبۃ متعمدًا اور مت چھوڑ نماز فرض کو عمدًا [illegible]

متعمدًا فقد برئت منه ذمة الله تعالی یعنی تحقیق جو کوئی کہ چھوڑی نماز فرض کو جان کر پس تحقیق

بیزار ہوا اور دور ہوا اوس سی ذمہ اللہ تعالی کا یعنی امن اور امان و حفاظت اللہ تعالی کا جو ثابت ہی

مومنوں کی حق مین ظاہر حدیث سی وجوب قتل تارک الصلوۃ کا ثابت ہی اور یہی ہی مذہب

امام شافعی اور بعضی اماموں کا اور مذہب حنفی اور مالکی مین چاہیی وسکو مارنا اور تعزیر دینا اور

قید کرنا اور کہتی ہین کہ صحابہ کسی گنہگار کو متہم ساتہہ کفر کی نہین کرتی تہی مگر تارک صلوۃ کو اور نہی

ولا تشربن خمرا فانه راس کل فاحشة وایاک والمعصیة فان بالمعصیة حل سخط

الله وایاک والفرار من الزحف وان هلک الناس واذا اصاب الناس موت وانت

فیهم فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولا ترفع عنهم عصاک ادبا واخفهم فی الله

رواه احمد اور نہ پی شراب پس تحقیق یہہ سر ہی تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سی پس تحقیق ساتہہ گناہ

کی اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچ تو بہاگنی لڑائی کفار کی سی اگرچہ مرتی ہون لوگ اور جسوقت

پہنچی آدمیون کو موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کی اور ہو تو بیچ اون کی پس ٹہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبی

اپنی کی مال موافق مقدور اپنی کی اور مت اوٹہا رکہہ اونسی لاٹہی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج

ادب کی رکہتی ہین مار کر ادب کی لیی اور ڈرا اون کو بیچ مقدمہ اللہ کی یعنی نصیحت اور

[illegible] دو سنت قربانی ہوتی ہی بلکہ [illegible] واسطے حج کی [illegible] وقت اگرچہ [illegible]

[illegible] لڑائی میں [illegible] منظور ہی والا دو چند سی زیادہ [illegible] ہوں بلکہ [illegible] بہاگنا اور وبا

سے بہاگنی کا حکم نہیں ہی کہ اگر ایک شہر میں وبا آوی تو اوس سی نکلی نہیں اور دیگر شہر جانی ہی وہاں

آوی نہیں اور بہاگنا اوس سی گناہ ہی جیسی کہ کفار کی لڑائی سی بہاگنا تو اگر یہہ اعتقاد کری کہ

بہاگنی سی بچوں گا تو الامر جلو نگا کافر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہا اور شیخ عبد الحق محدث

دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے مشکوۃ شریف کی شرح میں اس عبارت کی شرح اسطرح پر لکہی ہی ولا تعقن

والدیک وان امراک ان تخرج من اهلک ومالک اور مت رنجیدہ کر ماں باپ اپنی کو

اور مت خلاف کر حکم اونکی کے حتی تک کہ وہ فعل مباح ہووے اگرچہ حکم کریں وہ تجکو ساتھ الگ

ہونے کی عورت اور فرزند اور مال اپنی سی کہا ہی علمانی یہہ مبالغہ ہی اور تاکید ہی استحباب میں والا

واجب نہیں ہی الگ ہونا اون سی واسطے حج کی **وعن العرباض بن سارية** رض

قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا

بِوَجْهِهِ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أُوْصِيْكُمْ

بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ

بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ

تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ

بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ ٥ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی رضی اللہ تعالی

عنہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی ایک روز پہر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ مونہہ

اپنی کی پس نصیحت کی ہمکو خوب کہ بہین اوس سی آنکہین اور ڈری اوس سی دل پس کہا ایک شخص نی اے رسول اللہ کی گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالی کی پس وصیت کرو ہمکو فرمایا وصیت کرتا ہون مین تم کو ساتہہ تقوی اللہ کی اور سُننی اور حکم بجا لانی کی یعنی سردار مسلمانونکا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ زندہ رہی تم مین سی پیچھی میری پس دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میری کو اور طریقہ خلفائے راشدین کی کو کہ ہدایت کیی گئی ہین بہروسا کرو ساتہہ اوسی کی اور مضبوط پکڑی رہو اوسی کو ساتہہ دانتون کے اور بچو تم نئی نئی باتون سی پس تحقیق جو نئی بات ہی وہ بدعت ہی اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہہ احمد نے اور ابو داؤد نی اور ترمذی نی اور ابن ماجہ نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا نماز کا **ف** یعنی نہین کہا صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ بلکہ ہمراہ حدیث کا وَعَظَنَا مَوْعِظَۃً نقل کیا اور گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنی والی کی وقت رخصت کرنی کی بیان کرتےہین کمال کوشش کرتا ہی آدمی کچھہ رہ جاوی اور اگرچہ غلام حبشی ہو اسمین کمال مبالغہ ہی اطاعت حکم مین اگر فرضا ایسا ہی ہو تو اطاعت ہی کری اور دانتون سی پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت اور محکمی سی تمام شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مشکوۃ شریف کی شرح مین اسحدیث کی اس عبارۃ کی شرح یون لکہی ہی فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ تعالی پس فرمایا حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ پرہیزگاری کی اور ڈرنی کی اللہ تعالی سی وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ اور ساتہہ سُننی اور قبول کرنی کی اطاعت امیرون کی اور فرمان برداری اونکی بیچ اوس بات کی ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ساتہہ تقوی کی جمع ہووے وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا اگرچہ فرضا حاکم غلام حبشی ہو یہہ مبالغہ ہی بیچ اطاعت امرا کی والا غلام امیر نہین ہوتا اسواسطی کہ ایک شرائط امارت سی آزاد ہونا ہی اور یہہ ایسا ہی جیسا کہ بیچ حدیث شریف کے

آیا ہی کہ جو کوئی مسجد بناوی اوسکی واسطی ایک محل بہشت مین تیار کیا جاویگا اگرچہ وہ مسجد
مانند گہونسلہ چڑیا کی ہو اور مسجد ہرگز مانند گہونسلہ چڑیا کی نہین ہو سکتی لیکن مقصود مبالغہ ہی
بیچ چہوٹی اور تنگ ہونی کی اور ہو سکتا ہی کہ غلام حبشی نائب سلطان کیسر کا ہو پس اوس
اس تقدیر سے اطاعت وسکی ساتہہ حکم سلطان کی واجب ہو گی **وعن سعد بن ابی وقاص**
قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي اَفَاُوصِي بِمَالِي
كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ
كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ
وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا
اِلَى فِي امْرَاَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **اور روایت ہی** سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
کہا بیمار ہوا مین اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہنچا مین کنارہ موت پر پس آئی
میری پاس رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو تو کہا مینی یا رسول
اللہ تحقیق واسطی میری مال ہی بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا اب
وصیت کرون مین ساتہہ تمام مال اپنی کی فرمایا کہ نہین کہا مینی پس دو تہائی مال اپنی کی وصیت
کرون فرمایا کہ نہین کہا مینی پس آدہی مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مینی پس تہائی
کی وصیت کرون فرمایا کہ تہائی کی اور تہائی بہی بہت ہی تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی
وارثون کو غنی بہتر ہی اس سی کہ چہوڑے تو اون کو مفلس اس حال مین کہ ہاتہہ پہیلاوین آگی لوگون
کے مانگنی کی واسطی اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتہہ اوسکی
رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا تو سبب اوسکی یہان تک کہ لقمہ جو تہا دی تو اوسکو سر

حدیث سوم

بیوی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہین وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض
مین سی یا ایسی وارثون مین سی کہ خوف اون کی ضایع ہونی کا ہو کوئی وارث میرا نہین
سوا بیٹی کی یہہ تاویل ہی کیونکہ وارث اونکی بہت عصبات تہی اور اس حدیث مین دلیل ہے
اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثون کی حق مین اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر
کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی وصیت اوسکی تہائی مال سی زیادہ مین
مگر جب کہ وارث جائز کہین اور جس میت کا کوئی وارث نہ ہو تو بہی مذہب جمہور علما کا یہی
ہے کہ زیادہ تہائی سی نہین جاری ہونی کی اور جائز کہا ہی اوسکو ابو حنیفہ رح اور علما اونکی
اور اسحق اور احمد نے ایک روایت مین اور فتاوی عالمگیریہ مین لکہا ہی وَلَوْ اَوْصٰی بِجَمِیْعِ
مَالِہٖ وَلَیْسَ لَہٗ وَارِثٌ نَفَذَتِ الْوَصِیَّۃُ وَلَا یُحْتَاجُ اِلٰی اِجَازَۃِ بَیْتِ الْمَالِ کَذَا
فِیْ خِزَانَۃِ الْمُفْتِیْنَ یعنی اگر وصیت کری کوئی شخص ساتہہ تمام مال اپنی کی اور نہ ہووے کوئی وارث
اوسکا تو جائز ہوگی وصیت اوسکی اور نہین حاجت ہی طرف اجازت دینی بیت المال کے
ایسی ہی ہی خزانۃ المفتیین مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی ناتی داروں سے
سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قرابتیون سی سلوک کرنا افضل ہے
غیرونکی دینی سی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنی سی اپنی عیال پر ثواب دیا جاتا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالی
کی رضامندی کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت
ہو جاتی ہی سو کیسی حظ نفسی ہی اور نوالہ اوسکی مونہہ مین دینا وقت خوشی کی عادت ہی اور وہ بہت
دور ہی طاعت سی اور امور آخرت سی اور باوجود اسکی حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی خبر دیے
کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو ثواب اوسمین بہی ملتا ہی پس غیر اس حالت
مین بطریق اولی ثواب ملیگا طبعی اب یہہ دو وصیتین لکہتا ہون

اپنی فرزندا اور اقرباؤن اور مریدون اور سب مسلمانون کی واسطی پہلی وصیت یہہ ہی
کہ قبل اس وصیت نامہ کی ایک رسالہ اس خیرخواہ خلایق نی بیچپن کتابون معتبر سنت جماعت
کی سی تالیف کیا ہی اور نام اوسکا دافع الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات ہی اب غور
کرکے سنو اسبات کو اور یہہ بڑی کام کی بات ہی کہ ہر آدمی کو چاہیی کہ اپنی دین اور دنیا کی
کام موافق شریعت محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے برلاوین اور ہر مسئلہ کی تحقیق علماء معتبرین سنت
وجماعت کی سی کرین اور ایک قاعدہ فقہاؤنکا مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کتاب مائۃ المسائل مین لکہا ہی کہ جس سے قوی اور ضعیف مسئلی معلوم ہوجاوین وہ قاعدہ
بنحوبی ساتہہ شرح کی اس عاجز نی اپنی رسالہ مذکور مین لکہدیا ہی بموجب اوس قاعدہ کے
عمل مین لاوین اور وہ بیچپن کتابین کہ جنسی رسالہ مذکور مین سند دی گیی ہے وہ یہہ ہین
تفسیر موضح القرآن تفسیر فتح العزیز زیب التفاسیر جو عالمگیر بادشاہ کی عہد مین
بنی ہے تفسیر مدارک تفسیر بیضاوی تفسیر رحمانی تفسیر ہندی شاہ رفیع الدین صاحب
تفسیر کبیر تفسیر نیشاپوری تفسیر مظہری تفسیر فوز الکبیر اور حدیث کی کتابین یہہ ہین صحیح بخاری
اور صحیح مسلم اور ابوداود اور نسایی اور موطا امام مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ اور تیسیر الوصول اور
تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اور شرح شیخ عبد الحق مشکوۃ شریف اور مظاہر حق شرح مشکوۃ شریف اور
ظفر جلیل شرح حصن حصین اور نہایہ لغۃ حدیث اور متفرقات کتابیں یہہ ہین مواہب لدنیہ اور مجالس الابرار
اور کیمیائے سعادت اور تحقیقات خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ اور انواع زبان پنجابی اور صلوۃ
مسعودی اور قرۃ العیون فی شرح سرور المحزون اور مائۃ مسائل اور صراط المستقیم اور تحفہ اثنا عشریہ
اور راہ نجات اور ہدایۃ الاعمی اور توضیح اور منار اور شاشی اور حسامی اور مسلم اور بزدوی اور
شرح سفر السعادۃ اور رسالہ جلال الدین سیوطی اور نصاب الاحتساب اور ہادی الناظرین عن قول الجمیل

اور کتاب ارشاد المسلمین شرح عقائد نسفی اور تکمیل الایمان اور منہاج العابدین اور وجوہ القرآن تصنیف
فقیہ اسماعیل بن احمد ضریری حیری اور در مختار اور ہدایہ اور عینی اور مستخلص اور بحر الرائق
اور منبہات ابن حجر عسقلانی اور اس رسالہ کی پانسو جلدین دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک مین
نواب محمد علیخان بہادر نے چہپوائین خدا اونکا مطلب دین اور دنیا کا حاصل کرے
اور اس عاجز سے اس شہر کے آدمیون اور دور دور کے شہر والون نے بخواہش تمام اون رسالون کی
طلب کی اور اون کو دی گئین چنانچہ جی پور اور جودہپور اور کشن گڈہ اور اجمیر اور نصیر آباد
اور رامپور اور مراد آباد اور پاٹن اور بہوپال اور سرونج اور رای بریلی جو قریب لکہنو اور جاودہ
اور اور بہت شہرون مین یہہ رسالہ مذکور موجود ہین اگر تلاش کرینگے تو پاوینگے اب ہمکو چاہیے
کہ اوس رسالہ مذکور کو اپنی مطالعہ مین رکہو اور اوسکی مقصدون اور مطلبون کو خوب سمجہو اور عمل مین لاؤ
پہلا مقصد یہہ کہ یہہ رسالہ کہان شروع ہوا تہا اور کہان حضرت الٰہی سے تمام ہوا دوسرا مقصد
اون چار حدیثون کی بیان مین جو صاحب تیسیر الوصول نے اپنی تیسیر الوصول کی دیباچہ مین اور شیخ
عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوۃ شریف کی شرح مین نقل کیا ہے کہ فرمایا
ابو داؤد علیہ الرحمہ نے کہ یہہ چار حدیثین مسلمان کی واسطے کافی ہین وہ چارون حدیثین
بخوبی ساتہہ شرح کی لکہی گئی ہین اور اسی مقصد مین نیت کی حقیقت کا بیان اور یہہ
بیان کہ کونسی خیالات دل کی معاف ہوتی ہین اور کونسی نہین اور یہہ کہ نیت کی سبب سے
بعضی بدلتی ہین اور یہہ کہ نیت اپنی اختیار سے باہر ہے یہہ سب بیان اسی مقصد مین بخوبی
لکہی گئی ہین تیسرا مقصد اخلاص کے فضیلت اور اوسکی حقیقت اور اوسکی درجات کی بیان مین
لکہا گیا ہے کتاب کیمیای سعادت سے اور خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تحقیقات
مین لکہا ہے کہ جو شخص ہر روز ہزار بار پڑہے اللہ صاحب یقین ہو اور صلوۃ مسعودین لکہا ہے

که مذهب سنت و جماعت کا یهی که بنده ساتهه گناه کی کافر نهین هوتا لیکن ساتهه خوار کهنی گناه کی کافر هوتا هی
اس مسئله کی تحقیق بخوبی اسی مقصد مین لکهی گئی هی اور یهه حدیث بهی اسی مقصد مین ساتهه شرح کی لکهی گئی هی
که فرمایا نبی صلی الله تعالی علیه و آله و اصحابه و سلم نی که دو خصلتین هین که جسمین هون وه لکهتا هی الله تعالی اوسکو شاکر
اور صابر چوتها مقصد یهه که پانچ چیزین بدله پانچ چیزونکی هوتی هین اور اونکا ظهور دنیا مین هوتا هی اور
بعضی کا عاقبت مین اون چیزون کا بیان بهی بخوبی لکها گیا هی **پانچوان مقصد** ملا هوا تین بیانکی
پهلا بیان یهه که حضرت سراج المحبین تاج المحبوبین **سید احمد غازی** رحمة الله علیه کی مریدون پر جو لوگ طعن
اور بهتان کرتی هین اور اونکی طرف وهابیونکی نسبت کرتی هین اوس کی جواب مین دوسرا مطلب نقشبندیه
طریق کا شجره جو اس عاجز کو پیر و مرشد اپنی سید احمد غازی رحمة الله علیه سی پهنچا هی لکها گیا هی تیسرا بیان
فقهاؤن کی قاعده کی بیان مین لکها گیا هی **چهٹا مقصد** یهه که صراط المستقیم جو کتاب سید احمد غازی رحمة الله
علیه کی هی اگر کوئی نادان اوسپر کسی طرحکا طعن کری اوسکی جواب مین لکها گیا هی **ساتوان مقصد** سید صاحب
ممدوح کی کرامات اور حالات بابرکات مین لکها گیا هی **آٹهوان مقصد** اون لوگون کی بیان مین جو کوئی الله جلشانه
کا ذکر کرتی هین اونکو دنیا اور آخرت مین الله تعالی اپنی کرم سی بڑی بڑی درجی دیتا هی **نوان مقصد**
اون لوگونکی بیان مین جو کوئی الله جلشانه کا ذکر نهین کرتی هین اونکی دنیا اور آخرت مین طرح طرح کی
خرابی هوتی هی اور عذاب الهی مین گرفتار هوتی هین **دسوان مقصد** یهه که کتاب فتح العزیز
سوره مزمل کی تفسیر مین جو ذکر الهی کا حال لکها هی کچهه اوسی حال کی بیان مین سی اس رساله مین لکها گیا اسواسطے
که یهه جو لوگ متقی اور پرهیزگارون کی مرید هوتی هین اور اون کو فائده نهین هوتا اگر اوس تفسیر کی قاعده
بموجب عمل کرین تو اون کو فائده تام هو جائی انشاء الله تعالی اور جسکو خدا تعالی نی دین کی عقل دی هی
وه غیر شرع آدمی کا مرید نهین هوتا اسواسطے که مسلمان کو بغیر تابعداری پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم
کی چهٹکارا نهین جیسی که فرمایا الله تعالی نی قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

واللہ غفور رحیم ترجمہ تو کہہ اگر تم محبت رکھتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہی اور بخشی
گناہ تمہاری اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی گیارہوان مقصد ذکر کی حقیقت کی بیان مین کتاب
کیمیای سعادت سی لکہا گیا ہی اور کیمیای سعادت مین اسی مقام مین ہمہ اوست کا ذکر کیا ہی لیکن
مجمل ہی اور کتاب ہدایۃ الاعمی مین مفصل لکہا ہی تو اس ہمہ اوست کا بیان بہی اسی مقصد مین
کتاب ہدایۃ الاعمی سی لکہا گیا ہی بارہوان مقصد وعظ کہنی والی اور وعظ سننی والی کی بیان مین
اور توجہ لینی والی اور توجہ دینی والی کی بیان مین اور عبادت آنحضرۃ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بیچ غار
حرا کی اوس خلوت مین کس قسم کی تہی بعضون نی کہا کہ عبادت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
کی ساتہہ فکر کی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ ساتہہ ذکر کی اور یہی قول صحیح زیادہ ہی اس مقصد مین ان
مطلبونکا بیان بخوبی مفصل لکہا گیا ہی اور اسی مقصد مین یہہ بہی لکہا گیا ہی کہ مرید کس طرح ذکر کری پہر ذکر کرنی
کی بعد مرید کیا کیا حالات آتی ہین اور لطیفہ قلب اور لطیفہ روح اور لطیفہ سر اور لطیفہ نفس اور لطیفہ خفی اور لطیفہ اخفی
ان چہہ لطیفون کا بیان بہی لکہا گیا ہی اور یہہ بہی اسی مقصد مین لکہا گیا ہی کہ پیر مرید کو کسطرح توجہ دیتی ہین
اور مرید کسطرح توجہ لیتی ہین اور طریقہ نفی اثبات بتانی کا اور طریقہ سلطان الذکر بتانی کا اور یہہ طریقہ
بہی لکہا گیا ہی جو اللہ تعالی چاہی تو پیر معلوم کر لیتی ہین بغیر مرید کی کہی کہ اسکی لطیفون پر ذکر ہوتا ہی یا نہین
اور مرید کو سلطان الذکر ہوتا ہی یا نہین اور یہہ بہی اسی مقصد مین لکہا گیا ہی کہ پیر مریدون کو طریقہ
نفی کا بتاتی ہین پہر طریقہ نفی النفی کا پہر مرید پر تجلی صفاتی کہلتی ہی یا پردی نورانیت کی ظاہر
ہوتی ہین اور آخر پردہ کا نام نسبت بیرنگی ہی بعد طی کرنی نسبت بیرنگی کی مشاہدہ ہوتا ہی
جیسا کہ اولیاؤن کو دنیا مین ہوتا ہی اس مشاہدہ کا حال کتاب تحقیقات خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ تعالی
علیہ کی ہی اسی مقصد مین بخوبی لکہا گیا ہی اور بعد مشاہدہ کی سلوک متعارف ساتہہ اختتام کی
پہنچتا ہی اور بعد اس اختتام کی سیر فی اللہ آگی آتی ہی اور طریقہ مراقبہ وحدانیت اور مراقبہ معیت کا

بهي لكها گيا هي اور يهه جو لكها هي خواجه محمد پارسا رحمة الله عليه ني اپني كتاب تحقيقات مين كه اختلاف قولون
مشايخ كا بيچ فنا اور بقا كي منسوب هي ساتهه اختلاف احوال سوال كرنيوالون كي هر يكي تبئين لايق فهم اور
صلاح اوسكي كي جواب ديا هي وه جواب بهي اسي مقصد مين لكهي گئي هين اور مكان اور زمان كي تحقيق بهي
تحقيقات خواجه محمد پارسا رحمة الله عليه كي سي اسي مقصد مين لكهي گئي هي اور امر بالمعروف و نهي عن المنكر
كا بيان مشكوة كي شرح مظاهر الحق اور هادي الناظرين ترجمه آداب الصالحين سي اسي مقصد مين بخوبي لكها
گيا هي اور اسي بارهوين مقصد مين اس بيت كي شرح بهي بخوبي لكهي گئي هي **بيت** اي كه هيچ جا
نداري جا بجا بو العجب مانده ام كه هر جائي ❊ **تيرهوان مقصد** يهه كه مولانا شاه ولي الله صاحب
محدث دهلوي رحمة الله تعالى عليه ني اپني كتاب قول الجميل مين لكها هي كه مشايخ نقشبنديه كي چند اصطلاحين
هين كه جن پر اون كي طريقه كي بنا هي وه يهه هين **هوش در دم** × **نظر بر قدم** × **سفر در وطن** × **خلوت
در انجمن** × **ياد كرد** × **باز گشت** × **نگهداشت** × **ياد داشت** × يهه آتهه كلمات خواجه عبد الخالق
غجدواني رحمة الله عليه سي منقول هين اور اون كي بعد تين اصطلاحين خواجه بهاؤ الدين نقشبند سي مروي
هين **وقوف زماني** و **وقوف قلبي** و **وقوف عددي** ان گياره كلمون كا مطلب بتفصيل انهون ني لكها هي ساتهه
بهت خوبيون كي وه بهي اس رساله مين لكها گيا هي **چودهوان مقصد** شيطان كي مكرون كي بيان مين
لكها هي كه سات طرح سي مكر كرتا هي شيطان آدمي كي ساتهه ان ساتون مكرون كا بيان بخوبي لكها گيا بيچ
منهاج العابدين كي اور يهه ايك سكا بڑا مكر هي كه كهتا هي كسني پيدا كيا يهه كسني پيدا كيا يهه يهان تك كه
كهتا هي كسني پيدا كيا رب تيري كو اس مكر كا بيان اس رساله كي بيسوين مقصد مين مشكوة شريف
كي شرح مظاهر الحق سي بخوبي لكها گيا هي ليكن شيخ عبد الحق محدث دهلوي رحمة الله تعالى عليه ني اس
مكر كا جواب بخوبي ديا هي وه يهان لكها جاتا هي وه جواب يهه هي كه كيونكر هوسكي يهه بات جو شيطان
كهتا هي كه سب چيزون كو تو الله جل و علي شانه ني پيدا كيا اور الله تعالى كو كسني پيدا كيا اسواسطي كه جب

کہا جاویگا کہ اللہ تعالی کو اوسنی پیدا کیا تو پہر پوچہا جائیگا کہ اوسکو کسنے پیدا کیا جسوقت کہا جاویگا
کہ اوسکو اوسنی پیدا کیا تو پہر پوچہا جائیگا کہ اوسکو کسنی پیدا کیا پہر ایسی ہی پوچہتی چلی جاوینگی یہان تک
کہ تسلسل لازم آویگا اور بی گنتی اور بی شمار خدا ہو جاوینگی معاذ اللہ منہا انتہی اور یہہ عاجز
کہتا ہی کہ یہہ نہین ہو سکتا کسی طرح کہ بی گنتی اور بی شمار خدا ہوون مگر وہی خدا ہی کہ جسنی سب
پیغمبرون کو بہیجا اور اونپر کتابین بہیجین اور آخر کو ہماری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو خاتم النبین کیا اور اونپر قرآن اوتارا اور قرآن شریف مین یہہ فرمایا وَاِنْ کُنْتُمْ
فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ترجمہ اگر ہو تم شک مین اس کلام سی جو اوتارا ہمنی اپنی بندہ
پر تو لی آو ایک سورۃ اس قسم کی اور بلا و جن کو حاضر کرتے ہو اللہ تعالی کے سوا اگر ہو تم
سچی اب جاننا چاہیئی کہ آج تک بڑی بڑی عقلا فضلا و فصحا اور حکما گذری ہین کوئی مثل
قرآن شریف کی نہین بنا سکا اور نہ کوئی اب بنا سکی اس آیت شریف کی تفسیر بخوبی لکہی گئی
ہی اس رسالہ کی چونتیسوین مقصد مین پندہروان مقصد یہہ کہ روکنی والا نفس سے
طالب عبادت کو نفس سے بہی بچنا لازم ہی جو ہر وقت خرابی کی طرف بلاتا ہی اور نفس سب
دشمنون سی زیادہ ہی اور اوسکی بلا بہی تمام بلاؤن سی سخت ہی اور اوسکی دوا اور علاج بہی بہت
مشکل ہے اس دوا اور علاج کا بیان بہی بخوبی لکہا گیا ہے کتاب منہاج العابدین سی سولوان
مقصد تقوی کی بیان مین فرمایا ہے امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نی کہ تقوی
ایک بہت نایاب خزانہ ہی اگر اس کو قابو مین کر لیا تو تمام نیکیان اوسکو حاصل ہونگی اور قرآن شریف
مین بہتسی بہلائیان اوسکی طرف نسبت کی ہین اوسمین سی بارہ [12] آیتین جو تقوی کی شان
بیان فرمائی ہین اون بارہ آیتون کا بیان اور اوسکی شرح بخوبی کتاب منہاج العابدین سے لکہی گئی ہین

ستروان مقصد حلال کہانی اور حرام اور شبہ کی چیزون سی بچنی اور بہو کا رہنی اور شکم کے حفاظت
کے بیان مین کتاب منہاج العابدین سی بخوبی ساتہہ شرح وبسط کی لکہا گیا ہے اٹھارواں مقصد
یہہ کہ دو حدیثین مشکوۃ شریف کی شرح سی لکہی گئی ہین واسطی ترغیب دلانی ذکر کی ایک
تو یہہ کہ جسوقت آدمی غافل ہوتا ہی یاد خداسی تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہی اور دوسری حدیث
قدسی ان دونون حدیثون کا بیان بہی بخوبی لکہا گیا ہی مظاہر الحق شرح مشکوۃ شریف کی سے
اونیسوان مقصد استقامت کی مدح اور مسجد کے لفظ کی تحقیق اور اوسکی حقوق کا بیان بخوبی لکہا
گیا ہے تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سی بیسوان مقصد
یہہ کہ شرک اور بدعت کا حال کتاب منہاج العابدین مین مجمل لکہا ہی ایسی شرک کی تفصیل مائۃ
مسائل فی تحصیل الفضائل بالادلۃ الشرعیۃ وترک الامور المنہیۃ سی جو تالیف مولوی محمد اسحق صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی کہ وہ نواسی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
کی تہی اوس کتاب مذکور سی بخوبی لکہی گئی ہی اور بدعت کی تفصیل مشکوۃ شریف کی شرح فارسی
سی جو تالیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی بخوبی لکہی گئی ہی اکیسوان مقصد
اون لوگون کی بیان مین جو کہتی ہین کہ یہہ قدرت تصرف کی اللہ تعالی نی اپنی انبیا اور اولیا کو دی
ہی اور وہ لوگ اللہ تعالی کے پیاری ہین جو چاہین سو کرین ایسی جہوٹہ باندہنی والون کا جواب مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین بخوبی لکہا ہی وہی اس رسالہ
مین لکہا گیا ہی بائیسوان مقصد بی وقوفون اور بی ادبون کی بیان مین اور اون لوگون کی
بیان مین جو اپنی طرف سی حرام اور حلال کسی کام مین ٹہیراتی ہین اور غیر شرع سمجہتی ہین اسکا جواب علما دیندارون جو مشکوۃ
شریف کی حدیثون کی شرح کیے ہی اور کلام اللہ شریف کی آیتون کی تفسیر اوس سی بخوبی لکہا گیا ہی اور اسی مقصد مین دعا قبول ہونے
اور نہونے کا بیان بہی بخوبی لکہا گیا ہی تفسیر معالم التنزیل سی اور مردون کی سننی اور نہ سننی کا

بیان بھی لکھا گیا ہی تفسیر موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمة اللہ علیہ کی سی اور امام اعظم
رحمة اللہ علیہ کی مذہب کی پانچ کتابوں سی جیسی کہ کتاب کافی شرح وافی اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ کا
اور مستخلص شرح کنز اور عینی شرح کنز اور کفایہ شرح ہدایہ اور شفاعت کا بیان کتاب مواہب اللدنیہ سی بخوبی
لکھا گیا ہی اور یہہ بھی اسی مقصد مین لکھا گیا ہی کہ اللہ تعالی جل وعلی شانہ کی ذات کی مثل کسی
مخلوق کی ذات ہی اور نہ اللہ تعالی جل وعلی شانہ کی صفاتون کی مثل کسی مخلوق کی صفات ہی اور
ان صفاتون کا بیان امام محمد غزالی صاحب رحمة اللہ علیہ نے کتاب کیمیاے سعادت مین بخوبی لکھا ہے
وہ بھی اسی مقصد مین لکھا گیا ہی اور ہندوون کی ہولی اور دوالی اور دسہرے اور میلاون مین جانے
کی برائی کے تقریر بھی لکھی گئی ہی اور مولوی الہی بخش صاحب رہنی والی کاندلی کی کہ اونہون
نے جو میلے کی برائی کی تقریر کے ہی وہ تقریر اسی مقصد مین لکھی گئی ہی تیئیسوان مقصد مشکوة شریف
کے شرح سی یہہ حدیث لکھی گئی ہی کہ جو کوئی شرک سی بچیگا اور اللہ تعالی کی ساتھ کسی کو شریک
نہ کریگا پہر اگر دنیا بہر گناہ کرکی اللہ تعالی سی ملیگا اللہ تعالی اوسیر بخشش کریگا اپنی دنیا بھر کے
چوبیسوان مقصد بدعت کی تفصیل مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمة اللہ علیہ کی
شرح مشکوة سی بخوبی لکھا گیا ہی **پچیسوان مقصد** اسلام اور ایمان اور احسان اور علامات قیامت
کی بیان مین مشکوة شریف کی شرح مظاہر الحق سی بخوبی لکھا گیا ہی **چھبیسوان مقصد** توبہ کے
بیان مین کتاب تنبیہ الغافلین سی تفصیل لکھا گیا ہی **ستائیسوان مقصد** یہہ کہ قرآن شریف
کی پڑہنی کا کتنا ثواب ہی اور پڑہ کی بہولجانی کا کتنا عذاب ہی اور اعوذ اور بسم اللہ شریف کا
حال یعنی ان کی پڑہنی کی فضیلت اور فضائل القرآن اور اداب تلاوة اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی
رحمة اللہ علیہ نے جو اپنی تفسیر فتح العزیز مین اس آیت کی تفسیر لکھی ہی وہ آیت یہہ ہی وَرَتِّلِ
الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا اور اس آیت شریف کی تفسیر بہی لکھی گئی ہی **اٹھائیسوان مقصد** مشکوة شریف

کی شرح فارسی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی درود شریف کا بیان اور جن کچھ بھی
لکھا گیا ہی یہہ بھی لکھا گیا ہی کہ علم غیب کا خاص خدا کی واسطے ہی اور غیب کا علم انبیا اور اولیا نہیں جانتی مگر وہ کہ بتلایا انکو خدا
تعالی نی بیچ بعض چیزوں کی اور ایسی ہی تصرف سوای خدای تعالی کی کوئی نہیں کرتا اس علم غیب کا اور تصرف کا بیان
مع سند عبارت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رح اور بحر الرائق اور کئی کتابوں سی بخوبی لکھا گیا ہے
انتیسواں مقصد یہہ کہ بیان اون چیزوں کا جو نفس انسانی کی واسطی ضرور ہین بعد تکمیل کے
بعض توفیق الہی سی سب مرتبہ طی کرکی یعنی پانچوں مرتبہ طی کرکے مقتدا اور پیشوا ایک عالم کی
ہوتی ہین اور بعضی بعد تکمیل کے برائی مین پہنسا ہو کی ابلیس کی بہی استاد بن جاتی ہین ان مرتبوں
کا بیان مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورہ
والنازعات کی تفسیر مین بخوبی لکھا ہی وہ بیان اس رسالہ مین لکھا گیا ہی اب جاننا چاہیے
کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر فتح العزیز جو فارسی مین ہی اوس تفسیر کا ترجمہ کسی عالم نی اردو زبان
مین کیا ہی ہمنی وہی ترجمہ اپنی اس رسالہ مین لکھا ہی تیسواں مقصد یہہ کہ توجہ کئی قسم کی
ہوتی ہی اول تاثیر انعکاسی دوسری تاثیر القائی تیسری تاثیر اصلاحی چوتھی تاثیر اتحادی
ان توجہوں کی قسموں کا بیان تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ
اللہ علیہ کی سی بخوبی لکھا گیا ہی اکتیسواں مقصد آدمی کی نفسوں کی قسموں کی بیان مین
تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سی بخوبی لکھا گیا ہے
بتیسواں مقصد وسوسہ کی بیان مین مشکوۃ شریف کی شرح ہندی مظاہر حق سی بخوبی
لکھا گیا ہی تینتیسواں مقصد یہہ کہ رکوع اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر مین مولانا
شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ہندی سی کہ نام اوسکا موضح القرآن ہی
بخوبی لکھا گیا ہی اور دوسرے یہہ کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی مشکوۃ شریف کی

شرح مین لکھا ہی کہ ہمکو ان دونون مین اللہ نور السموات والارض کی تفسیر مین ایک رسالہ ہم پہنچا ہی
پہر اونہون نی باسد التوفیق لکھی کی مشکوۃ شریفکی شرح مین لکھا ہی شیخ ممدوح نے جو اوس رسالہ کی عبارت مشکوۃ
شریف کی شرح مین لکھی ہی وہ عبارۃ بہی اس مقصد مین لکھی گئی ہی چونتیسوان مقصد متفرقات
مطلبون مین کہ وہ مطلب لکھنی اس جگہہ بہت ضروریات سی تہی پہلا مطلب تصور کرنے
صورت پیر کی مین لکھا گیا ہی کہ وہ تصور دو قسم کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مرید اپنی قصد سی پیر کی صورت
کا تصور کری دوسری یہہ کہ بی تصور کے پیر کی صورت ظاہر ہو غیب سے ان دونون قسمون کا بیان ساتہہ
سند قول خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی اور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے
بخوبی سے لکھا گیا ہی دوسرا مطلب یہہ کہ دو رسالہ دیکھنی مین آئی ایک مین امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین مین سی لکھا ہی اور دوسرے مین تبع تابعین مین سی پہر اون رسالون والون
نے ایک دوسیر کا رد بدلیل کیا ہی کہ اون دلیلون کا سمجہنا عام لوگون کو دشوار ہی اور شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت مین امام اعظم صاحب کا تابعین ہونا ثابت کیا ہی کہ اوسکو
ہر خاص و عام سمجہہ سکتی ہین وہ عبارت شرح سفر السعادت کی اس مقصد مین لکہی گئی ہی تیسرا
مطلب کتاب تکمیل الایمان سی لکھا گیا ہی جو تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہے اور شیخ ممدوح اپنی رسالہ مین ایسا فرماتی ہین کہ مذہب سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ بندہ جبتک
عاقل ہے بیچ اوس جگہہ کے نہین پہنچتا ہی کہ تکلیفین شرعی اوس سی ساقط ہو جاوین جیسی صاحب
الحاد و اباحت کی کہتی ہین کہ جو بندہ نہایت کو پہنچا اور صفائی دل کی اوسکو حاصل ہوئی اور
ایمان اوسکا مضبوط ہوا تو حکم شرع کا اوس سی ساقط ہو جاتا ہے ان ملحدون کا رد مولانا
شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بخوبی لکھا ہی وہ بہی اس مقصد مین لکھا گیا ہی چوتہا
مطلب اون خصلتون کی بیان مین کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی فرمایا ہی دو خصلتین مین

که اوس سی بهتر کوئی شئی نهین اور دو خصلتین هین که اونسی بری کوئی شی نهین آن بری بهلی خصلتون
کا بیان کتاب منبهات ابن حجر عسقلانی کی سی بخوبی لکها گیا هی آور یهه بهی منبهات سی لکها گیا هی
که آنحضرت صلی الله تعالے علیه و آله وسلم نے فرمایا که تین چیزین نجات دینی والی هین اور
تین چیزین هلاک کرنیوالی هین آور تین چیزین درجه بڑهانی والی هین اور تین چیزین کفاره گناهون کی
هوتی هین اون چیزون کا بیان بهی بخوبی لکها گیا هے آور یهه بهی منبهات سی لکها گیا هی که فرمایا آنحضرت
صلے الله علیه وسلم نے ایک روز شیطان علیه اللعنة کو که کتنی دوست هین تیری میرے امت سی
کها دس گروه اور کتنی دشمن هین تیری میرے امت سی کها میں آدمی ان دوست اور دشمنون
کا بیان بهی بخوبی لکها گیا هی پانچوان مطلب بیچ بیان عورتون کی لکها گیا هی که حدیث شریف مین آیا
هی که فرمایا رسول الله صلی الله تعالے علیه وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی بهلائی
کی اور اسی مطلب مین برائی لڑکی نکاح نکرنے کی مشکوة شریف کی شرح مظاهر الحق سی بخوبی لکهی
گئی هے آور پانچون کلمون کی معنی بخوبی لکهی گئی هین اول کلمه طیب دوم کلمه شهادت سوم
کلمه تمجید چهارم کلمه توحید پنجم کلمه رد کفر اور ساتوان مطلب یهه که ایک بڑی عالم فاضل نے اعلیٰ حضرت
کی روبرو وعظ کها تها الم سی مفلحون تک اور بعضی جگهه اون عالم واعظ نی جو مجمل بیان کیا تها تو اس عاجز
نی اور کتابون معتبر سی اوسکی تفصیل کر دی هی وه وعظ بهی بخوبی لکها گیا هی آٹهوان مطلب یهه
که شریعت اور طریقت کا بیان اور اوسکی تعریف بهی بخوبی لکهی گئی هی بتهه سند عبارت کتاب هدایت
الاعمی کی که شریعت سی مراد کیا هی اور طریقت سی مراد کیا هی اور اسی مطلب مین مولانا روم
صاحب علیه الرحمة کی مثنوی کی بیت کی شرح بهی لکهی گئی هی وه بیت یهه هی بیت هر که
کاه و جو خورد قربان شود * هر که نور حق خورد قرآن شود * اس بیت کی شرح ساتهه سند عبارت
تحقیقات خواجه محمد پارسا علیه الرحمة کی بهی بخوبی لکهی گئی هی اب جاننا چاهیئی که رساله

دافع الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات کی مقصد اور مطلب یہان مجمل لکھی گئے
ہین اگر رسالہ مذکور کے مقصد اور مطلبون کی تفصیل کوئی غور کرکی دیکھی گا تو اور مطلب بہی بخوبے
پاویگا اب سمجھنا چاہیئے کہ اس خیرخواہ خلایق نی جو پچین کتابون معتبر سی یہہ مقصد اور مطلب
لکھی ہین تو واسطی ترغیب دلانی مسلمانون کے لکھی ہین اسواسطی کہ ان کتابون مذکور سی جو
کتابین کہ عربی یا فارسی عبارت مین تہین اون کتابون کا ترجمہ ہندی سلیس عبارت مین کرکی
لکھدیا ہی تا عام لوگونکی سمجھہ مین بخوبی آجاوی آور جو لوگ کہ خاص ہین اونکو یہہ فائدہ ہوجاوے
کہ کہان پچین کتابین مذکور تلاش کرینگی اسی رسالہ کو تلاش کرکی ان مقصد اور مطلبون کا مطلب حل
کرلین کہ ایسی مقصد اور مطلبونسی محروم رہنا عقل سی بعید ہے آور دوسری وصیت یہہ ہے
کہ اس رسالہ مذکور مین قرآن اور حدیث اور فقہ معتبر حنفی مذہب اور تصوف کی معتبر کتابون پر
درجہ بدرجہ عمل کرنا لکھا ہی اور یہی طریقہ ہے سنت وجماعت کی لوگون کا مگر جو لوگ کہ سنت
وجماعت کی طریقہ سی برخلاف عقیدہ رکھتی ہین البتہ وہ لوگ اس رسالہ کی مقصد اور مطلبون پر
اعتراض کرینگی اول معترضون مین وہ آدمی ہین جو شرک کی کام کرتی ہین اور دوسرے وہ آدمی جو بدعت
کی کام کرتے ہین تیسری وہ آدمی جو نری مذہب کو مانتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ قرآن اور
حدیث واسطی تلاوت اور ثواب حاصل کرنی کی ہی اور واسطی عمل کرنیکی نہین ہم تو فقط فقہ پر
عمل کرینگی اور چوتھی وہ آدمی جو قرآن اور حدیث کو مانتی ہین اور قیاس اور اجتہاد مجتہدون
کے سی منکر ہین آور پانچوین وہ آدمی جو باطن طریق یعنی نقشبندیہ اور چشتیہ آور قادریہ اور
مجددیہ وغیرہم کی منکر ہین اور تصوف کے معتبر کتابون کو نہین مانتی اور چھٹی وہ آدمی جو اپنی سمجھہ
ہین کہ اگر آدمی موافق محاورہ کی کلام کری تو یہہ اوس کلام کو نہ سمجھین تو ایسی آدمیون سے
اعتراضون کو ان دو قولون پر قیاس کرلینا چاہیی ایک تو یہہ کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے

فرمایا ہی سے ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبست ﴿ گلست سعدی و در چشم دشمنان خارست ﴿
ہنر ساتہہ آنکہہ عداوت کی بہت بڑا عیب ہے گل ہی سعدی لیکن بیچ آنکہہ دشمنون کے کانٹا ہی
اور دوسری یہہ کہ مکہین کہانی سی دانت گہسین تو گہسنی دو اور خدا کی یاد کرنی سی لوگ ہنسین
تو ہنسنی دو اب جاننا چاہیی کہ کچہہ ورد اور وظائف اور ذکر کا بیان یہہ عاجز
لکہتا ہی مگر دو باتونکا یاد رکہنا بہت ضرور ہی اول یہہ کہ اسمین قوت حلال اور صدق مقال
بہت ضرور ہی اوس بغیر چہٹکارا نہین افسوس صد افسوس سو قسمین آدمی عمل سیکہنی کا اور عمل پڑہنی
کا کمال شوق رکہتی ہین آج قوت حلال اور صدق مقال کی تلاش نہین کرتی ہین کہ جس
سی اونکا مطلب حاصل ہووے غریب آدمی تو عمل کو آپ پڑہتی ہین اور امیرون سی پڑہواتی
ہین اور یہہ نہین جانتی کہ جس سی ہم پڑہواتی ہین اونکا قوت حلال اور صدق مقال ہی یا
نہین اور دوسرے یہہ کہ اعتقاد خوب ثابت کری اور یقین کامل اللہ جلشانہ کی کلام پر اور پیغمبر خدا
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی فرمانی پر یعنی جو حاجت کہ آدمی دین اور دنیا کی خدا سی چاہتا ہی یا
کلام اللہ شریف کی آیت یا کوئی سورۃ پڑہتا ہی کہ اوسکی سبب سے میرا مطلب حاصل ہووے یا خدا تعالے
کی نامون سی کوئی نام پڑہتا ہی یا درود شریف یا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو فرمایا
ہی دعاؤن کی پڑہنی کی واسطی آدمی کی حاجت کی لئی اب اگر خدا جل جلالہ کی قرآن پر اور خدا
تعالی کی ناموں پر اور جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعائین فرمائی ہین اونپر اور درود شریف پر
اس پڑہنی والی کا یقین کامل ہوگا تو اوسکا مطلب بر آویگا اگر یقین کامل نہوگا تو نہ بر آویگا
اب اول اس حدیث کو اور اوسکی شرح کو دیکہو اور خوب سمجہو کہ قوت حلال اور صدق مقال مین تمہارا
بہلا ہی یا اوسکی برخلاف مین وہ حدیث یہہ ہی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى**
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ

اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اعمال سی مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سی اور غرضون فاسدہ سی نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنون کو ساتھہ اوس چیز کے کہ حکم فرمایا تھا اوسکی رسولون کو یعنی کہانا حلال کا اور اچھی اعمال کرنے بیچ فرمایا یا ای رسولو کہاو رزقون حلال سی اور عمل کرو اچھی اور فرمایا ای مومنو کہاو کہانون حلال و پاک سی جو کچھہ دیا ہمنی تم کو پہر ذکر کیا حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون ہاتھہ اپنی طرف آسمان کی کہتا ہی ای رب میرے ای رب میرے یعنی یہہ دیہہ مجھے اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہننا اوسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتھہ حرام کی یعنی چہوٹی عمر سی بڑی عمر تک حرام ہی غذا اوسکی رہی پس کہان سی قبول کی جاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہہ مسلم نی ف نہین قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونی اوسکی کی نجاست حرمت سی جناب پاک اوسکی مین ایک نسبت ہی قابل اس کی کہ اوس سی بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک مین حاصل کری اور حرام قابل اسکی نہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیئی یا اور عبادت کی لیی اور کہینچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعا ہی مسافر مقبول ہی حاصل یہہ کہ سب حال اچھا ہی لیکن کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہین قبول ہوتی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی سلبی

کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہین اکل حلال اور صدق مقال ح ع نقل از مظاہر حق شرح مشکوۃ تصنیف
جو تالیف کی ہوئی نواب قطب الدین خان کی کہ وہ شاگرد خاص مولانا اسحاق صاحب محدث دہلوی کے
کی ہین اور نافع المسلمین ہین لکہا ہی کہ اگر آدمی کوئی چیز مول لیوی خواہ کہانی کی ہو یا پینی کی یا
پہننی کی تو اس حیلہ کی ساتہہ مول لیوی کہ پہلی اوس چیز کو اپنی قبضہ مین کر لیوی اور بعد اوسکی قیمت
ادا کری اور اگر کسی کی ہاتہہ منگواوی اوسکو بہی یہی تعلیم کر دی کہ جسوقت تو یہہ چیز مول لیوے
تو پہلی اپنی قبضہ مین کر لیجو بعد اوسکی اوسکی قیمت ادا کرنا اور پہر نافع المسلمین ہین لکہا ہی کہ اسی حیلہ
کی طرف امام اعظم صاحب کا اشارہ ہی مگر یہہ حیلہ اوسی وقت تک ہی کہ اوسکو یقین ہووی کہ یہہ
چیز چوری کی یا غصب کی نہین ہی اور اگر اوسکو یقین ہووی کہ یہہ چیز چوری کی ہی یا غصب
کی تو اوسوقت یہہ حیلہ کام نہ آویگا انتہی اب اعتقاد کا حال سننا چاہیی کہ یہہ عاجز
مصطفی اباد عرف رام پور مین بعد نماز عشا کی دو سو مرتبہ درود صلوۃ تنجینا پڑہا کرتا تہا اور سو مرتبہ
یہہ درود شریف پڑہا کرتا تہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبَرٰی وَالْوَرٰی
وَالثَّرٰی اور سو مرتبہ یہہ پڑہتا تہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور سو مرتبہ پڑہتا تہا
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ یہہ
مین ایک مدت سی پڑہا کرتا تہا اور شوق مجکو اسبات کا تہا کہ مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی
زیارت شریف حاصل ہووی یکبیک میری دل مین یہہ بات آنکر پڑی کہ جس نواب کا تو نوکر
ہے اگر اوسکا خانساماں کہ اوسکی بڑی عزت نزدیک نواب کی ہی تجہسے کہے کہ آج تیرے درماہہ اضافہ کے
واسطی مین نواب سی کہونگا تو تیرا یقین کامل ہوگا کہ آج میرا اضافہ ہو جاویگا افسوس صد افسوس تو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بہیجتا ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تجکو جواب
سلام کا فرماتی ہین اوسوقت میرا یہہ اعتقاد کامل ہوگیا کہ اب تیرا دین اور دنیا کا مطلب حاصل ہوگیا

اور اوسوقت ایک فقیر سوال کرتا پہرتا تہا مجہی یاد نہین کیا خبر تہی میری پاس اوسکی خوشی مین مینی
دی دی اور تمام رات یہہ تینون کلمہ پڑہتا رہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ تہوڑیسی شب باقی
رہی تہی کہ اسمین مجہی غنودگی آگئی تومین دیکہتا ہون کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا جنازہ
شریف رکہا ہی تومین اوٹہا اور سرہانی کی طرف کفن پر زنجیر بند ہی لگتی ہی وہ مینی کہولی تو مینی
چہرہ مبارک آپ کا دیکہا تو ویسا نہ تہا جیسا کہ مین شمائل مین پڑہا کرتا تہا کہ چہرہ مبارک آپکا ایسا ہی
اور پیشانی آپکی ایسی ہی وعلی ہذا القیاس تومین حیران اور متحیر ہوگیا تو یہہ کہہ سکتا تہا کہ یہہ حضرت صلعم
کا جنازہ ہی اور نہ یہہ کہہ سکتا تہا کہ حضرت صلعم کا جنازہ نہین ہی اوسی عرصہ مین حضرت صلعم کا چہرہ
مبارک بدلتا جاتا تہا بدلتی بدلتی یہان تک ہوا کہ جیسا مین شمائل مین پڑہا کرتا تہا ویسا ہی
ہوگیا تو حضرت صلعم اوٹہہ بیٹہی اوسوقت مینی یہہ عرض کی یا رسول اللہ مجہی آپ اپنی زبان مبارک
سی کلمہ پڑہا دو آپنی مجکو اپنی زبان مبارک سی کلمہ پڑہایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اور
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی بہت تعریف میری روبرو فرمائی اور مین کچہہ اور عرض کیا
چاہتا تہا کہ ایک شخص دور کہڑا ہوا تہا اوسنی کہا چپ کیا آج ہی کا دن ہی پس اسعرصہ مین
میری آنکہہ کہل گئی تومین روتا رہا اور بعد اسکی نماز فجر کی پڑہی آور یہہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
بہت تعریف میری روبرو کی تو اوسکی تعبیر مینی یہہ کی ہی کہ جسوقت پٹہان حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ
اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی کا ذکر کرتی ہین تو اکثر ان مین سے بسبب بیعلمی کے نا سمجہی کے تقریر کرتی
ہین اور جن پٹہانون کو علم ہی تو وہ ویسی تقریر نہین کرتی ہین بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو
خلیفہ برحق سمجہتی ہین اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خطا پر جانتی ہین اور مین بہی پٹہان
ہون اور اون دنون مین بہت کم علم تہا اسلیئی میری روبرو تعریف کی کہ اسکی اعتقاد مین خلل

نہ آجاوی واللہ اعلم اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی
مکتوبات کے پہلی جلد مین دوسو اکیاون مکتوب مین لکہاہی کہ جاننا چاہئی کہ لڑنی والی حضرت
علی رض سی اوپر خطاکی تہی اور حق علی رض کی جانب تہا لیکن چونکہ یہہ خطا خطاء فی الاجتہاد ہی اسلیے ملامت
سی دور ہے اور یہہ جو مینی اول بار چہرہ مبارک آپ کا بموجب شمائل کی نہ دیکہا تو یہہ اپنی قصور کی سبب
سی نہ دیکہا اور حضرت کی نزدیک ہونی سی میری دل پر صفائی آگئی جب مین حضرت کی دیکہنی
کی لایق ہوا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ویساہی دیکہا جیسی کہ شمائل مین لکہا ہی واللہ اعلم
بالصواب وحقیقۃ الحال اب جاننا چاہئی کہ یہہ عاجز جس ترکیب سے کہ یہہ درود شریف پڑہا
کرتا تہا اور اوسکی برکت سی اس عاجز کو زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوئی
اور جس کسی کو اس عاجز نی اوسی ترکیب سے بتایا ہی اوسکو بہی زیارت شریف آنحضرت کی نصیب
ہوئی اور اب بہی جو کوئی اس درود شریف کو ساتہہ ترکیب مذکور کے باعتقاد پڑہی تو خدا
چاہی اوسکو بہی زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نصیب ہووے دوسری
بات اعتقاد کی یہہ ہی کہ ایک حکایت معتبر لوگون سی سننی مین آئی ہی کہ دو گانون تہی قریب قریب
درمیان مین اون کی ندی تہی ایک گانون مین مسجد تہی اور دوسری گانون مین نہ تہی
جس گانون مین مسجد نہ تہی اوس گانون سی ایک آدمی دوسرے گانون مین کہ جسمین مسجد تہی امام
کی پیچہی جماعت کی نماز پڑہنے کو آیا کرتا تہا اوس آدمی سی ایک دن ایک آدمی نی کہا کہ تو کبہی تو
جماعت مین حاضر ہوتا ہے اور کبہی نہین اوسنی جواب دیا کہ صاحب جس دن ناو نوڑیا مجکو
ملجاتی ہی تو آجاتا ہون اور نہین تو نہین آتا ہون اور مجہی پیرنا نہین آتا ہی تو اوس شخص نے
کہا کہ میان یہہ آیت شریف کیون نہین پڑہ لیا کرتا نہ تجہی ناو کی حاجت ہو نہ نوڑیا کی جس وقت
تو نی یہہ آیت پڑہ کر ندی مین قدم رکہا اوسیوقت پار ہوجاویگا اوس آدمی نی کہا کہ اتنے

دن ہوی جب سی مجھی آپ نی کیون نہین بتائی کہ اتنی نمازین جماعت کی میری قضا نہین ہوئین تین
اوس شخص نے کہا خیر اب پڑہ لیا کر اس آیت شریف کو اوسی روز سی وہ شخص وہ آیت شریف
پڑہ کر آجایا کرتا تہا ایک مدت گذر گئی کہ وہ شخص آیت بتانیوالا آیت بتانا بہول گیا تہا اوسنی پوچہا
کہ اب تو تم ہر روز بلا ناغہ آجایا کرتی ہو اور کبہی تمہاری نماز جماعت کی قضا نہین ہوتی اوسنی
کہا جس دن سی آپنی وہ آیت مجھی بتائی ہی اوس دن سی نہ مجکو ناؤ کی حاجت ہوتی ہی نہ توڑیا کی
جہان اس آیت کو پڑہکر پانو رکہتا ہون پار ہوجاتا ہون پہر مین مسجد مین آجاتا ہون ایکدن اوس شخص نی کہا کہ مین
بہی اس آیت کو آزماونگا تو اوس شخص نی لڑکون سے کہا کہ ایک رسی لاؤ اور میرے پانو مین باندہو یہہ
آیت شریف پڑہ کی ندی مین گہستا ہون اگر پار ہوجاؤن تو بہتر ہے اور نہین تو کہینچ لینا پہر وہ آیت شریف
پڑہ کر اور رسی پانو مین بندہوا کر ندی مین جب گہسا تو پانی پیرون تک آیا پہر کمر تک پہر گلی تک
پہر غوطہ کہایا جب غوطی کہانی لگا پہر لڑکون نی کہینچ لیا جب وہ آدمی کہ ہر روز آیت شریف پڑہ
کر جایا کرتا تہا آیا تو اوس شخص نی کہ جسنی یہہ آیت بتائی تہی کہا آج مینی بہی اس آیت کو آزمایا تہا
مین تو پار نہین ہوا اور غوطی کہانی لگا میرے پانو مین رسی بندہے ہوئے تہی لڑکون نی مجہی کہینچ
لیا اوس شخص نی کہا صاحب تم خدا کی کلام کو آزماتی ہو دنیا مین تمہاری واسطی یہہ ہوا اور اب عاقبت
تمہاری خدا بخیر کری انتہی **ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَعَائِشَۃَ** رض اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللہِ
اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ بخاری اور مسلم مین حضرت ابوہریرۃ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ خدا کی نزدیک سب عملون سی بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا ہی اگرچہ تہوڑا ہی ہو
ف مدامی عمل خدا کو اسواسطی پسند ہی کہ اوسکا کرنے والا بیدار ہی غافل نہین کہ کبہی کری
اور کبہی نکری اور دوسرا سبب یہہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنی سی اوس عمل کی برکت سی دل رنگین ہوجاتا ہی
روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرنی مین اوسکا اثر دل مین نہین جمتا

جیسی بجلی کی چمکنی سی اوسی دم تو روشنی ہی پہر آخر کو تاریکی ہی اسیواسطی طریقت والی درویشون نی
فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کری تو اوسکو مدام کرتا رہی تاکہ اوسکا فیض
اور برکت کم نہو نقل از تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار اب اوّل وہ وظیفہ لکھا جاتا ہی
کہ جسمین تہوڑی محنت ہو اور آدمی ہمیشہ پڑہا کری وہ وظیفہ یہہ ہی کہ بعد نماز عشا کی اول تین بار
مع بسم اللہ استغفار پڑہی وہ استغفار یہہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ
وَالْاٰثَامِ بعد اوسکی یہہ درود شریف اکتالیس بار پڑہی وہ درود شریف یہہ ہی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبَرٰی وَالْوَرٰی وَالثَّرٰی اور اکتالیس مرتبہ اس دعا کو مع بسم اللہ
پڑہی وہ دعا یہہ ہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْاَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ
پہر تین ہزار مرتبہ یہہ پڑہے یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ بعد اسکی سو مرتبہ پڑہی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ تو انشاء اللہ تعالی اسوظیفہ کی پڑہنی سی پڑہنی والا شریعت کی طرف رجوع
ہوگا اور اوسکی دل پر صفائی آجائیگی اور بندہ خطاوار ہی اگر کوئی گناہ اوس سی رات دن مین ہوجائیگا
تو یہہ اون گناہون سی توبہ کیا کریگا اور اس وظیفہ کا پڑہنی والا اگر کسی شہر کو جاوی تو جسوقت کہ شہر سے کوس بہر
ورلی طرف پہنچی تو اوسی جگہہ بیٹہہ کر باوضو جیسی کہ عشا کی وقت پڑہا کرتا تہا ویسی ہی پڑہ لی پہر اوس شہر
مین جاوے تو اوس وظیفہ کی برکت سی انشاء اللہ تعالی ہر آفت و بلا سی اوس شہر کی محفوظ رہیگا
اب اگر کوئی کم علم کہی کہ درود اور سلام کو ساتہہ کلمہ یا کی نہ پڑہنا چاہیی تو جواب اسکا یہہ ہی
کہ مائۃ المسائل جو تصنیف مولانا اسحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسمین یہہ عبارت لکہی ہے
کہ اگر نبی کو ندا کرے واسطی پہنچانی ذرہ درود اور سلام کی تو جائز ہی اسواسطی کہ بیچ التحیات کی خطاب واسطی

پہنچانی سلام کی آیا ہی جیسی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اور
اسباب پر اور بہی دلیل لکہی ہے مائة المسائل مین بیان پر بسبب طول ہونے عبارت کی نہین لکہی جو
چاہی وہمین دیکہہ لیوے اور جو عالی ہمت ہین اونکو چاہیئی کہ ذکر اسطرح کرین جیسی شیخ محمد عاشق پہلتی
رحمة اللہ علیہ خلیفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی اپنی رسالہ سبیل الرشاد مین لکہتی ہین
وہ عبارة رسالہ مذکور کی یہہ ہے یا اللّٰہ یا اللّٰہ یا اللّٰہ زبان اپنی سی پڑہا کری اور ملاحظہ کرے
بیچ وقت پڑہنی کی کہ ایک نور موہنہ اپنی سی باہر آتا ہی اور جب تین لاکہہ بار پورا کری تو اوس شخص
کی ایک مناسبت ساتہہ حقیقت اس اسم کے کہ بیچ عالم ملکوت کی جگہہ پکڑنیوالی ہے ظاہر ہوتی
ہے اب جاننا چاہیئی کہ اس وظیفہ کا پڑہنی والا فرض واجب و سنت موکدہ تو ادا کری
اور باقی پہر اسی ورد کو پورا کری جب تک کہ تین لاکہہ تب پورا ہووے اور کوئی کام نکری اور
نافع المسلمین مین لکہا ہی کہ جو بڑی عالی ہمت ہین وہ ذکر اسطرح سی کرین یا اللّٰہ یا اللّٰہ یا اللّٰہ
یہان تک اس قدر کوشش کرین کہ پڑہتی پڑہتی زبان اوسکی تہکجاوی اور ذکر ہر جگہہ اپنی جان مین یاوی پہر
بعد اوسکی ذکر کا زور آجاویگا اور اللہ تعالی کی محبت کیسے اوسکی دل مین ایک گرمی ہو جاویگی پہر جیسی دلمین
ذکر ہوتا ہی ویسی ہی ہر رگ مین سی اور ہر بال مین سی ہونے لگیگا اور جدہر اپنی جان مین دیکہیگا اودہر
ذکر پاویگا اور بہت ذکر کرنی سی حضور پیدا ہو جاتا ہی اور بدخوئی اوسکی ساتہہ اچہی خوئیون کے
بدلجاتی ہے اور مہلکات ساتہہ منجیات کی بدلجاتی ہین اور محبت خدای تعالی کی زیادہ ہو جاتی ہی
اور یہہ بہی نافع المسلمین مین لکہا گیا ہے کہ دس چیزین دنیا مین منجیات ہین اور دس چیزین مہلکات ہین
وہ منجیات یہہ ہین اول صبر اوپر بلائون کی کرنا دوسری شکر اوپر نعمتون کی کرنا تیسری ہمیشہ اوپر
رضامندی خدا کی راضی رہنا چوتہی توبہ کرنا گناہون سے پانچوین ہمیشہ درمیان خوف اور رجا
کی رہنا چہٹی ہمیشہ دنیا مین زاہد رہنا ساتوین اخلاص بیچ عبادت کی کرنا آٹہوین

نیک خو رہنا عالم مین ساتھہ مخلوق کی نوین دوستی ہمیشہ ساتھہ خدای تعالی کی رکھنا دسوین اعتماد
اوپر عبادت کی کرنا یعنی غرور عبادت پر نہ کرنا اور دہ مہلکات یہہ ہین اول کبر دوسری
حسد تیسری عجب چوتھی ریا پانچوین بخل چھٹی غصہ ساتوین حرص آٹھوین بہت باتین
کرنا اور یہہ خیال نکرنا کہ یہہ بات موافق شریعت کی ہین یا نہین نوین دوستی ساتھہ مال کے
کرنا دسوین جاہ کی محبت کرنا کہ مین بڑا کہلاؤن دنیا مین اسکو بہی مال اکٹھا کرنیوالی کیطرح
جان جو کہتا ہی کہ مین بڑا کہلاؤن دنیا مین سبب مال کی منجیات یعنی نجات دینی والی چیزین ذکر
کرنیوالا ساتھہ ذکر کی پاتا ہی اور مہلکات یعنی ہلاک کرنیوالی چیزین بہی ساتھہ ذکر کی جاتی رہتی
ہین منجیات کی بہلائی اور مہلکات کی برائی کا ذکر قرآن و حدیث مین آیا ہی اوسکو علماء امت
و جماعت سی دریافت کر لو اور ذکر اسطرح کیا کری کہ جس وقت لا اله الا الله پڑہی یا یا الله پڑہی
تو اپنی جان کو اور اس جہان کو اور اوس جہان کو بہول جاوی اور الله تعالی کو موجود جانی اور ذکرون مین
بہتر ذکر نفی و اثبات ہی اوس پیچھی ذکر اسم ذات ہی یعنی لا اله الا الله کی ذکر کی کثرت کری یا الله
یا الله کی ذکر کی کثرت کری گا ذکر بحضور کے نہ چاہیی اور جب سو بار لا اله الا الله پڑہ چکی تو ایک دفعہ
محمد رسول الله بہی اسکی ساتھہ ملا لیوی یہان سی عبارت ظفر جلیل شرح حصن حصین کے
بیچ بیان فضائل ذکر کی لکھی جاتی ہی یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ
عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ ت
ق حب مس مص ایک شخص نی عرض کیا کہ ای رسول الله کی تحقیق احکام اسلام تحقیق
بہت غالب ہوی ہین مجہہ پس خبر دو مجکو تہا ایسی چیز کی کہ بہروسا کرون مین تہا اوسکی فرمایا ہمیشہ
رہی بان تیری تر ذکر الله کی سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف شرایع اسلام
یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہین صدق اسلام مسلم کی پر غالب ہوئین ہین یعنی متعدد ہوی ہین

بہت ذکر

اور اسحد کو پہنچی ہین کہ عاجز ہون سب کی کرنی سی اور متحیر ہون بعضی کی کرنی مین کہ کونسی افضل ہی کہ
اختیار کرون آور تری زبان کی کنایہ ہی سہولت اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی
عبارت ہی رکنی اوسکی سی اور زبان سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ تر نہین رہ سکتی
یا ایسی زبانکو فرمایا مبالغۃً یا مراد بحسب طاقت کی ہو یا جمع دونون ہین کہ دل و زبان سی ہو پس یہہ
نور علی نور ہے ع اٰخِرُ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَيُّ
الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حب ر ط
کہا معاذ نی آخری کلام کہ جدائی کی مینی اوسپر رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سی یعنی وقت رخصت کی
مین کو یہہ تہا کہ عرض کیا مینی کونسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ مری تو اوس حالتمین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ابن حبان بزار طبرانی نی
ف تر ہو یعنی بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اسمین اشارہ ہی اسپر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا ہے
اور مدار اوسکا حسن خاتمہ پر ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو پہر مرے اوسی پر مگر کہ
داخل ہوگا بہشت مین اور اشارہ ہی اسپر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات مین سبب ہوتا ہی حاصل ہونے
ذکر کا وقت مرنیکی جیسی کہ روایت کیا گیا ہی كَمَا تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ
یعنے جسطرح جیتی رہو گی اوسیطرح مروگی اور جسطرح مروگی اوسیطرح اٹہائی جاؤگی قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَّشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ
مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ ط کہا معاذ بن
جبل رضی اللہ تعالی عنہ نی عرض کیا مینی ای رسول اللہ کی کچہہ وصیت کرو مجکو فرمایا لازم کر اوپر اپنے تقوے
اللہ تعالی کا جب تک کہ طاقت رکہے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتہر اور درخت کی اور جو کچہہ کی ہو تونے
برائی یعنے گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے اوسمین یعنے بیچ حق اوس برائیکی

یا برائی کی لیئی توبہ توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کی اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کی نقل کی یہہ طبرانی
نی ف یہہ عرض بہی وقت رخصت کی معاذ کی طرف یمن کی کی مگر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عرض
اول حدیث سابق سی کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزون سی اور احتراز متابعت ہوسی
اور ارتکاب فواحش سی ہی اور حقیقت مین تقوی محافظت کرنا حدود الہی کا اور وفا کرنا عہد
اوسکا ہی اور یہہ کئی قسم پر ہی تقوی عوام کا یہہ ہی کہ فرمانبرداری احکام الہی کی کری اور بچی
منع چیزون سی اور تقوی خواص کا موافقت بندی کی ہی ساتہہ پروردگار کی اوس چیز مین کہ مقدر
ہی اوسکی حق مین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہی کہ متقی وہ ہی جو اپنی لیئی کسی سے
سوای ایزد سبحانہ کی امید نیکی کی نرکہی اگر کوئی کسی سی ایسی امید نیکی کی رکہی کہ جو خدای تعالی اوسکو نیکی
نہ پہنچاوی تو بہی سوای خدا کی وہ اوسکو نیکی پہنچا دیوی تو یہہ شریک کرنا ہی خدا کی ساتہہ اور کو لیکن
یون امید رکہی کسی سی نیکی کی کہ خدا تعالی چاہیگا تو اس سی میرا امید برادیگی اسواسطی کہ مسلمان پر نیک گمان
کری اور بدگمانی نکری کہ مسلمان ایک دوسری کی کام آتا ہی نیک کام مین اور یاد کرنا نزدیک ہر درخت اور
پتہر کے اشارہ ہی طرف مقام مشاہدہ کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالی کے یعنی جو چیز دیکہی
جانی کہ اوسکی قدرت کاملہ سی پیدا ہوئی ہی اور اوسکا بنانیوالا ایک ہی کوئی شریک اوسکا
نہین اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کری اگر گناہ پوشیدہ کیا تہا توبہ بہی
پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا تہا توبہ بہی ظاہر کری مستحب یون ہی ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ بمجرد
صادر ہونی گناہ کی توبہ کری تو واجب ہی چنانچہ نووی سی منقول ہی کہ بعد گناہ کی بغیر ڈہیل کے توبہ
کرنی واجب ہے اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت مین اگر تاخیر کریگا توبہ مین ایک گناہ اور اوسکی ترک کا
لازم آویگا اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکہا ہی کہ جو لوگ کہ
تعلق ساتہہ بسم اللہ کی رکہتی ہین یہہ ہین کہ تمام علوم جہان کی چارون کتاب آسمانی مین

موجود ہین اور چارون کتاب کی علوم کلام مجید مین مندرج ہین اور سب علوم کلام اللہ کی سورہ فاتحہ
مین پائی جاتی ہین اور علوم سورہ فاتحہ کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اندر ہین اور علوم بسم اللہ
کے نقطہ اندر حرف ب کی کہ بسم اللہ کی سری پرھی رکہی ہوی ہین توضیح اس مذکور کیے
یہہ ہے کہ مقصود سب علمون سی پہنچنا بندہ کا ساتھہ ذات پاک باری کی ہی اور ہرگاہ کہ بندہ بیچ
کمال نقصان کی ہی اور نجاستون بشریت مین آلودہ ہی ور ذات اللہ تعالی کی نہایت کمال اور
پاکیزگی مین پس طرف ذات اوسکی کی پہنچنا ممکن نہین مگر اسطرح سی کہ اوسکی نامون کو یاد کری اور
اوسکی نام سی چپٹا رہی ور ایسا اوسکی یاد مین مشغول اور مستغرق ہو کہ آپ کو فنا کری اور اس درجہ کو
پہنچ جاوی کہ ذکر اور ذکر کرنیوالا اور ذکر کیا گیا ایک ہو جاوے اور دوئی درمیان سی اوٹھی اور اس چیز
کہ دلالت اوپر اس چپٹنی کی کرتی ہی حرف با ہی کہ موضوع واسطی الصاق اور چپانیدن کی ہی اور
بسم اللہ شریف کو جو کوئی پرہتا ہی اوسکی فائدی تفسیر مرادیہ سی اپنی رسالہ دافع الفساد نافع
العباد قاطع الشرک والبدعات مین اس عاجز نی لکہہ دیی ہین جو چاہی اوسمین دیکہیلی اور یہان
بسبب طول ہونی عبارت کی نہین لکہی گئی اب وہ عملیات لکہی جاتی ہین کہ
کہ جنسی مسلمانونکو فائدہ ہوا اگر با اعتقاد پڑہین اور بطور آزمانی کی نہ پڑہین جیسی کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے
اعتقاد کا حال لو آزمایئکا جو مسلمان وقت صبح کی اپنی گہر سی باہر نکلتی وقت آیۃ الکرسی یعنی
اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو خَالِدُوْنَ تک پڑہکر نکلی اور کوئی بات نکری جبتک کہ
اپنی گہر کی دروازہ سی باہر نہ نکلی تو پہر جب گہر کو اویگا تو انشاء اللہ تعالی ساتہہ خیر کی آویگا یعنی لڑائی
جہگڑون وغیرہ سی محفوظ رہیگا اور جو کوئی امیر کی پاس جاوی تو سورہ لایلاف پڑہ کر جاوی اسطور سی کہ
ایک مرتبہ اس سورہ شریف کو پڑہ کر چہوٹی اونگلی پر دم کر کی بند کر لی پہر اوسکی پاس کی اونگلی پر دم
کر کی بند کر لی پہر بیچکی اونگلی پر دم کر کی بند کر لی پہر شہادت کی اونگلی پر دم کر کی بند کر لی پہر انگہوٹی پر دم

کر کی مٹھی باندھ لی اور باتین کسی سی نکری جب تک کہ امیر سی سلام علیک نہ کری جب قریب امیر کی پہنچی
تو سلام علیک کر کی مٹھی کھولدی اور اکیس مرتبہ یا لطیف پڑھ کر اوس امیر کی مونہہ کی طرف کی پھونکدے
اسطور سی کہ اوس امیر کو نہ معلوم ہو تو انشاء اللہ تعالی وہ امیر اوسپر مہربان ہوگا اور اسی طرح سی
چھوٹا امیر بڑی امیر سی سلام علیک کری وعلی ہذا القیاس اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب قول الجمیل مین لکھا ہی کہ واسطی
امن مین رہنی کی ہر آفت سی یہہ دعا پڑہی شام اور صبح سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ
مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ يُقْرَءُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا مینی اونسی [illegible]
تھی کہ یہہ دعا یعنی بسم اللہ سی آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سی پڑہا کری اوسکو صبح اور شام ترجمہ
اوسکا یہہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ تعالی کی نام سی خداوندا تو میرا رب ہی کوئی معبود حق نہین
سوای تیری تجھی پر مینی بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچاو ہی گناہ سی اور نہ قوۃ
ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سی جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نی چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا مین گواہی
دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ تعالی نی اپنی علم سی ہر چیز کو گھیر لیا ہی اور ہر
چیز کو شمار مین کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سی اور ہر چلنی والی

علاج امن از آفت

جاندار کی برائی سی جسکی چوٹی کو تو تہامنی ہی یعنی تیری قبضۂ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم
پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میری کام کا بنانی والا اللہ ہی جسنی قرآن اوتارا اور وہ نیکوکارونکو
دوست رکہتا ہی سو اگر وہ نہ مانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ تعالی کافی ہی کوئی معبود برحق
نہین سوای اوسکی اوسی پر مینی اعتماد اور بہروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا اور یہہ بہی
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب قول الجمیل مین واسطی دفع جادو
کی یعنی جو شخص کہ اوسپر جادو کیا گیا ہو اوسپر سی جادو دفع ہو جاوی اور مریض مایوس العلاج کی کہ جسکی بیماری
نی طبیبون کو عاجز کر دیا ہو اون کی واسطی لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ سفید چینی کی برتن مین پہلی الحمد لکہی
اول سی آخر تک بعد اوسکی یہہ اسم لکہی باوضو اور باوضو ہی دہوکی پلاوی چالیس دن تک ہر دن
لکہی اور اسی ترکیب سی پلاوی وہ اسم یہہ ہین یَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِي دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا حَيُّ
اور واسطی دور ہونی غم کی حدیث شریف مین ایک دعا لکہی ہی جس حدیث مین کہ اس دعا کا بیان
ہی وہ حدیث یہہ ہی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ
هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ
مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ
نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ
فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَ
ذِهَابَ هَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی یہہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بہت ہو
فکر اوسکو پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندہ تیری کا اور بیٹا ہون
لونڈی تیری کا اور تیری قبضہ مین ہون یعنی تیری ملک اور تصرف مین ہون بال پیشانی میری کی

علاج سحر و مرض

علاج غم

مشکوٰۃ

تیری ہاتھہ مین ہین یعنی نہین حرکت قوت مگر ساتھہ مدد تیری کی جاری ہی میری حق مین حکم تیرا
یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنی والا نہین جو کہی اور چاہی وہی ہو عدل ہی میری امر مین
قضا تیری مانگتا ہون مین تجھسی ساتھہ وسیلی ہر نام کی کہ وہ واسطی تیری ہی نام رکھا تونی ساتھہ اوسکی
ذات اپنی کا یا اوتارا تونی اوسکو کتاب اپنی مین یا سکھایا تونی وہ اسم کسی کو مخلوق اپنی سی یعنی انبیا
کو الہام کیا بغیر ذکر کرنی کی کتاب مین یا اختیار کیا تونی اوسکو بیچ پردہ غیب کی نزدیک اپنی
یعنی کسی کو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کری تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی
اور دور کرنیوالا غم میری کا اور لیجانیوالا اندیشہ اور غم میری کا نہین کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور
کرتا ہے اللہ تعالی غم اوسکا اور بدل دیتا ہے جگہہ غم کی خوشی کو نقل کیے یہہ زرین فی نقل از مظاہر
الحق شرح مشکوۃ شریف اور نافع المسلمین اور صلوۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ حدیث شریف مین آیا
ہے کہ جس کسی کی وجود مین درد ہو تو وہ ہفتہ کی دن ناخن کٹوایا کری دونون ہاتھہ اور پیرونکی
تو اوسکی وجود سی درد دور ہوجاویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر فقیر ہو تو یکشنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری انشاء
اللہ تعالی غنی ہوجاویگا اور جو کوئی دانتون سی ناخن کاٹتا ہی اوسکو بیماری کوڑکی ہوجاتی ہے
اور جس کسی کو جنون کا مرض ہو تو دوشنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری اللہ چاہیگا تو جنون اوسکا
دور ہوجاویگا اور جس کسی کو برص کی بیماری ہو تو وہ سہ شنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری اللہ تعالی چاہیگا
تو اچھا ہوجاویگا اور جس کسی کو بہت وسوسی آتی ہون تو وہ چہارشنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری
اللہ تعالی چاہیگا تو وسوسی اوسکی دور ہوجائینگی اور جس کسی کو جذام کی بیماری ہو تو وہ پنجشنبہ
کے روز ناخن کٹوایا کری اللہ تعالی چاہی گا تو اچھا ہوجاویگا اور جمعہ کے دن ناخن کٹوانی سی گناہ بخشی
جاتی ہین اور دوسری جمعہ تک اللہ تعالی اوسکو ہر آفت و بلا سی بچاتا ہی مگر ناخن کٹواوی دونون
ہاتھہ اور پیرون کی اور جمعہ کی دن بعد نماز جمعہ کی اور نافع المسلمین مین لکھا ہے

بیان ناخن کٹوانے کے دنون کا

کہ تین کام مریض کی واسطی ضرور ہین اول اپنی مقدور کی موافق خیرات کرنا دوسری علاج کرنا تیسرے
استغفار کرنا اسواسطی کہ اگر وہ مرض گناہون کی شامت سی ہی تو وہ استغفار کی سبب سی جاتا
رہیگا انشاء اللہ تعالے اور اگر آسمان سی کوئی بلائین اوسپر اوترتی ہین تو وہ خیرات سی دفع ہو جاوینگے
اور اگر اوسکی بدن مین سی کوئی بیماری پیدا ہوئی ہی تو ساتہہ دوا کی شاید کہ کم ہونا ہو تو کم
ہو جاویگی انشاء اللہ تعالے اور اگر سانپ یا بچہونی کسی کو کاٹا ہو تو سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑہ کر
نمک پر دم کری اور جہان پر کاٹا ہی اوس نمک کو اوسپر ملی اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑہ کر اپنی اوپر
دم کری اور سلام علی نوح کو پڑہ کر اپنی اوپر دم کری اور جو اوسمین طاقت نہو پڑہنی کی تو اور
کوئی اوسپر پڑہ کر دم کری اور جس کسی کا کوئی دشمن ہو اور وہ اوسکی دشمنی سی تنگ آرہا ہو تو اوسکو
چاہیی کہ جسوقت کہ وہ دشمن اوسکا اوسکی سامنی آوی تو تین مرتبہ یہہ دعا پڑہ کر اوسکی مونہہ کی
طرف پہونکا کری وہ دعا یہہ ہے قُلِ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَبِکَ الْمُسْتَعَانُ
وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ جو اللہ تعالی چاہی تو اوسکی دشمنی کی شر سی بچ جاویگا
اور اگر آدمی پر کسی نی بہتان باندہا ہو کہ تو نی یہہ کیا ہی اور اوسنی وہ کام نہ کیا ہو تو اوسکو چاہیی کہ جب سوتی
سی اوٹہی خواہ دن مین خواہ رات مین تو الحمد ایکمرتبہ پڑہکی قبلہ کی طرف پہونکی پہر دوسری مرتبہ الحمد پڑہ
کی پیٹہہ پیچہی پہونکی پہر تیسری مرتبہ الحمد پڑہ کی اپنی دہنی ہاتہہ کی طرف پہونکی پہر چوتہی مرتبہ الحمد پڑہ کی بائین
ہاتہہ کی طرف پہونکی پہر پانچوین مرتبہ الحمد پڑہ کی آسمان کیطرف پہونکی پہر چہٹی مرتبہ الحمد پڑہ کی زمین کی طرف پہونکی پہر ساتوین
مرتبہ الحمد پڑہ کی اپنی مونہہ پر پہونک لی پہر یون دعا کری کہ خداوندا مجہی اس آفت سی بچا اور اوسکی
بہتان سی دور رکہہ تو انشاء اللہ تعالی وہ اوسکی آفت سی بچ جاویگا اور نافع المسلمین مین لکہا ہی
کہ چہہ چیزین ہین کہ اون کی سبب سی آدمی جلد بوڑہا ہو جاتا ہی پہلی کثرت مجامعت اپنی بیوی کی پہر
دوسری رات کو پانی پینا سوتی سی اوٹہہ کر تیسری پاے خانہ مین بہت ٹہرنا حاجت سی زیادہ اور چوتہی

ننگا کسی کو دیکھنا یا اپنی آپ کو ننگا دیکھنا اور پانچوین اوندہی سونہہ سونا اور چھٹی متی پانی مین ڈالا کریہ کی نالونکو دہونا

اور چھہ چیزین موجب تندرستی کی ہین اول گرم پانی سی نہانا گرمی اور برسات اور جاڑی مین

مگر بہت گرم نہو دوسری کم سونا تیسری کم کہانا اور کم پانی پینا چوتہی خوشبو ہمیشہ لگانا پانچوین صبح

کی وقت سی پہلی اوٹہنا اور چھٹی باوضو چلنا پہرنا اور اگر وضو کسی عارضہ سی جاتا رہی تو پہر وضو کر لینا اور ہر

بعد ہر نماز کی چارون قل ایک ایکبار اور جمعہ کی دن بعد نماز جمعہ کی تین تین بار پڑہا کری آور واسطی دوست

رکہنی مخلوق کی ہمیشہ یہہ آیت شریف پڑہ کر اپنی سونہہ پر پہونکی وہ آیت شریف یہہ ہی وَاَلْقَيْتُ

عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ

فُتُوْنًا اور واسطی عزت حاصل کرنیکی دین و دنیا مین چودہ بار یہہ آیت شریف پڑہا کری اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور بعد پڑہنی کی دعا کری کہ خداوندا دین و دنیا کی ذلت سی مجہی بچا اور دین و دنیا

مین مجہی عزت دی آور پہر تین تین بار کہی الٰہی بحرمتہ جبرئیل علیہ السلام الٰہی بحرمت میکائیل علیہ السلام الٰہی

بحرمت اسرافیل علیہ السلام الٰہی بحرمتہ عزرائیل علیہ السلام الٰہی بحرمت کل فرشتگان الٰہی بحرمت کل

اہل بیت و جمیع اصحاب الٰہی بحرمتہ کل شہدا الٰہی بحرمتہ کل انبیا و اولیا پہر ین مرتبہ اس آیۃ شریف کو یعنی قل اللہم مالک الملک

کو ترزق من تشاء بغیر حساب تک پڑہی پہر تین مرتبہ پڑہی وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ

الرَّحِيْمُ پہر تین مرتبہ پڑہی الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ پہر تین مرتبہ پڑہی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پہر تین مرتبہ پڑہی يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ پہر تین مرتبہ پڑہی يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاِكْرَامِ پہر تین مرتبہ پڑہے يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ پہر اپنی اللہ تعالی کو حاضر و ناظر

جان کر اور دل کو اللہ تعالی کی طرف متوجہ کرکے دعا چاہی انشاء اللہ تعالے جلد بے تردد پائیگا

قبول ہوگی اور جو شخص کسی کی قید مین مبتلا ہو تو اوسکو چاہیئی کہ ہر روز کسی وقت دن مین اول استغفار پڑہی
پہر درود شریف پڑہ کر ہزار بار یہہ بیت دعا سیریانی کی پڑہا کری وہ بیت یہہ ہی اَنَا الْمَوْجُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
فَاِنْ تَطْلُبْ سِوَائِیْ لَمْ تَجِدْنِیْ خدا چاہی تو جلدی سے قید سی رہائی پاویگا

بیان جن لوگون کی دعا قبول ہوتی ہی

اَلَّذِیْ یُسْتَجَابُ دُعَائُہُمْ یہہ بیان ہے اون لوگون کا کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی اَلْمُضْطَرُّ
خ م د ا و ن مین سی ایک بیچارہ ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابوداود نی ف یعنی غمزدہ اور مصیبت رسیدہ
کہ اوسکو کوئی وسیلہ سوا اللہ تعالے کے نہووے شیخ داؤد یمانی رحمۃ اللہ علیہ ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق
امید حیات کی نہ رکہتا تہا اوسنی کہا ای شیخ دعا کرو میری شفا کی واسطی شیخ نی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور
دروازی قبولیت کی مضطر کی دعا کی لیی کہلی ہین کیونکہ نیاز اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالی نیاز
بی چارون کو دوست رکہتا ہی فخ وَالْمَظْلُوْمُ ع اور مظلوم نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف روایت
کی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نی تین آدمی ہین کہ رد نہین کیجاتی دعا اونکی ایک اون مین سے
مظلوم ہی اوٹہاتا ہی اللہ تعالے دعا مظلوم کی اوپر ابر کے اور قبول کرتا ہے اور کہولی جاتی
ہین اوسکی لیئی دروازہ آسمان کی اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجہی اپنی بزرگی کی کہ مدد کرونگا
مین تیری اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو فخ اور روایت کی ابن عمر رض نی کہ بچو تم مظلوم کی بددعا سے
کہ وہ چڑہتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی ع وَاِنْ کَانَ فَاجِرًا ا رمص اور اگرچہ ہووے
مظلوم گنہگار نقل کیے یہہ احمد بزار ابن ابی شیبہ نی وَلَوْ کَانَ کَافِرًا حب ا اور اگرچہ ہووی مظلوم
کافر نقل کیے یہہ ابن حبان احمد نے ف اختلاف کیا ہی علمای حنفیہ نی رحمہم اللہ تعالی کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی
یا نہین فتوی اسپر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسی کہ ذکر کیا برجندی نی اور تحقیق یہہ ہی کہ دنیا مین حالت اضطرار مین
کفار کی دعا قبول ہوتی ہی اور قول اللہ تعالی کا وَمَا دُعَاءُ الْکَافِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلَالٍ

بیان ہی حال آخرت کا کہ وہان بہت چلاوینگی کوئی نہین سنیگا ع وَالْوَالِدُ دت ق
اور باپ نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی باپ کہ بیٹی کی حق مین دعا کرے
بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا کا بہی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نے مسند فردوس مین
کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لیئی مانند دعا نبی کی ہی امت اپنی کی لیئی لفظ حدیث کی یہہ ہین دُعَاءُ
اَلْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ کَدُعَاءِ النَّبِيِّ لِاُمَّتِہٖ ع وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ ت ق حب اور بادشاہ عدل
کرنیوالا کہ حق اللہ تعالی اور بندون کا ادا کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے وَالرَّجُلُ
الصَّالِحُ خ م ق اور آدمی نیک بخت نقل کے یہہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی ف بندہ صالح وہ ہے
کہ حق بندگی کی اوسطرح ادا کری جیسی کہ فرمایا ہی اور استقامت کری اوسپر مخ وَالْوَلَدُ الْبَارُّ
بِوَالِدَیْہِ م اور بیٹا سلوک کرنیوالا ساتہہ ماباپ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نے ف بر یہہ ہی کہ سلوک
کری اونسی اور حق اونکا ادا کری اور رضا اون کی طلب کری مخ وَالْمُسَافِرُ د ر ق اور مسافر
نقل کی یہہ ابوداؤد بزار ابن ماجہ نی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہے
کہ مطلق مسافر مراد ہو وَالصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ ت ق حب اور روزہ دار جسوقت افطار
کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی ف یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا
ہی اور اگر بعد افطار کی مراد رکہین تو بہی جائز ہی مخ وَالْمُسْلِمُ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ م د ص
او رمسلمان کہ دعا کری بہائی مسلمان اپنی کی لیی پیٹہہ پیچہی نقل کے یہہ مسلم ابوداود ابن ابی شیبہ نے
ف اسلیی کہ خالص ہوتی ہی ریاسی اور اگر اوسکی سامنی بہی دعا کری اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل
غائبانہ کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی کہ دعا مسلمان کی بہائی اپنی کی لیی غائبانہ مستجاب ہے نزدیک اوسکی دعا
کرنیوالی کی ایک فرشتہ متعین ہی جب دعا کرتا ہی یہہ اپنی بہائی کی لیی ساتہہ نیکی کی تو کہتا ہی فرشتہ آمین اور تیری لیی بہی
حاصل ہو مانند اسکی مخ وَالْمُسْلِمُ مَا لَمْ یَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ وَیَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ ص مسلمان جب تک کہ دعا کری

ساتهه اراده ظلم کی کسی پر یا کاٹنی ناتی کی یا جب تلک نه کهی دعا کی مینی سینہ قبولیت کیا گیا ہین نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف یعنی مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہی جب تلک ظلم کی لئی اور قطع رحم کی لئی نکری یا جب تلک نکہی کہ دعا کی مینی نہ قبول کی گئی جب یہہ کہتا ہی نہین قبول ہوتی ہی ع اِنَّ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِی کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ لِکُلِّ عَبْدٍ مِّنْهُمْ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ التحقیق واسطی اللہ غالب و بزرگ کی بندی آزاد ہین یعنی دوزخ کی آگ سی ہر دن اور ہر رات مین و اسطی ہر بندہ کی اون مین سی ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہہ احمد نی واِسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ مس اور نام اللہ برتر کا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوی اللہ ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی پائی جاوین اور جب مانگا جاتا ہی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اس آیت مین ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجکو تحقیق مین ہون ظلم کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ حاکم نی ف جب حضرۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہہ بہی فرمایا کہ دعا یونس علیہ السلام کی یہی آیت تہی ایک شخص نی عرض کیا کہ یا واسطی یونس ہی کے تہی خاصة یا سب مومنون کی لئی فرمایا کیا نہین سنی ہو تم قول اللہ تعالی کا فَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی یونس کو نجات دی ہمنی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو اور ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسمای الٰہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نی فرمایا ہے کہ شرط اسکی اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دل مین سوای اوسکی کوئی جب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ نی سوال کیا رب العزۃ سی کہ تعلیم کری اوسکو اسم اعظم پس دکہایا اللہ تعالی نی خواب مین کہ اسم اعظم یہہ ہی هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اسم اعظم

اور بہت سی قول اولیا اللہ کی اسمین وارد ہوئے ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نی رسالہ علیحدہ اسکے
تحقیق مین تصنیف کیا ہی بسبب خوف درازی کتاب کی اسپر کفایت کرتا ہون کہ بعضی محققین نے
کہا ہی کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتی ہین ؏
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ يَا اللهُ
يَا أَللهُ يَا أَللهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَقُّ يَا قَدِيمُ
يَا قَائِمُ يَا غَنِيُّ يَا مُحِيطُ يَا حَكِيمُ يَا عَلِيُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا سَرِيعُ يَا كَرِيمُ يَا مُخْفِي يَا مُعْطِي
يَا مَانِعُ يَا مُحْيِي يَا مُقْسِطُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ
يَا رَبُّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيبُ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
أَنْتَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ع وَاسْمُ اللهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا
دُعِيَ بِهِ أَجَابَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ
الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ عه حب مس اور نام اللہ برتر کا
بزرگ وہ جو جب مانگا جاوی اسکے ساتھہ اوسکی دیتا ہی اور جب دعا کیا جاوی ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی
اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ مین گواہی
دیتا ہون یعنی یقین کرتا ہون کہ تحقیق تو ہی ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک اور بی پروا
ایسا کہ نہین جنا اور نہین جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی نقل کی یہہ چار د ت نی اور
ابن حبان حاکم احمد نی اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین ابن ابی شیبہ نی روایت کیا ہی اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ إِلَى آخِرِهِ مص یا اسم اعظم ان لو آیا ہی یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسی بوسیلہ اسکی کہ تو ہی ہی اللہ تنہا بی پروا آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت

کی ہین نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْعَظِیْمُ عہ حب مس الاعظم مص ل
اَلَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ ق وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ حب اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عہ حب مس اَ مص اور نام اللہ برتر کا بڑا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوے
اسکے ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوی ساتھہ اوسکے دیتا ہی اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق
مانگتا ہون تجھسی بوسیلہ اسکی کہ تیری لیی ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین
کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کرنیوالا آسمانون کا اور زمین کا ای صاحب
بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نی اور احمد اور ابن ابی شیبہ
کے روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ العظیم کا اور وحدک لا شریک
فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن حبان کی روایت مین اسی لیی رموز
ان کی اوپر لکھنی چاہیی اور ایک روایتمین پہلی دعا مین یہہ زیادہ آیا ہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ عہ
حب مس ای زندہ ای تدبیر کرنی والی جہان کی نقل یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد
نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ د ت ق مص
اور نام اللہ برتر کا بڑا ان دونون آیتون مین ہی ایک یہہ ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہے
نہین کوئی معبود مگر وہی بخشنی والا مہربان اور دوسری آیۃ ابتدای سورہ آل عمران کی ہی کہ وہ یہہ ہی
اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبر گیری کرنیوالا جہان کا نقل کیے یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ
ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ثَلٰثِ سُوَرِ الْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ مس اور نام اللہ برتر
کا بڑا تین سورتون مین ہی سورہ بقر مین اور آل عمران مین اور طٰہٰ مین نقل کیے یہہ حاکم نے

قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا أَنَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِيْ أَنَّهُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ جَمْعًا بَيْنَ الْحَدِيْثَيْنِ کہا قاسم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس ڈھونڈا میں نے
ان سورتوں کو پس پایا میں نے اون سورتوں میں کہ تحقیق اسم اعظم الحیّ القیوم ہے کہا مصنف نے کہتا
ہوں میں اور نزدیک میرے یہہ ہے کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحیّ القیوم ہے واسطے جمع کرنے کے
درمیان دونوں حدیثوں کی ف حدیث اسما کی سے کہ متن میں مذکور ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم
لا الہ الا ہو اور اللہ لا الہ الا ہو الحیّ القیوم ہے اور حدیث ابوامامہ کی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم
تین سورتوں میں ہے یعنی بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ میں اور اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ان
سورتوں میں آیا ہے سورہ بقر اور آل عمران میں تو ظاہر ہے لیکن سورہ طٰہٰ میں اول میں اَللّٰهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ہے اور آخر میں ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط
پس مصنف نے جمع کرنے اور توفیق دینے دونوں حدیثوں کی لئے یہہ نکالا کہ اسم اعظم اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے فخر وَلِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِيِّ عَنْ يُوْنُسَ
بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ اور اختیار کیا میرا اللہ لا الہ الا ہو الحیّ القیوم کو واسطے اوس
چیز کی ہے کہ روایت کی گئی ہم اوسکو بیچ کتاب الدعا کی کہ تصنیف واحدی کی ہے یونس بن عبد الاعلی سے
اور اللہ تعالی بہت جانتا ہے یعنی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحیّ
القیوم ہے وَالْقَاسِمُ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِيُّ التَّابِعِيُّ صَاحِبُ أَبِيْ أُمَامَةَ صَدُوْقٌ
اور قاسم کہ ذکر کیا گیا وہ بیٹا عبد الرحمن کا ہے کہ شامی تابعی یار ابوامامہ باہلی صحابی کا ہے سچا وَأَسْمَاءُ اللّٰهِ
تَعَالٰى الْحُسْنٰى الَّتِيْ أُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِهَا تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ خ م ت س ق حب لَا يَحْفَظُهَا
أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ خ اور نام اللہ کے ننانوے ہیں وہ جو

حکم کئی گئی ہین ہم ساتہہ پکارنی اسد تعالی کی ساتہہ اون کی ننانوی نام مین جو شخص یاد کری اونکو داخل ہووی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی نہ یاد کریگا اون کو کوئی مگر کہ داخل ہوگا جنت مین نقل کی بخاری نی **ف** حکم کئی گیی ہین ہم یعنی اس آیت مین وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا یعنی اللہ کی لیی نام ہین اچہی پس پکارو اسکو ساتہہ اونکی اور کہا مصنف رح نی کہ اختلاف کیا ہی عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی پس کہا بخاری وغیرہ نی اور یہی صحیح ہے کہ معنی اوسکی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہے اور بعضون نی کہا ہی پڑہا اون کو یا ایمان لایا معانی جانی اون کی اور عمل معانی اون کی پر کیا اور بعضون نی کہا کہ یاد کیا قرآن کو اسلیی کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور اس حدیث مین حصر اسماء حسنے کا ننانوی پر نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتہہ ان نامون کی ہی لوامع النجوم مین لکہا ہی کہ ایکہزار نام اسد تعالی کی ہین سوا اوسکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام اور ہین کہ ملائکہ جانتی ہین سوا اونکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام مسلمانون کی زبان پر جاری ہین اون مین تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین اون مین سے ننانوی لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبید رح سی منقول ہے کہ ڈہونڈی مینی اسماء باری تعالی کی قرآن مین ایک سو تیرہ پائی مین نی ولیکن بعضی مکرر تہی مثل غافر اور غفور اور غفار کے اور مانند ان کے پس بعد دور کرنے مکررات کی ننانوی باقی رہی **ع** **ف** هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ نام ہی ذات واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہی اور یہہ نام غیر خدا ہی تعالی پر اطلاق نہین کرسکتی ہین نہ حقیقۃ نہ مجازا اور اور نام اطلاق کرتی ہین اگرچہ بہ مجاز ہووین پس یہہ بزرگتر سب نامونکا ہوا اور معانی تمام نامون کی چاہیی کہ متصف ہووی بندہ ساتہہ اونکی یعنی وہ خصلتین اپنی مین حاصل کری چنانچہ نصیب بندہ کر شرح اونکی بیان ہوگی اور یہہ نام تعلق کی لیی ہی نہ تخلق یعنی خلق پکڑنی کی لیی اور نصیب بندہ کا اس نام سی تالہ ہی یعنی لگاو کری

اوس سی مثل لگاؤ بچی کی ساتھہ مان کی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کا رکھی اور التفات سوا
اوسکی ذکر کی اور امید ساتھہ غیر اوسکی کی نہ رکھی اور نہ غیر اوسکی سی ڈری خاصیت جو کوئی اس اسم
کو ہزار بار پڑہے صاحب یقین ہوتا ہی اسم آنحضرت کا مبارک کی ورد کرنی سی صوفیہ کرام کو طرح طرح کی حالات
آتی ہین اور اس جگہہ بعضی اصطلاحات صوفیہ لکہی جاتی ہین جو حضرت شمس الدین حبیب اللہ جناب
مرزا جان جانان مظہر شہید قدس اللہ سرہٗ نی کہ پیر و مرشد شاہ غلام علی صاحب کے تہی اور شاہ صاحب
موصوف کی خانقاہ بیچ شاہجہان آباد کی مشہور و معروف ہی اونہون نی وہ اصطلاحات اپنی تصوف کے
رسالہ مین لکہی ہین اور وہ اصطلاحات یہہ ہین کہ در **ملفوظات** حضرت ایشان میفرمودند کہ در فقیر
فاء فاقہ و **قاف** قناعت و **یای** یاد الٰہی و **رای** ریاضت ست ہر کہ بجا آورد فاء فضل خدا و **قاف**
قرب مولیٰ و یاء یاری و راء رحمت یافت والا فاء فضیحت و **قاف** قہر و یاء یاس و راء رسوائی بدست آید
اور **مطلب** اس عبارت مذکور کا یہہ ہی کہ بیچ لفظ فقیر کے ف سی مراد فاقہ ہی یعنی اگر حلال کی وجہ سی
کوئی حلال چیز اوسکو مل گئی تو کچہہ اوسمین سی کہا لیا والا فاقہ کیا اور حرام کی طرف اصلا متوجہ نہوا اور قاف
سی مراد قناعت ہی اور معنی قناعت کی یہہ ہین کہ راضی ہونا ساتہہ تہوڑی چیز کی خواہ وہ چیز غیب سی اللہ تعالیٰ
اوسکو دیوی یا کسی واسطی سی اوسکو ملی اگر حلال کی وجہ سی ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سی جانتا ہی اور اوس پر راضی
رہتا ہی اور جو حرام یا شبہہ کی چیز اوسکو کسی واسطی سی ملی تو یہہ اوس چیز کو نفس شیطان کی فریب جانتا ہی
اور اوس چیز کو چہوڑ دیتا ہی اور ی سی مراد یاد الٰہی ہی اور یاد الٰہی کا بیان کچہہ وصیت نامہ مین اور رسالہ
دافع الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات مین جس جگہہ ذکر اور فکر کا بیان کیا ہی وہان بخوبی لکہا گیا ہی
اور ر سی مراد ریاضت ہی اور ریاضت کی معنی غیاث اللغات مین یہہ لکہی ہین ریاضت بکسر اول
رنج کہینچنا اور بیچ لطائف کی ریاضت کی معنی فرمانبرداری اور نفس کشی کی لکہی ہین اب جاننا چاہیے
کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی مکتوبات کی جلد اول کی دو سو

اکیسوین مکتوب مین لکہا ہی کہ یہہ اس طریق کی ریاضات اور مجاہدات ساتہہ نفس امارہ کی ساتہہ بجالانی
احکام شریعت کی اور لازم پکڑنی متابعت سنت روشن حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی ہی اسواسطی کہ مقصود بہیجنی رسولون اور اوتارنی کتابون سی دور کرنا خواہشون نفس امارہ کا ہی کہ ساتہہ دشمنی
رکہنی اللہ تعالی کی نسبت کیا گیا ہی یعنی نفس امارہ پس دور کرنا خواہشون نفس کا موقوف اوپر بجالانی احکام
شریعت کی ہی جسقدر کہ بیچ شریعت کی مضبوط زیادہ ہوگا خواہش نفس سی دور زیادہ ہوگا پس کوئی چیز اوپر
نفس امارہ کی مشکل زیادہ فرمان برداری اوامر اور نواہی شریعت کی سی نہوئی اور خرابی اس نفس امارہ کی سوائے
پیروی صاحب شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی متصور نہوویگی اور ریاضات اور مجاہدات
کہ سوائے تقلید سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اختیار کرین معتبر نہین ہی اسواسطی کہ جوگی اور
برہمن ہند کی اور فلسفی یونان کی بیچ اس امر کی یعنی ریاضات اور مجاہدات کی شرکت رکہتی ہین اور وہ ریاضات
بیچ حق انکی کی سوائے گمراہی کی نہین بڑہاتی ہی اور سوای خسارہ کی رستہ نہین دکہلاتی ہی انتہی اور
مشکوۃ شریفکی شرح مظاہر الحق مین ایک حدیث لکہی ہے جو موید مجدد صاحب کی قول کی ہی وہ حدیث یہہ ہی

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا
كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ
اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا
وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَلَا اَتَزَوَّجُ
اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا
وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ
النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے

کہا آئی تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پوچھتی ہوئی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی
پس جبکہ خبر دی گئی ساتھہ اوسکی گویا کہ کم جانا اونہون نے اوسکو پس کہا آپسمین کہ کہان ہین ہم بنسبت آنحضرت
کی اور تحقیق بخشی اللہ تعالی نی واسطی اونکی جو پہلی کئی گناہ اور جو پچھلی پس کہا ایک نے اون مین سے پس مین نماز پڑہا کرونگا
تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرنی مین روزی رکہا کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسری نی پس مین
الگ ہونگا عورتون سی نکاح نکرونگا کبہی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم طرف اونکی پس فرمایا حضرت نی تمہی
کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہاری اللہ تعالی سی اور بہت
تقوی کرتا ہون بہ نسبت تمہاری واسطی اسکی لیکن مین روزی بہی رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون
اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سی پس جس شخص نی اعراض کیا طریقہ میری سی
پس نہین ہی مجہسی روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نی ف آئی تین شخص یعنی حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبد اللہ بن رواحہ
اور کہان ہین ہم یعنی ہمکو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سی کیا مناسبت ہی مقدمہ عبادت مین کسواسطی کہ حضرت صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاجت اتنی عبادت کی نہین کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی تاکہ بخشی اللہ اگلی پچھلی گناہ تیری اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سی کمال یہی
ہی کہ حق اون کی ادا کری اور حقوق الہی مین بہی کچہہ فرق نہ آوی اور توکل وغیرہ ہاتہہ سی نہ جاوی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب یہ باتین کرتی تہی تا امت بہی پیروی کری اور جسنی اعراض کیا یعنی بسبب انکار
اور بی رغبت ہوکر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سی نہین اسمین اشارہ ہے اسپر کہ طریقہ رہبانیت
نہ اختیار کرین کہ عاجز ہووینگی اور حق عبادت ادا نہوگا **علی حق** اور مشکوۃ شریف کی شرح فارسی
جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسمین اس حدیث کی ان لفظون کی یعنی این
نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ کے شرح یون لکہی
ہی پس کہا اونہون نی کہ کہان ہین ہم بنسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی یعنی ہم کو ساتہہ

جناب پاک آنحضرت کی کیا نسبت ہی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کم کرین تو آپکو سزاوار ہی
کہ قد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر یعنی تحقیق اللہ تعالی نی بخشدیی ہین گناہ اونکی جو پہلی گذر
چکی ہین اور پیچہی ہوئی پس آپکو گنجایش ہی کہ کم کرین بخلاف ہماری کہ ہم محتاج ہین ساتہہ بخشے جانی گناہون
کے اور یہہ خیال نکیا اون عزیزون نی کہ تہوڑی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سے بہت
بسبب کمال معرفت اور قوت حضور اور تمام احسان اونکی کی بیچ عبادت کی اور بہی یہہ سبب کمال رحمت
او شفقت کا ہی اوپر امت کی بیچ اوسکی تعلیم رعایت حقوق نفس اور اہل وعیال کی ہی اور بہی استقامت
بیچ رعایت اعتدال اور ہمیشگی عدل کی ہی اور اکثر ہوتا ہی کہ بسبب افراط عمل کے پہنچانی والا طرف سستی اور
خرابی کی ہوتا ہی اور بیچ توجیہہ بخشی جانی گناہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرآن مجید بیچ ہی اوسکی تاویل
ہی بہت قول ہین اور بہتر ان قولون کا وہ ہی کہ یہہ کلمہ یعنی غفران کا واسطی بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہی اللہ تعالی کی جانب سی بی اسکی کہ گناہ رکہتی ہون جیسیا کہ مولی اپنی غلام کو کہتا ہی کہ گناہ تیری
بخشے مینی تو فارغ البال رہ اور کچہہ اندیشہ مت کر اگرچہ وہ بندہ کچہہ گناہ نہ رکہتا ہو اور توجیہہ مشہور یہہ ہی
حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی نیکیان ابرارون کی گناہ مقربین کی ہین رہبانیت
بالفتح وحرف سوم موحدہ وکسر نون وتشدید تحتانی زہد آتش پرستون اور نصاری کا اور وہ باز رکہنا
نفس کا ہی حظوظ اور لذات شرعیہ سی مثل نکاح وغذای لطیف وغیرہ کی چنانچہ زاہد آتش پرستون کے
واسطی دفع شہوت جماع کی آلت تناسل کاٹتی ہین نقل از غیاث اللغات اصطلاحات صوفیہ کے سی جواب
تم واقف ہوگئی کہ لفظ فقیر مین ف سی مراد فاقہ اور ق سی مراد قناعت اور ی سی مراد یاد الہی اور ر سی مراد ریاضت ہے
اور انکی مطالب اور معانی سی بہی واقف ہوگئی تو اب یہہ جاننا چاہئی کہ جو کوئی ان امور مذکورہ کو بجا لاوی تو
صوفیہ کی اصطلاحات مین یہہ مقرر ٹہرا ہی کہ ف سی مراد فضل خدا کا اور ق سی مراد قرب مولی کا اور ی
سی مراد یاری یعنی مددگاری اللہ تعالی کی اور ر سی مراد رحمت یعنی مہربانی اللہ تعالی کی پاوی واگر

ایسا نہ کیا یعنی فاقہ اور قناعت اور یاد الٰہی اور ریاضت بجا نہ لایا تو پہر صوفیہ کی اصطلاحات مین یہہ ہی کہ فی سی مراد فضیحت اور قاف سی مراد قہر خدا کا اور ی سی مراد یاس یعنی نا امیدی خدا سی اور امید رکہنا اوسکی مخلوق سی اور ری سی مراد رسوائی حاصل ہووی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ پہر وسا خدا پی کری اور ہر کام موافق شریعت کی کری تو پہر دونون جہان مین نہ فضیحت ہووی اور نہ قہر خدا کا اوس پر نازل ہووی اور نہ نا امیدی خدای تعالی سی ہووی اور نہ رسوائی ہووی نزدیک صوفیہ کی اور نہ کسی اور کی پہر اگر کوئی کہی کہ اس اخیر وقتمین ہر کام موافق شریعت کی ہر ایک سی نہین ہو سکتا تو جواب اسکا یہہ ہی کہ جہان تک اس سی بن سکی کوشش کری اور موافق شریعت کی کام کری پہر بشریت سی جو کوئی خطا اوس سی ہووی تو جلد توبہ کر لی چنانچہ مشکوۃ شریف کی دو حدیثین توبہ کی بیان مین یہان لکہی جاتی ہین اسکو خوب غور کر کی سمجہو اور عمل مین لاؤ وہ حدیثین یہہ ہین وَعَنْ اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابو بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نہین دوام کیا گناہ پر اوس شخص نی کہ استغفار کی اگرچہ عود کری دنمین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف اصرار دوام یعنی گناہ پر برا ہی کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی کہ استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مصر یعنی اصرار کرنی والا وہی ہی جو استغفار نکری اور نادم نہووی فخر عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ترجمہ

[illegible] ہوق والا یعنی اگر [illegible] [illegible]

روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے
ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکی دل مین پہر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہے
دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہان تک کہ چہا جاتا ہی وہ اوسکی دل پر پس یہی
ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نی اس آیت مین کہ ہرگز نہین یون بلکہ زنگ پکڑا ہی اونکی دلون نے اوس چیز
سی کہ تہی کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اون مین خیر ہرگز نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی و ابن ماجہ
نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** چہا جاتا ہے یعنی ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندھا
ہوتا ہی بینائی دل کی سی پس نہین دیکہتا کوئی چیز علمون نفع دینی والی سی اور حکمتون فایدہ مند سے اور جاتی رہتی ہے
شفقت اور رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی نہ اور ون پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکی دل مین آثار ظلم اور فتنہ
کے اور جرأت کرتا ہے گناہ پر ع **اب ہوش کرکی سننا چاہیئی** کہ جو آدمی فاقہ اور قناعت
اور یاد الہی اور ریاضت نکری اور نا امید ہی خدا سی اور امید اوسکی مخلوق رکہی اور پہر اپنی آپ کو فقیر سمجہی یا اور
نادان لوگ اوسکو فقیر جانین تو ایسی آدمیون سی دور رہنا چاہیئی جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ
فرماتی ہین **ع** اے بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستی نباید داد دست ؛ طالب حق کے
بہت سی ابلیس انسان کی سی صورت والی ہین پس ہر ہاتہ کی نہ چاہیئی دینا ہاتہہ اور یہی
تحقیق اسکی مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی تفسیر ہندی موضح القرآن
مین اس آیت کی فائدہ مین لکہی ہی ؛ وہ آیت یہہ ہی وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ حَتّٰى إِذَا جَاءَنَا
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ ترجمہ اور جو کوئی آنکہین چرا دی
رحمن کی یاد سی ہم اوس پر تعین کرین ایک شیطان پہر وہ رہی اوسکا ساتہی اور وہ اونکو روکتی ہین
راہ سی اور یہہ سمجہتی ہین کہ ہم راہ پر ہین یہان تک کہ جب آوی ہم پاس کہی کسی طرح مجہہ مین اور تجہہ مین فرق ہو

مشرق اور مغرب کا سا کہ کیا برا ساتھی ہی فث یعنی دنیا مین شیطان کی مشورت پر چلتا ہی اور وہان اوسکی
صحبت سی بچتا ویگا اسطرحکا ساتھی شیطان کسی کو جن ملتا ہی کسی کو آدمی اور تفسیر حسینی مین اس آیت
کی تفسیر مین لکھا ہی کہ نفحات الانس مین لائی ہین کہ حضرۃ شیخ ابو القاسم نصرابادی قدس اللہ سرہ
العزیز ساتھہ ایک جن مومن کی دوستی رکھتی تھی وہ ایک روز جامع مسجد مین بیٹھی ہوی تھی کہ اوس جن نے
کہا ای شیخ ان آدمیون کو تو کسطرح دیکھتا ہی کہا مینی کہ بعضون کو بیچ خواب کی اور بعضون کو بیچ خواب
کہا جو کچھہ کہ انکی سرون پر ہی اونکو بھی تو دیکھتا ہی کہا مینی کہ نہین پہر ملین ونی انکہین میری تو دیکھا
مینی کہ اوپر سر ہر ایک کی ایک کوا بیٹھا ہے اور پر اپنا بعضون کی انکہون پر ڈالی ہوی اور بعضون کی
کبھی انکہون پر اور کبھی سرون پر کہا مینی یہہ کیا ہی کہا کیا نہین پڑھا ہی تو نی ومن یعش عن
ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین ٭ سو یہہ سب شیاطین ہین کہ اوپر انکی بیٹھی ہوی
ہین اور اوپر ہر ایک کی بقدر غفلت اونکی کی غلبہ پائی ہوی ہین **رباعی** دریغ و درد کہ با نفس
بد قرین شدہ ایم ٭ وزین معاملہ با دیو ہمنشین شدہ ایم ٭ ببارگاہ فلک بودہ ایم رشک ملک ٭ زجور نفس جفا
پیشہ اینچنین شدہ ایم ٭ ترجمہ ہای وای کہ نفس بد کی ہم یار ہوی ٭ اس کارسی شیطان کی ہمکار ہوی ٭
افلاک پہ ہم ہوی تہی محسود ملک ٭ اب نفس کی ظلم سی بہت خوار ہوی ٭ آپ جو اس سمجھانی پر بھی
نہ سمجھی اپنی نا سمجھی سی اور غیر شرع فقیرون سی اعتقاد رکہی اور جو وہ کہین غیر شرع بات اوسکو سچا جانین
تو ایسی آدمی کو سچا جاننا مذہب اہل سنت وجماعت کیسی برخلاف ہی اور ایسی جاہلون کا جواب
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نی خوب دیا ہی سعدی انکہ بقرآن وخبر زو نرہی ٭ آنست جوابش
کہ جوابش ندہی ٭ ترجمہ وہ آدمی کہ ساتھہ قرآن وحدیث کی اوس سی نہ چھوٹی تو یعنی تو اوس
کہ قرآن اور حدیث کی بیان کرنی اور سمجھانی سی نہ سمجھی اور جھگڑا کرتا چلا جاوی تو یہی ہی اوسکا جواب
کہ جواب اوسکو نہ دیوی تو فقیر کی معنی فقیرون کی اصطلاح مین آجتک [illegible]

اور از روی لغت کی فقیر کی معنی درویش کے ہین جیسا کہ منتخب مین ہی اور درویش کی معنی غیاث
اللغات مین یہہ لکہی ہین درویش بالفتح بمعنی دربدر پہرنی والا یعنی بہیک مانگنی والا اور جو اطلاق
اس لفظ کا اوپر خدا رسیدون گوشہ نشین کی صادق نہین آتا اور زیبا نہین ہوتا اسی واسطی فقیر
صاحب معرفت کو واسطی تمیز درویش سے ساتہہ ضمہ دال کے چاہیی کہنا انتہی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
اب جاننا چاہیی کہ ایک حکایت مثنوی مولانا روم صاحب کی جو مناسب حال فقرا اور علما کی مختصر کر کے
یہان لکہی جاتی ہے اسطور پر کہ مطلب حکایت کا فوت نہو اور یہہ وصیت نامہ دراز نہووی وہ حکایت
یہہ ہی مثنوی بادشاہی داشت یک برنا پسر * باطن و ظاہر مزین از ہنر * ایک بادشاہ رکہتا تہا
جوان بیٹا باطن اور ظاہر مین مزین ہنر سی * خواب دید او کہ ایشہ ناگہہ * صافی عالم بران
گشت در رہ * خواب دیکہا اوس بادشاہ نی کہ وہ بیٹا ناگاہ مر گیا صافی جہان کے اوپر اوس بادشاہ کی ہو گئے
گدلی * تا کہ روزی کہین بیسر ناگہان * پیش چشم خود نہد او شمع جان * تا کہ ایک روز کہ مر جاوی
اچانک آگی آنکہہ اپنی کے رکہی وہ شمع جان کے * پس عروسی خواست باید بہر او * تا بماند زین تزوج
نسل او * پس ایک دولہن کرنا چاہیی واسطی اوسکے تو کہ رہتا اس تزوج سی نسل اوسکی
* گر رود سوی فنا این باز باز * فرخ او گردد زاعی باز باز * جو جاوی طرف فنا کی یہہ باز پہر
بچہ اوسکا ہووی بعد اس باز کے باز * صورت این باز گر زینجا رود * معنی او در ولد باقی بود *
صورت اس باز کی جو اسجگہہ جاوی [illegible] اسکی بیچ ولد کے باقی رہوے * بہر آن
فرمود آن شاہ نبیہ * مصطفی کہ الولد سر لابیہ * اسلیی فرمایا اوس بادشاہ نامور حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ الولد سر لابیہ یعنی بیٹا بہید ہوتا ہی اپنی باپ کا اختیار کرنا بادشاہ کا لڑکی
زاہد کی و [illegible] کی اور اعتراض کرنا اہل بیت بادشاہ کا او بہار رکہنا اونکا
رشتہ در مثنوی کی ہی [illegible] ی خویشی گزید * این خبر در گوش خاتون رسید * بادشاہ نی جو سنا

زاہد کی رشتہ قبول کیا یہہ خبر بیچ کان بیبیوں کے پہنچی ٭ مادر شہزادہ گفت از نقص عقل ٭ شرط کفویت بود در عقل
و نقل ٭ ماں شہزادہ کی نی کہا اپنی نقصان عقل سی کہ شرط کفویت یعنی ہمجنس اور ہم نسب ہونیکی ہو وی بیچ عقل و نقل
کی ٭ تو ز شیخ و بخل خواہی فرزند ما ٭ تا بندی پور ما را با گدا ٭ تو چاہتا ہی اپنی بخل اور دانائی سی کہ کری تو
رشتہ بیٹی ہمارے کا ساتھہ فقیر کے ٭ گفت صالح را گدا گفتن خطا است ٭ کو غنی القلب داد خدا است ٭
کہا بادشہ نی کہ صالح کو گدا کہنا خطا ہی اسلیئے کہ وہ غنی دل کیا دادہ خدا سی ہی ٭ در قناعت میگزیرد از تقی ٭ نہ از لیمی و کسل
ہیچون کیا پسیچ قناعت کی بہا گتا ہی وہ بسبب پرہیزگاری کی نہ بخل اور سستی سی مانند گدا کی ٭ قلتی کان از قناعت و ز تقی است
آن ز فقر و قلت فرمان جدا است ٭ وہ قلت کہ قناعت اور پرہیزگاری سی ہی وہ فقر اور قلت ان میسنون کے سی جدا ہی ٭ حبہ آن گر یابد بہمت
وین ز گنج زر بہ ہمت ہیچ چیز ٭ ایک دانہ وہ جو پاوی تو سر کھی یعنی فقیر بسبب مانگنی والا اور یہہ گنج زر سی تہا
ہمت کی الگ کودی یعنی فقیر قناعت کرنیوالا ٭ گفت رو ہر کو غم دین برگزید ٭ باقی غمہا خدا ازوی برید
اور کہا جسنی کہ غم دنیا کا قبول کیا باقی غم خدا تعالی نی اوسسے دور کیے ٭ غالب آمد شاہ و دادش دختری از نژاد
[illegible] خوش [illegible] بادشاہ اوردی اوسکو لڑکی نسل ایک صالح خوبصورت سی ٭ در ملاحت خود
نظیر خود نداشت ٭ چہرہ اش تابان تر از خورشید چاشت ٭ بیچ ملاحت کی اپنی نظیر نہیں رکھتی تہی چہرہ اوسکا روشن تر آفتاب
چاشت کی سی ملاحت نمکینی [illegible] رنگ آدمی [illegible] ساتھہ سیاہی کی ہو اور صبیح اس قسم کی رنگ [illegible] ایک طرح کی تا
[illegible] دریافت کرنی خوبی [illegible] اوسکو مطبوع و مرغوب جانتی ہی [illegible] مرغوب ہونیکی اوسکی ملاحت نمکینی کے
[illegible] ٭ حسن دختر این چنان [illegible] کز نکوئی می نگنجد در بیان ٭ حسن لڑکی کا ایسا اور [illegible] اوسکی [illegible]
کہ خوبی سی نہیں [illegible] میں بیچ بیان [illegible] ٭ صید [illegible] حسن [illegible] ٭ صید دیکھکر تو پہنچی
اوسکی حسن [illegible] ٭ چون [illegible] نزد صالحان [illegible] اوس شاہ کا
ساتھہ [illegible] از قضا [illegible] کی بماد و کہ بود ٭ عاشق شہزادہ با
وجود ٭ [illegible] عاشق شاہزادہ [illegible] وجود کی [illegible] شاہزادہ کی [illegible]

کفو بمعنی ہم جنس و ہم نسب و مانند و ہمتا از صراح

پر عاشق تھی سے جادوی کرد وشش عجوزۂ کابلی ۞ کہ بَرد زان رشک سحر بابلی ۞ جادو کیا اوس شہزادہ پر بڑہیا
کابلی نی ایسا کہ رشک لیجاتا تہا اوس سی سحر بابل والون کا سے شہ سحر شد عاشق کمپیر زشت ۞ تا عروس و
آن عروسی را بہشت ۞ شہزادہ ہوا عاشق اوس بڑہیا بد صورت کا اوس دولہن اور نو عروسی اپنی کو چہوڑا
یعنے اوس عروس کو کہ جسکی ساتہہ بادشاہ نی نکاح کرادیا تہا اوسکی ساتہہ محبت نہین کرتا تہا اور اوسی بڑہیہ
کو چاہتا تہا سے یک سیہ دیوی و کابولی زنی ۞ گشت بر شہزادہ ناگہ رہ زنی ۞ ایک کالی بہوتنی کابلی
عورت ہوئی اوپر شہزادہ کی ناگہ راہ زن سے زان سیہ روی خبیث نابکار ۞ گشت آن شہزادہ
مدہوش و نزار ۞ اوس سیہ رو خبیث نابکار سی ہوا وہ شہزادہ مدہوش و نحیف سے آن نود سالہ
عجوزہ گندہ پیر ۞ نی خرد ہشت آن ملک را نی ضمیر ۞ اوس نوی برس کی بڑہیا پیر انی نی عقل چہوڑی
اوس بادشاہ کی لعہ نہ ہوش سے تا بسالی بود شہزادہ اسیر ۞ بوسہ جا یش نعل پای گندہ پیر ۞ ایک سال تک تہا
شاہزادہ قیدی کہ بوسہ کی جگہہ اوسکی جوتی اوس بڑہیا کی تہی سے این جہان بر شاہ چون زندان شدہ ۞ وین
پسر بر گریہ شان خندان شدہ ۞ یہہ جہان اوپر بادشاہ کی مانند قید خانہ کی ہوا اور یہہ شہزادہ اوپر رونی اوس
بادشاہ کی ہنسنی والا ہوا سے زان کہ ہر چارہ کہ سے کرد آن پدر ۞ عشق کم پیرک ہمی شد بیشتر ۞ اس سبب سی کہ
جو علاج کہ کرتا تہا باپ وسکا عشق شہزادہ کا بڑہیا پر ایسا ہی تہا زیادہ سے پس یقین گشتش کہ مطلق آن سری ست
چارہ او بعد ازین لابہ گری ست ۞ پس یقین ہوا اوسکو کہ یہہ ایک مطلق بہید ہے علاج اوسکا بعد اسکی عجز و اخلاص
یعنی دعا و زاری ہی دعا کرتا بادشاہ کا جناب باری مین واسطی خلاصی اپنی بیٹی کی جادو
سی اور مقبول ہونا اوسکے دعا کا سے سجدہ می کرد او کہ ہم فرمان تراست ۞ غیر حق بر ملک حق
فرمان کراست ۞ سجدہ کرتا تہا بادشاہ اور کہتا تہا کہ فرمان تیرہی ہی تئین ہی سوا حق تعالی کی اوپر ملک حق
تعالی کی فرمان کس کی تئین ہی سے لیک این مسکین ہمی سوزد چو عود ۞ دستگیرش ای رحیم و ای ودود
لیکن یہہ مسکین جلتا ہی مانند عود کی مدد کر اسی رحیم ای ودود [illegible] تا زیارب ہا اے افغان شاہ

لابہ یعنی تملق و چاپلوسی
و توبہ ہاری و یعنی فریاد
عجز و اخلاص و بی قراری
از عبارت

ساحری اوستاد پیش مندراه٭ یہان تک کہ بادشاہ کی یارب یارب پکارنی کی اثر سی ایک جادوگر
اوستاد اگی آیا رستہ مین سے کو شنیدہ بود از دور این خبر٭ کہ اسیر پیرزن گشت آن پسر٭ کاوس جادوگر
نے سنی تہی دورسی یہہ خبر کہ پابند بڑہیا کا ہوا ہی وہ لڑکا سے کان عجوزہ بود اندر جادوی٭ بی نظیر و بی
از مثل و دوئی٭ کہ وہ بڑہیا تہی بے پیچ جادوگری کی بے مثل اور نہ ڈر مثل اور دوئی سی سے دست بالای
دستست ای فتی٭ در فن و در زور تا ذات خدا٭ ہاتہ اوپر ہاتہ کی ہی ای جوان ہر پیچ فن اور زور کی
ذات خدای تعالی تک یعنی مخلوقات مین ایک دوسری کی ایک دوسری پر فضیلت ہی اور خدای تعالی
کے ذات پر کسی کی فضیلت نہین ہی سے منتہای دستہا دست خداست٭ بحر بی شک منتہای
جوی ہاست٭ منتہا سب ہاتون کا ہاتہ خدا کا ہی دریا بی شک منتہا نہرون کا ہی سے گفت
شاہ ہش کاین پسر از دست رفت٭ گفت اینک آمدم درمان نرفت٭ کہا بادشاہ نی اوس جادوگر سی کہ یہہ لڑکا
ہاتہ سی گیا کہا اوس جادوگرنی کہ اب آیا ہون مین علاج نہین گیا ہاتہ سی یعنی ابہی علاج پذیر ہے سے
آمدم با برکت و با سحر او٭ تا نماند شاہزادہ زردرو٭ آیا ہون مین کہ دور کرون مین جادو اوسکا تو نرہی شاہزادہ
زردرو سے آن گرہ ہای گران را بر گشاد٭ پس محنت پورشہ را راہ داد٭ اوس جادوگرنی وہ گرہ بہاری
جادو کی کہولی اور محنت سی شاہزادہ کو خلاصی دی سے آن پسر با خویش آمد شد روان٭ سوی تخت شاہ
با صد امتحان٭ وہ لڑکا ساتہ اپنی آیا یعنی ہوش مین اور ہو چلنی والا طرف تخت بادشاہ کی ساتہ سیکڑو
امتحان کے سے جادوی کم پیر از غصہ بمرد٭ روی وخوی زشت با مالک سپرد٭ جادوگرنی بڑہیا غصہ
سی مرگئی مونہہ اور خو بد ساتہ مالک کی سونپی سے فاسقی بدبخت نی دنیات خوب٭ نی رسیدہ از
وبال واز ذنوب٭ فاسق ہی تو بدبخت ہی تو نہ دنیا تیری خوب ہی اور نہ چہوٹا تو وبال گناہون کی سی
سے مخلص این قصہ برگفتم تمام٭ تا بدانی مقصد خود والسلام٭ خلاصہ اس قصہ کا کہا مینی تمام تا کہ جانی تو
مطلب اپنا اور سلامتی٭ اب جاننا چاہیے کہ مولانا صاحب کا یہہ دستور ہی کہ اول آدمی کو سمجہانی

کی لیئی ایک مثال بیان کرتی ہین پہر اوسکو رجوع کرتی ہین طرف امور آخرت کی چنانچہ انہون نی یہہ بیان کیا ہے
کہ وہ شہزادہ آدمی زادہ ہی اور باپ اوسکا آدم صفی اللہ ہین خلیفہ حق تعالی کی اور بڑہیا کابلی دنیا ہے
کہ آدمی بچہ کو دور کیا اپنی باپ سی ساہتہ جادو کی اور انبیا اور اولیا طبیب تدارک کرنیوالی ہین ــہ
ای برادر دان کہ شہزادہ توئی ٭ در جہان کہنہ نوزادہ توئی ٭ ای بہائی جان کہ وہ شہزادہ تو ہے
بیچ اس جہان کہنہ کی نوزادہ تو ہی ــہ کابلی ساحرہ دنیاست کو ٭ کرد مردان را اسیر رنگ و بو ٭
کابلی جادوگرنی دنیا ہی کہ اوسنی کیا ہی مردون کو قیدی رنگ اور بو اپنی کا ــہ چون در افگندت درین
آلودہ رود ٭ دمبدم می خوان و می دم قل اعوذ ٭ جو اوسنی ڈالا ہی تجکو بیچ اسکی آلودہ جلدی دمبدم پڑہ
اور پہونک قل اعوذ ــہ تا رہی زین جادوئی و زین قلق ٭ استعاذت خواہ از رب الفلق ٭ تو چہوٹی
تو اس جادو سی اور اس بیقراری سی پناہ مانگ رب الفلق سی ــہ زان نبی دنیات را سحارہ خواند ٭
کو بافسون خلق را در چہ نشاند ٭ اس سبب سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا کو سحّارہ فرمایا ہی کہ اوسنی ساہتہ
جادو کے خلق کو بیچ کوی کی بیٹہایا ــہ ساحرہ دنیا قوی دانا زنیست ٭ حل سحر او بپای عامہ نیست ٭
جادوگرنی دنیا بڑی دانا عورت ہی حل سحر اوسکی کا نزدیک ہر عام کی نہین ہی ــہ ور گشادی
عقد او را عقلہا ٭ انبیا را کی فرستادی خدا ٭ اگر کہولتین گرہ اوسکی کو عقلین انبیا علیہم السلام کو کیون بہیجتا
خدا ــہ ہین طلب کن خوشدمی عقدہ کشا ٭ راز دان یفعل اللہ ما یشا ٭ آگاہ ہو طلب کر ایک خوشدم گرہ
کہولنی والا جاننی والا بہید یفعل اللہ ما یشا کا یعنی کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی ــہ ہمچو ماہی بستہ است او بشست ٭
شاہزادہ ماند سالی و تو شصت ٭ مانند مچہلی کی باندہا ہی اوسنی تجکو ساتہہ شست کی شاہزادہ رہا ایک سال اور تو ساٹہہ
سال تک ــہ شصت سال از شست او در محنتی ٭ نی خوشی نی بر طریق سنتی ٭ ساٹہہ برس تک شست اوسکی
سی بیچ ... کی ہی نہ خوش ہی تو اور نہ اوپر طریق سنت کی ہی تو ــہ ہمچو شہزادہ رسی در یار خویش ٭
پس بر ون ... رہی زیا تو خار خویش ٭ مانند شہزادہ کی چاہیی کہ پہنچی تو بیچ یار اپنی کی پس نکالی تو پانو اپنی سی کانٹا

قلق شقیقتین سپیدہ
صبح صادق را نعیانیت
عقدہ یا تعقیم
دنیا عقدہ یا تعقیم
گرہ شتمنمہ
۳۱۴

بیت جہدکن در بیخودی خود را بیابی زود تر واللہ اعلم بالصواب کوشش کر بیچ بیخودی کی اور خود کو پا جلد تر واللہ اعلم بالصواب **اب** سمجھا چاہیی کہ مولانا روم صاحب رح نی اس حکایت مین کہ چند بیتین آدمیون کے سمجھانی کی واسطی لکھین ہین اون مین سی چار بیتون کی شرح یہان لکھی جاتی ہے اول بیت شرح یہہ ہی اب سمجھو کہ مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ تعالی اپنی طرف آدمیون کو مخاطب کر کی فرماتی ہین **بیت** ای برادر دان کہ شہزادہ توئی ؛ در جہان کہنہ نوزادہ توئی ؛ ای بہائی جان کہ شہزادہ تو ہی بیچ اس جہان پُرانی کی نوزادہ تو ہے یہہ جو مولانا صاحب رحمۃ اللہ نی آدمی کو شہزادہ کر کی فرمایا ہے اسکی دو وجہ ہین اول یہہ کہ جو آدمی اولاد آدم علیہ السلام کی سی تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہی وہ شہزادہ سی بہی بڑہ کر ہوتا ہے اور یہہ تو سب خاص و عام جانتی ہین جو شیخ سعدی صاحب علیہ الرحمۃ نی بوستان مین حکایت لکھی ہی کہ ایک شخص تہی پلنگ پر سوار اون کو شیخ سعدی صاحب دیکہہ کر ڈری اونہون نی کہا کیا عجب کرتا ہے تو ای سعدی تو حکم خدا کی سی گردن مت پہیر تیری حکم سی کوئی گردن نہ پہیر یگا یہہ بادشاہ اور شہزادی کہ تقوی اور پرہیزگاری نہین کرتی ہین پلنگ کو دیکہہ کی خود خوف مین آجاتی ہین اور دوسری وجہ یہہ کہ شہزادہ ایسی فرمایا ہے کہ جیسی شاہزادہ پر بڑہیا نی جادو کیا تہا اسیطرح آدمی پر دنیا نی جادو کیا ہی مگر جسکو خدا تعالی اوسکی جادو سی بچا وی اور دوسری بیت کی شرح یہہ ہی یہہ جو مولانا روم صاحب نی فرمایا ہے **بیت** زان نبی دنیات را سحارہ خواند ؛ کو بافسون خلق را در چہ نشاند ؛ اسسبب سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا کو سحارہ فرمایا ہی یعنی بڑی جادو کرنی والی کہ اوسنی ساتہہ جادو کی خلق کو بیچ کنوی کی ڈالا ہی اور دنیا کی جادو کرنی کی یہہ معنی ہین کہ جو کوئی کسی پر جادو کرتا ہی واسطی محبت کی تو وہ اوسی کی محبت اور دہیان مین رہا کرتا ہی اور سوای اوسکی اور کسی کی محبت اوسکی دل مین نہین رہتی جیسی کہ اوس بڑہیا نی اوس شہزادہ پر جادو کیا تہا پہر اوس شہزادہ کو سوای اوس بڑہیا کے محبت کی اور کسی کی محبت نہین رہی تہی اسیطرح دنیا کی جادو کا حال ہی کہ جسپر اوسکا جادو ہوتا ہی

تو اوسکو سوای اوس کی اور کسی کی محبت نہیں رہتی ہی جیسی شراب پینا یا اور کوئی نشہ کرنا یا زنا اور
لواطت کرنا یا مال و جاہ کی محبت رکہنا و علی ہذا القیاس یعنی جو کوئی شراب پیتا ہی یا زنا کرتا ہے
یا ناچ دیکہتا ہی اور اوسمین ایک مزہ اور لذت اور حظ جو اوسکو ملتا ہی تو اس سبب سے وہی اوسکو نہین
چہوڑتا ہی اور اوسی کی خیال اور دہیان مین رہتا ہی یہہ ہی جادو دنیا کا اور کتاب نافع المسلمین
مین لکہا ہی کہ مال و متاع کو اس سبب سی دنیا کہتی کہ یہہ غفلت کا سبب ہوتا ہی اور شیخ سعدی صاحب
نی فرمایا ہی ۔ ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید ؛ و ز زبان آوران پاک نفس ؛ چون بدنیای دون
فرود آمد ؛ بعسل در بماند ہمچو مگس ؛ یعنی جو کوئی کہ ہی عالم اور پیر و مریدی اور شاعرون پاک دم سی جو وقت
کہ بیچ دنیا کمینی کی پہنچی آیا بیچ شہد کی رہا مانند مکہی کی یعنے مکہی جب شہد مین پہنستی ہی تو ہاتہ پاون
مارتی ہی اپنی نکلنی کی واسطی اور وہ اور زیادہ پہنستی ہی اور مولانا روم صاحب نی اپنی مثنوی شریف مین
دوسری جگہہ اس دنیا کی لفظ کی شرح کی ہی جیسی کہ فرمایا ہی ۔ ہم خدا خواہی و ہم دنیای دون ؛
این خیال است و محال است و جنون ؛ خدا کو بہی چاہتا ہی تو اور دنیا کمینی کو بہی یہہ خیال ہی او محال ہے
اور دیوانہ پن ہی اور وہ جو دنیا کی لفظ کی شرح کی ہی وہ یہہ ہی ۔ چیست دنیا از خدا غافل شدن ؛
نی قماش و اطلاس و فرزند و زن ؛ کیا ہی دنیا وہ یہہ ہی خدا سی غافل ہونا نہ قماش اور اطلاس اور فرزند
اور عورت اب جان لو کہ غافل ہونا دو طرح ہوتا ہے ایک تو غافل ہونا شریعت کی کامون سے
یعنی جن کامونکا کہ شریعت مین کرنیکا حکم آیا ہی اون کو نکرنا جیسی نماز روزہ حج زکوۃ و علی ہذا القیاس اور
جن کامون کی کرنی کی شریعت مین نہی آئی ہی یعنی جو کام کہ شریعت مین اونکا کرنا منع آیا ہی اونکو کرنا
جیسے زنا اور چوری اور ستانا ناحق اور بیاج کہانا اور رشوت لینا اور شراب پینا و علی ہذا القیاس یہہ
غفلت کی کام ہیں یہہ خدای تعالی سی غافل کرتی ہین اور دوسری غافل ہونا مقربون کا ہی کہ وہ
خلاف شرع کامون سی تو غفلت جانتی ہین اور باوجود اسکی ایک دم خدا کی یاد سی غافل رہنی کو بہی غفلت

جانتی هین جیسی نقل ہے کہ ایک بزرگ بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی ملاقات کی واسطی گئی تہا
جسوقت کہ یہہ بزرگ اون کی دروازہ پر پہنچی تو ایک کتا اونکی مکان سی نکلا جب ان بزرگ نی اوس کتی سی پوچہا
کہ بی بی رابعہ بصری کا کیا حال ہے اوس کتی نی کہا کہ مر گئین پہر ایک بلی اوس مکان سی نکلی اوس سے پوچہا تو اوسنی بہی کہا کہ مر گئین پہر جب یہہ
بزرگ اندر مکان کی پہنچی تو دیکہا کہ بیٹہی هین پہر ان بزرگ نی کہا آپ کی مکان سی کتی اور بلی جو نکلی تہی
اور اونسی مینی آپ کا حال پوچہا تو اونہون نی کہا کہ مر گئین اور حال انکہ آپ زندہ هین تو رابعہ
بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہا نی کہا کہ میری حال پر اللہ تعالی نی کتی اور بلی کو آگاہ کر دیا تہا کہ مین اوسوقت
خدای تعالی کی یاد سی غافل تہی اور اسیطرح حضرت پیر و مرشد میری سید احمد غازی رحمۃ اللہ علیہ ایک
روز فرماتی تہی کہ ای لوگو تم جانتی ہو کہ میری زندگی کہانی اور پانی سی ہی یون نہین ہی بلکہ اگر
ایکدم خدا کی یاد سی غافل ہو جاؤن تو میرا دم نکلجاوی اور میری بیت کی شرح یون ہی
ہے مین طلب کن خوشدمی عقدہ کشا ۞ رازدان یفعل اللہ ما یشا ۞ آگاہ ہو طلب کر ایک خوشدم
گرہین کہولنی والا راز جاننی والا یفعل اللہ ما یشا کا یعنی کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اب جاننا چاہیی کہ
گرہین کہولنی والی بعد پیغمبرون کی دو شخص ہوتی هین ایک علما اور دوسری فقرا یعنی صوفیہ جیسی کہ
جادو اتارنیوالی نی گرہ کہولی تہی شہزادہ کی جادو کی اسیطرح علماء اور صوفیہ گرہ کہولنی والی اون آدمیون
کی هین کہ جن پر دنیا نی جادو کیا ہے اور وہ وہ علما اور صوفیہ هین جو تقوی دار اور تارک الدنیا اور سچ بولنی
والی اور حلال کی وجہ سی کہانی اور پہننی والی هین اور جو ایسی نہین جیسی کہ مذکور ہو چکا وہ جادو اتارنی
والی دنیا کی نہین هین اب کچہہ عبارت کیمیای سعادت کی اور چار حدیثین مشکوۃ شریف کی شرح
مظاہر الحق سی بیان لکہی جاتی هین کہ اوس سی عقلمند لوگ آپ سمجہہ لین گی کہ کونسی علماء
اور صوفیہ جادو اتارنیوالی هین اور کونسی جادو اتارنی والی نہین وہ عبارت کیمیای سعادت
کی یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ

یعنی علم کی جستجو سب مسلمانون پر فرض ہی اس علم کی باب مین علما کا خلاف ہی متکلمین کہتی ہین کہ یہہ
علم کلام ہی کیونکہ خدا کی معرفت اُسی سی حاصل ہوتی ہی فقہا کہتی ہین کہ یہہ فقہ کا علم ہی جس سی
حلال و حرام مین تمیز کرتی ہین محدثین کہتی ہین کہ کتاب اللہ و حدیث کا علم ہی جو شرعی علوم
کی اصل ہین صوفیہ کہتی ہین دل کی احوال کا علم ہے کہ خدا کی طرف بندہ کی راہ دل ہی سی
ہی ان جماعتون سی ہر ایک شخص اپنی اپنی علم کی تعظیم کرتا ہی ہم سمجھتی ہین کہ یہہ بات ایک
علم سی مخصوص نہین اور تمام علوم بہی واجب نہین اسکی ایک تفصیل ہی جس سی یہہ اشکال رفع
ہوگا معلوم کیجیئی کہ جب کوئی شخص صبح کی وقت مسلمان ہو یا بالغ ہووی ساری علوم سیکہنا اوپر
واجب نہین بلکہ اوسوقت یہہ واجب ہوگا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے معنی سمجہی
یہہ بات اہل سنت و جماعت کا اعتقاد معلوم کرنی سی حاصل ہوگی اسکو دلیل سی جاننا واجب نہین
لیکن قبول کرکی اوسکو باور کری اور سب اسکی تفصیل بہی واجب نہین لیکن خدا اور رسول کے
صفتون پر اور صفات آخرۃ اور بہشت و دوزخ اور بعث و نشر پر ایمان لاوی اور سمجہی کہ اپنا ایک
خالق ہی ان صفتون سی موصوف جسنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی معرفت سی پیغام بہیجا
کہ اگر طاعت کریگا موت کی بعد سعادت (یعنی نیکبختی) حاصل کریگا اگر معصیت کریگا شقاوت (بدبختی) کو پہنچیگا جب یہہ
بات سمجہا دو قسم کی علم اوسپر واجب ہوئی ایک وہ علم جو دل سی تعلق رکہتا ہی دوسرا اعمال
جوارح سی اسکی بہی دو قسم ہین ایک وہ علم جو کرنی کی لایق ہو دوسرا وہ کہ کرنیکی لایق نہو علم
اس عمل کا جو کرنی کی لایق ہو ایسا ہی کہ صبح کو جب مسلمان ہوا نماز ظہر کا وقت آیا تو اوسپر فرض ہی کہ طہارت
کرنی اور نماز پڑہنی سیکہی ان دونون مین اسی قدر جو فرض ہو پر وہ عمل جو سنت ہو اسکا علم بہی سنت
ہوگا نہ فرض مثلاً اگر مغرب کی نماز پہنچی اسوقت اسکا جاننا فرض ہوگا کہ تین رکعتین فرض ہین
اُس سی زیادہ واجب نہ ہوگا اور جب رمضان آوی روزہ رمضان کا علم فرض ہوگا تب معلوم

کری کہ نیت کرنی واجب ہی اور صبح سی لیکی غروب آفتاب تک کہانا پینا اور جماع کرنا حرام ہی اور بیس
دینار رکہتا ہی تو زکوۃ کا علم فرض نہوگا لیکن جب ایک سال اوس مال پر گذری یہہ جاننا فرض ہوگا کہ
اسکی زکوۃ کسقدر ہے اور کسکو دیجئی اور اسکی شرطین کیا ہین انتہی یہہ جو لکہا ہی امام محمد غزالی رحمہ اللہ
تعالی نی کہ جسکی پاس بیس دینار ہو اوسپر زکوۃ اوسوقت فرض ہوگی کہ ایکسال اوسپر گذری تو یہہ نصاب سونیکا ہے
اور نصاب چاندی کا دوسو درم ہے کہ جسکی باون تولہ اور چہہ ماشہ چاندی ہوتی ہی اسیطرح جسکی
پاس باون تولہ چہہ ماشہ چاندی پر ایکسال گذری تو اوسپر زکوۃ فرض ہوگی اور باقی تفصیل اسکی اس
رسالہ مین بسبب اختصار کے نہین لکہی گئی اور کتب فقہ سی دریافت کرنا چاہئی اور حج کا علم جب تک
حج کو نہ نکلی فرض نہوگا کیونکہ حج کا وقت ساری عمر ہی ایسا ہی ہر کام جو در پیش ہو اوسوقت اوسکا
علم فرض ہوتا ہے مثلاً جب نکاح کریگا اوسوقت علم اوسکا واجب ہوگا کہ عورت کا حق مرد پر کیا ہی
اور حیض کی حالت مین جماع کرنا درست نہین اور حیض کی بعد غسل کیتی تک درست نہین اسیطرح
جو بات اس سی علاقہ رکہتی ہو مثلاً اگر ایک پیشہ رکہتا ہے تو اوس پیشہ کا علم اوسپر واجب ہوگا
اگر سوداگر ہو تو سود کی مسئلہ اور بیع کی شرطین معلوم کری تا بیع فاسد سی بچی اسیواسطی حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ دوکانداروں کو دری مار کی علم سیکہنے کے واسطے بہیجتے تہے اور فرماتے تہے کہ جو
کوئی بیع کی احکام نجانی اوسکی تجارۃ درست نہین کیونکہ سود اگر حرام کا مال کہاویگا حالانکہ اسکو خبر
نہین اسیطرح ہر ایک پیشہ کا علم ہوا کرتا ہے حتی کہ اگر حجام ہی تو یہہ بات معلوم کری کہ انسان کی بدن
سی کونسی چیز قطع کر سکتی ہین اور کونسا دانت اوکہیڑ سکتی ہین اور زخمون مین کتنی دوا لگانی
استعمال کری علی ہذا القیاس اور یہ علوم ہر ایک کے حال سی مختلف ہونگی چنانچہ پارچہ فروش
پر حجام کی پیشہ کا علم سیکہنا واجب نہوگا اور بزاز پر حجام کا علم واجب ہوگا یہہ مثال علم اور کام کرنی کی ہین لیکن وہ ہر ایک کے
حال سی مختلف ہوگا اگر کوئی اطلس دیبا پہنتا ہی یا ایسی جگہہ رہتا ہی کہ جہان شراب پیتی

یا سور کا گوشت کہاتی ہین یا ایسی جگہہ مین رہتا ہی جو غصب کی ہوئی یا حرام مال اپنی پاس کہتا ہی
علما پر واجب ہی کہ اسکو اسباب کا علم سکہاوین اور کہدین کہ اسکی حرمت کا سبب یہہ ہے
تا وہ اوس چیز سے باز آوی اگر ایک مکان مین کئی عورتون کی ساتہہ اوسکی رہنا پڑا تو اسپر واجب
ہی کہ محرم نامحرم مین تمیز کری اور سمجہی کہ کسکو دیکہنا روا ہی اور کسکو روا نہین یہہ بات بہی ایک
کی حال ہی مختلف ہو گئے کیون کہ جو شخص ایک کام مین لگا ہو اوسپر واجب نہین کہ دوسری کی کام
کا علم سیکہی مثلاً عورتون پر واجب نہین اسباب کا جاننا کہ حیض کی حالت مین طلاق دینا
درست نہین بلکہ طلاق دینی والی پر اسکا جاننا واجب ہی پر وہ علم جو دل سی علاقہ رکہتا ہی
اوسکی دو قسمین ہین ایک وہ ہی جو دل کی احوال سی تعلق رکہی دوسرا یہہ کہ اعتقادات
سی تعلق رکہی جو احوال سی علاقہ رکہتا ہی یہہ ہی کہ آدمی پر واجب ہی اسباب کا جاننا کہ
کپٹ اور حسد اور تکبر اور بدگمانی وغیرہ حرام ہی یہہ اور مانند انکی جاننا سب پر فرض عین ہو گا
کیون کہ کوئی آدمی ان صفتون سی خالی نہین تو انکا علم اور اونکی علاج کا علم واجب ہو گا
کہ یہہ بیماری عالمگیر ہے اسکا علاج بغیر علم کی نہو سکیگا لیکن بیع اور سلم اور اجارہ اور رہن
وغیرہ کا علم جو فقہ مین مذکور ہی فرض کفایہ ہی فرض عین اوسی پر ہو گا جو یہہ معاملات کرتا ہی
اور اکثر لوگ اس سی خالی نہین رہ سکتی ہین لیکن دوسری قسم جو اعتقاد سی تعلق رکہتی
ہیہ ہی اگر اعتقاد مین اوسی کچہہ شک ظاہر ہو تو اس شک کو دل سی نکالنا اوسپر واجب ہی وہ شک
ایسی اعتقاد مین ہی جو فی الاصل واجب ہو اور ایسی اعتقاد مین شک کہتا ہی جسمین شک
رکہنا درست نہین پس ان باتون سی معلوم ہوا کہ علم کا طلب کرنا سب مسلمانون
پر فرض ہی کہ کوئی مسلمان کسی ایک علم سی مستغنی نہین پر علم ایک جنس کا نہین اور ہر ایک کی
باب مین ایک سان نہین بلکہ احوال و اوقات سی مختلف ہو گا پر کوئی شخص علم کی کسی

ایک طور سی خالی نہوگا اسیواسطی حضرت رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نی فرمایا ہے کوئی ایسا مسلمان نہوگا جسپر طلب علم کے فرض نہو یعنی طلب ایسی علم کے کہ جسکی عمل کا وہ محتاج ہو

فصل

جب معلوم ہو چکا کہ ہر کسی پر وہ علم سیکھنا واجب ہے جسکا معاملہ وہ کرتا ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ اَن پڑھ ہمیشہ خطر مین ہے کیونکہ جب ایک کام اسکی درپیش ہوگا اور وہ نادانی سی کر بیٹھیگا شاید نہین کہ اسمین خطر ہے جب اسکی حاجت بیشتر رکہتا ہے تو نادانی کا عذر پیش نہین جائیگا مثلاً کوئی شخص حیض کی حالت مین یا اسکی بعد غسل کی آگی اپنی عورت سی جماع کری اور کہی کہ مجھی اس حرمت کی خبر نتہی اسکا عذر قبول نہین اور اگر کوئی عورت صبح کی آگی حیض سی پاک ہووی اور مغرب عشا کی نماز قضا نہین کی کیونکہ مسئلہ نہین جانتی یا ایک مرد نی اپنی عورت کو حیض کی حالت مین طلاق دیا اور مسئلہ نہین جانتا کہ یہ فعل حرام ہی تو انکا عذر بھی قبول نہوگا اسکو کہین گی کہ ہمنی کہا تہا کہ طلب علم فرض ہی کیون تو نی اوسکو چہوڑا اور حرام مین گرا مگر ایک کام جو نادر ہوا اور اوسکا واقع ہونا یقینی نہوا اور اوسکو نہین سیکہا تو معذور ہو سکتا ہے

فصل

جب تو نی سمجہا کہ ان پڑہ ہمیشہ اس خطر مین ہی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی کی حق مین کوئی کام تحصیل علم سی بہتر نہین اور ہر ایک پیشہ جو اختیار کرتا ہی طلب دنیا کی واسطی ہی اور علم اکثر لوگون کو دوسرے پیشون سکی زیادہ نفع دیتا ہی کیونکہ علم سیکہنی والا چار حالتون سی خالی نہوگا ایک یہہ کہ دنیا کا مال بقدر کفایت میراث سی یا اور کوئی طرح سی پایا ہی تو علم اسکی مال کی نگہبانی کا سبب اور دنیا مین عزت کا باعث اور آخرت مین سعادت کا موجب ہوگا دوسری حالت یہہ کہ ایک شخص ہی جسی کفایت کرنیوالی روزی نہین پر قناعت اختیار کی ہی اور مسلمانی مین درویشی کا درجہ جانتا ہی کہ درویش تونگرون سی پانچ سو برس آگی جنت مین جاوینگی علم ایسی کی واسطی مین راحت دنیا اور سعادت آخرت کا سبب ہوگا تیسری شخص ہی جو جانتا ہی کہ جب علم سیکہیگا اوسکی روزی جو حلال ہو بیت المال سی مسلمانون کی ہاتہہ سی

پہنچیگی طلب حرام کی یا بادشاہ سی کچہہ بہیک مانگنی کی یا کچہہ حاجت نہوگی پس ان تینون کی باب مین
طلب علم دین و دنیا کی سب کامون سی بہتر ہے چوتہا شخص ہی کہ معاش نہ رکہتا ہو اور علم سی اوسکا
مطلب طلب دنیا ہی اور زمانہ ایسا ہی کہ طلب معاش بغیر بادشاہ کی روزینہ کی جو وجہ حرام یا ظلم سی
ہو نہین کرسکتا یا لوگون سی بغیر ریا اور مذلت کی طلب نہین کرسکتا ایسی کی حق مین اور ہر ایک کی لیی
جو طلب علم سی اسکا مقصد مال و جاہ ہو اولی یہہ ہی کہ اس علم سی جو فرض عین ہو فراغت پانی کی بعد
کسب کی طرف مشغول ہووے کیونکہ ایسا شخص بہت علم سیکہیگا تو شیاطین انس مین سی ایک شیطان
ہوگا بہت لوگ اوس سی بگڑ جاوینگی جب کوئی جاہل اوسی دیکہیگا کہ مال حرام لیتا ہی اور
طلب دنیا کی واسطی سب حیلی کرتا ہی اسکی پیروی کریگا نادان سب لوگ اسکے سبب بگڑ جاوینگے
پس ایسی علما جسقدر کم ہون اوتنی ہی بہتر ہے تو ایسی کی حق مین اعلی یہہ ہی کہ دنیا کو دنیائی
کامون کی وسیلی سی طلب کری نہ دینی امور سی اگر کوئی کہی کہ علم ایسی آدمی کو دنیا کی راہ سی دور
کریگا جیسا بعضی لوگ کہتی ہین تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَاَبَى الْعِلْمُ
اَنْ يَكُوْنَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنی ہمنی خدا کی واسطی علم نہین سیکہا پر علم خود ہمکو خدا کی
راہ کی طرف لی گیا اسکا جواب یہہ ہی کہ وہ علم جو اون کو خدا کی راہ لی گیا کتاب و سنت اور اسرار آخرت
اور حقایق شریعت کا علم تہا اور اوسکی استعداد اون کی باطن مین تہی کہ دنیا کی حرص سی بیزار تہی اور بزرگان
دین کو دیکہتی تہی کہ وہ دنیا سی پرہیز کرتی تہی اور انہین اونکی پیروی کی آرزو تہی جب علم ایسا اور زمانہ ویسا
ہو تو امید ہی کہ یہ علم کی صفت سی موصوف ہون اور علم انکا تابع ہووی لیکن یہہ علوم جو اس دور مین
پڑہتی ہین جیسا فلسفہ اور علم کلام اور قصی اور واہی تباہی باتین اور علما جو اس زمانہ مین ہین
جنہون نی اپنی علوم کو دنیا کا دام بنایا اونکی صحبت اور اونسی علم سیکہنا آدمی کو دنیا کی راہ سی نہ
پہراوی وَلَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ یعنی دیکہنی او سننی مین بڑا فرق ہی تو غور سی دیکہہ کہ یہہ لوگ

دنیاکی علما ہین یاآخرت کی اور انکا احوال دیکھنی سی خلایق کا نفع ہی یا نقصان پر اگر
کہین ایسا شخص ہی جو متقی ہو اور علمای سلف کا طریق اختیار کیا ہے اور ایسا علم سکہلاتا ہی
جسمین دنیاکی فریب سی ڈرنیکا بیان ہو ایسی عالم کی صحبت اور ملاقات سبکو نفع دیگی تو ساتھہ
علم سیکھنی کی پہنچی اور جو ایسا علم سیکہی کہ نفع دینی والا ہو تو یہہ سب کا مونسی بہتر ہی اور نافع
علم وہ ہی جس سی دنیاکی حقارت اور آخرت کی بزرگی معلوم ہو اور حماقت ایسون کی جو دنیاکی
طرف متوجہ ہو کی آخرت سی روگردان ہوی ہین آشکار ہو وی تکبر حسد اور حرص اور حب دنیاکی
برائی سمجہی اور اسکا علاج معلوم کری یہہ علم ایسی کو جو حرص دنیائی رکہتا ہو پانی اور دوا کا حکم رکہتا ہی جو پیاسی اور بیمار
کو ہلی اور ایسا آدمی جب منطق اور حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کی طرف مشغول ہو اُس بیمار کی مانند ہوگا
جو ایک چیز کہائی یا جس سی اسکی بیماری بڑہ گئی کیونکہ اکثر یہہ علوم حسد اور ریا اور فخر اور عداوت
اور رعونت اور مکر اور حب جاہ کا تخم دل مین بوتی ہین جتنا زیادہ پڑہیگا اسکی بیخ دلمین
محکم تر ہو گے اور جب صحبت رکہیگا ایسون سی جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہون ایسا ہو جاتا ہے
کہ اس سی توبہ کرنا دشوار ہو یہہ جو امام محمد غزالی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نی یہان صرف و نحو اور ~~انتہی~~
علم کلام کا بیان کیاہے تو یہہ مجمل بیان کیا ہی اور مولانا محمد اسحق صاحب محدث دہلوی جو نواسے
مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی تہی اونہون نی اپنی کتاب مأۃ المسائل مین مفصل
بیان کیا ہی اور طرز اون کی لکھنی کا یہہ ہی کہ اول سوال لکھتی ہین اور پہر اوسکا جواب دیتی ہین
عبارت کتاب مذکور کی یہہ ہی **سوال** پڑھنا علم صرف و نحو کا بدعت حسنہ ہی یا سیئہ
جواب وہ لوگ کہ قائل تقسیم بدعت کی ہین پس نزدیک اونکی پڑھنا علم صرف اور نحو کا
بدعت حسنہ ہی کما قال ابن الحجر فی فتح المبین البدعۃ منقسمۃ الی الاحکام الخمسۃ لانھا
اذا عرضت علی القواعد الشرعیۃ لم تخل عن واحد من تلک الاحکام فمن البدع

الْوَاجِبَةِ عَلَى الْكِفَايَةِ اَلْاِشْتِغَالُ بِالْعُلُومِ الْعَرَبِيَّةِ الْوَاجِبَةِ الْمُتَوَقِّفِ عَلَيْهَا فَهْمُ
الْكِتَابِ كَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْمَعَانِي وَالْبَيَانِ وَاللُّغَةِ اِلَى آخِرِهٖ جیسی کہ کہا ابن حجر رحمۃ اللہ نے
بیچ فتح المبین کے کہ بدعت منقسم ہے پانچ احکام کی طرف اسلیے کہ جسوقت کہ پیش کیجاویگی یہہ بدعت
اوپر قواعد شرعیہ کی تو نہین خالی ہوگی ان احکام سی پس بعضی بدعتین واجب علی الکفایہ سی مشغول
ہونا ہے ساتہہ علوم عربیہ واجبہ کی کہ موقوف ہی اوپر اونکی سمجہنا کلام الٰہی کا مانند صرف اور نحو اور
معانی اور بیان اور لغت کی انتہی اور وہ لوگ کہ قائل تقسیم بدعت کی نہین ہین پس نزدیک
اونکی مشغول ہونا ساتہہ ان علوم کی قسم سنت سی ہی موافق فرمانی حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ
عنہما کے کَمَا قَالَ فِي الْقَسْطَلَانِيِّ شَرْحِ الْبُخَارِيِّ فِي بَيَانِ حَالِ اَبِي الْاَسْوَدِ حَاتِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
سُفْيَانَ الدَّيْلِيِّ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي النَّحْوِ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْتَهٰى
وَفِي الْبَيْضَاوِيِّ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْكُمْ بِدِيْوَانِكُمْ لَا تَضِلُّوْا قَالُوْا وَمَا
دِيْوَانُنَا قَالَ شِعْرُ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ فِيْهِ تَفْسِيْرَ كِتَابِكُمْ وَمَعَانِيَ كَلَامِكُمْ انْتَهٰى وَفِي الدُّرِّ
الْمَنْثُوْرِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْاَنْبَارِيِّ فِي كِتَابِ الْوَقْفِ وَالْاِبْتِدَاءِ وَابْنِ عَسَاكِرَ
فِي تَارِيْخِهٖ عَنْ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ لَا يُقْرِئَ النَّاسَ اِلَّا عَالِمٌ بِاللُّغَةِ
وَاَمَرَ اَبَا الْاَسْوَدِ بِوَضْعِ النَّحْوِ جیسی کہ کہا قسطلانی نی شرح بخاری مین بیچ بیان حال ابی الاسود
حاتم بن عمرو بن صفیان دیلی کی کہ یہہ اول شخص کا ہی کہ کلام کیا بیچ نحو کی بعد حضرت علی بن ابی طالب
رضی اللہ تعالی عنہ کی انتہی اور بیچ تفسیر بیضاوی کی ہی کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی کہ لازم پکڑو اوپر
اپنی دیوان اپنی کو تاکہ نہ بہکو عرض کیا آدمیون نی کہ کیا ہی دیوان ہمارا فرمایا کہ شعر جاہلیت کی اسواسطی
کہ بیچ اسکی تفسیر کتاب تمہاری کی اور معانی کلام تمہاری کی انتہی اور در منثور مین روایت ہی
ابو بکر محمد بن قاسم انباری سی کتاب الوقف والابتدا مین اور ابن عساکر سی تاریخ اوسکی مین ابن ابی

ملیکہ سی کہ حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی کہ نہ پڑہاوی آدمیون کو مگر عالم لغت اور حکم کیا اسود کو ساتہہ بنانی علم
نحو کی اور شاید امام محمد غزالی صاحب کی یہان یہہ مراد ہووی کہ جو کوئی شخص صرف اور نحو پڑہی اور اوسمین
ایسا مشغول ہووے کہ جو علم اوسپر فرض اور واجب اور سنت موکدہ ہے اون کو نہ پڑہے اور صرف نحو مین مشغول رہے
جو کوئی اسطرح سی صرف اور نحو کی پڑہنی مین مشغول ہووے اوسکی مذمت لکہی ہے **سوال** علم کلام بدعت حسنہ ہی یا سیئہ
جواب علم کلام کہ عبارت ہی پہچاننی عقائد توحید اور رسالت اور معاد وغیرہ کی ساتہہ بیان کرنی
اون دلیلون کی کہ ماخوذ ہی کتاب اور سنت سے پس یہہ علم کلام ساتہہ اس اعتبار کے بدعت نہین ہی اور وہ علم
کلام کہ متاخرین ساتہہ ملانی فلسفیات کی بیان آخرتی مین جمع کرنا اوس علم کا ساتہہ اس اعتبار کی برا ہے
جیسی کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی نی فقہ اکبر کی شرح مین لکہا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی ثُمَّ لَمَّا نُقِلَتِ
الْفَلْسَفَةُ اِلَى الْعَرَبِيَّةِ وَخَاضَ فِيهَا الطَّبَقَةُ الْاِسْلَامِيَّةُ وَحَاوَلُوا الرَّدَّ عَلَى الْفَلْسَفَةِ وَالْحِكْمَةِ
الطَّبِيعِيَّةِ فِي مَا خَالَفُوا فِيهَا الشَّرِيعَةَ الْحَنِيفِيَّةَ فَخَلَطُوا بِعِلْمِ الْكَلَامِ كَثِيرًا مِنَ الْفَلْسَفَةِ
فِي مَقَامِ الْمَرَامِ لِيُحَقِّقُوا مَقَاصِدَهَا فَيَتَمَكَّنُوا مِنْ اِبْطَالِهَا وَرَدِّهَا وَهَلُمَّ جَرًّا اِلَى اَنْ اَدْرَجُوا
فِيهِ مُعْظَمَ اُمُورِ الطَّبِيعِيَّاتِ وَالْاِلٰهِيَّاتِ وَالرِّيَاضِيَّاتِ حَتَّى كَادَ لَا يَتَمَيَّزُ عَنِ الْفَلْسَفَةِ
لَوْلَا اشْتِمَالُهُ عَلَى السَّمْعِيَّاتِ فَصَارَ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ مَذْمُومًا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
الَّذِينَ يُكْتَفَى بِهِمَا فِي اَمْرِ الدِّينِ مِنَ النَّقْلِيَّاتِ وَالْعَقْلِيَّاتِ اِنْتَهَى ترجمہ پس جس وقت کہ نقل
کیا گیا علم فلسفہ طرف علوم عربیہ کی اور خوض کی بیچ اسکی طبقہ اسلامیہ نی اور قصد کیا رد کا اوپر فلسفہ اور حکماء
طبعیین کی بیچ اون امور کے کہ مخالفت کی شریعت پاکیزہ کی پس ملایا اونہون نی ساتہہ علم کلام کی اکثر
فلسفہ مین سی بیچ مقام مقصود کی تاکہ تحقیق کرین مقصدون اوسکی سیکے پہر قدرت پاوین باطل کرنی
اور رد کرنی اوسکی کے اور آگی بڑہی یہان تک کہ داخل کیی اونہون نی بڑی بڑی فن طبعیات اور الہیات
اور ریاضیات کی یہان تک کہ قریب ہوا کہ جدا ہنوتا فلسفیات سی اگر نہوتا اشتمال اوسکا اوپر سمعیات کے

پس ہوا یہہ علم کلام ساتھہ اس اعتبار کی مذمت کیا گیا نزدیک عالمون کتاب اور سنت کی کہ کفایت
کیجاتی ہی ساتھہ ان دونون کی بیچ امر دین کی نقلیات اور عقلیات سی انتہی فلسفہ علوم حکمیہ
کو کہتی ہین اور طبعیات اور الٰہیات اور ریاضیات فن اور اقسام اوسکی سی ہین اور وہ چار و حدیثین
مشکوٰۃ شریف کے شرح مظاہر الحق کی کہ جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہی یہہ ہین
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ
بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ
حُجِبَتْ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈھانکی
گئی ہی آگ دوزخ کی ساتھہ شہوتون اور لذتون کی اور ڈھانکی گئی ہی جنت ساتھہ سختیون اور
مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کی لفظ حُفَّتْ کا ہی یعنی گہیری جانی
کی بدلی حجبت کی ف یعنی جب بیچ مداومت کرنے کی طاعات و عبادات پر اور بیچ صبر کرنی کی
شہوات اور لذتون سی سختی دیکہین اور مشقت کہینچین بہشت کو پہنچیگی اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہو
جب پردہ تک پہنچین اور اوسکو درمیان سی اوٹھاوین وہ ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ
پردہ مشقتون کی ہے اول مشقتون کو پہنچین اور اون مین در آوین اور اونکو کرین پس البتہ گذر
کر بہشت کو پہنچینگی اور اسی طرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخکی ہین جب شہوات کو
پہنچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخ کو پہنچین گی اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند
شراب و زنا اور غیبت اور مانند انکی کی و الا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب دخول آگ کا
اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سی دور ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ معنی اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ کی کیا ہین یعنی علم پردہ ہے درمیان خدا اور بندہ کی
جب علم کو پہنچین اور اوسمین در آوین معرفت خدا کو پہنچینگی فافہم وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ

صلى الله تعالى عليه وسلم قال اذا رأيت الله عز وجل يعطي العبد من الدنيا على معاصيه
ما يحب فانما هو استدراج ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما نسوا
ما ذكروا به فتحنا عليهم ابواب كل شيء حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم
بغتة فاذا هم مبلسون ۞ رواه احمد اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی اونہی نقل کی رسول الله
صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرمایا جب دیکھی تو الله تعالی کو کہ دیتا ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکی کی وہ چیز
کہ دوست رکھتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکی نہین کہ وہ دینا استدراج ہی پہر پڑہی آنحضرت صلی الله
علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جب کہ
بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیی گئی تہی ساتہہ اوسکی یعنی عہد الله سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون
نی امر ونہی اوسکی کو کہولی ہمنی اون پر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کی یہان تک کہ جب خوش
ہوی ساتہہ اوس چیز کی دی گیی یعنی مال و جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی و غیر ذلک
اور نعمتین پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر تہی نقل کی احمد نی ف استدراج لغت
مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہانا پہر اور پر اور استدراج حقتعالی کا بندہ کو یہہ
ہی کہ جب گناہ کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دیوی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ
گمان لیجاوی کہ یہہ لطف ہی پروردگار کی طرف سی میرے حق مین پس توبہ و استغفار گناہ سی کری
اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کی رح
وعن ابي امامة رض ان رجلا من اهل الصفة توفي وترك دينارا فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم كية قال ثم توفي اخر فترك دينارين فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كيتان رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابی
امامہ رض سی کہ تحقیق ایک شخص مر گیا اور چہوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی

کہ یہہ دینار ایک داغ ہی یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نی پہر مر گیا اور ایک شخص اصحاب صفہ مین سی پس چہوڑی دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو دینار دو داغ ہین نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ایک جماعت تہی فقرا اور غربا صحابہ سی کہ صفہ مسجد مین رہتی تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تہی مسجد شریف سی کہ سایہ دار تہی ساتہہ چہت کی اور اصل اوسکی مسجد تہی کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہہ جماعت وہان رہتی تہی مقدار ستر اسّی تن کی اور کبہی کم بہی ہوتی تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی لیی نہ مکان تہا اور نہ مال تہا اور نہ اولاد مقام زہد و توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی کے لیجاتی اور کتنی ہی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تہی کہ حضرة کے گہر سی طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی بیچ کثرت طعام کی ہوتی تہی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سب کو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کیی گئی تہی اونکی ساتہہ بیٹہنی کا بیچ رہا اونکو اپنی حضور شریف مین مشرف کرتی تہی اور فرماتی کہ مین تم مین سی ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت مین تم میری ساتہہ ہوگے اور میرے ساتہہ بہشت کو جاؤگی اور ابو ہریرہ رض بہی اونہین مین سی تہی ؎ دلا خوش باش کان محبوب جانرا ؛ بدرویشان و مسکینان سری هست ؛ اور اسناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کے اسطریق مین ساتہہ اُن کی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ مین ساتہہ صفہ کی تکلف ہی لیکن معنی مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نی جو دینار دکی چہوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ اگرچہ بیچ جمع کرنے اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کے

شرع مین گناه نهین هی بلکه اگر گنج رکهی بعد ادای حق زکوة کی تو ممنوع نهین ممنوع وه گنج هی که ادا نه
سی حق زکوة ادا نکرے ولیکن شان اهل زهد اور تارکان دنیا کی یهه هی که سب چهوڑ کر اور سب سی چشم پوشیده کر کر
اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر در دروازه توکل اور فقر پر بیٹهین هین اور هی هی گویا یهه تشدید اور توبیخ اوپر جهوٹی
دعوی فقر اور تجرید کے هی چنانچه راوی نی کها که ایک شخص اصحاب صفه سی مرا اور نکها که ایک مرد اصحاب
سی مرا یعنی اصحاب صفه سی تها که نام زد تهام فقر و زهد کے هین اور انکی صحبت مین بیٹهنا اور دعوی
حال انکی کا کرنا منافی جمع کرنی درهم اور دینار کی هی اگرچه اورون پر کار آسان هی اوسی طرح توضیح
مقصد کی اس مقام مین یهه هی که وه دونون تهی ساتهه اون فقرا کی که لوگ تصدق کرتی تهی اونپر
بنا بر نهایت حاجت و فاقه انکی کے پس تهی بمنزله سائلین کی تهی یا تو از روی قال کی یا حال کی اور حلال
هی نهین کسی کو یهه که سوال کری اس حال مین که اوسکی پاس هو قوت ایک دن کا پس حرام واقع هوا
کهانا اونکا باوجود هونے دینار کے پاس اون کی اور اسی طرح جو شخص که ظاهر کری اپنی تئین بصورت
فقرا کی که پهنی کپڑی پرانی یا بناوی وضع مشائخین کی اور اوسکی پاس کچهه هو قسم نقود سی یا وه چیز که قایم
مقام هو نقود کے اور لیوی اوس چیز سی که لوگون کی هاتهه مین هی اور کهاوی تو وه حرام هی اوسپر
اور اسی طرح جو کوئی ظاهر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نهو نفس الامر مین مطابق واقع کی
اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس حرام هوگا اوسپر اور منقول هی که شیخ
ابو اسحق گازرونی نی دیکها ایک جماعت کو فقرا سی که کهاتی هین طعام سی که موضوع تها واسطی مستحقو
کی پس کها ای کهانیوالو حرام کے پس باز رهی وه کهانی سی پس کها شیخ نی که جسکی پاس نهو کچهه دنیا سی
کهاوی وه والا نه کهاوی پس کهایا بعضون نی اور باز رهی بعضی پس کها سبحان الله ایک
کهانا حرام هی واسطی ایک قوم کے اور حلال هی واسطی اورون کی پس چاهیی که ڈرائی جاوین
اهل حرمین شریفین اعزهما الله فی الدارین اس سی که کهاوی کوئی اون مین سی اس حق [illegible]

کہ وہ غنی شرعی ہو اور اوقاف مین سی کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ رہتے ہوے حجرون مین کہ وقف لیے گئی ہون مساکین کی لیے پس تحقیق تصریح کی ابن ہمام نی ساتھ اسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہہ کہ رہوی خانقاہون کی حجرون مین اور نہ اعتبار کری کوئی ساتھہ اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی کہ اوقاف حرمین کی عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس بر تقدیر صحت اوسکے نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اغنیا پر جبکہ ہون وہ غیر محصور وعنہ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا کُنَّ فِیْکَ فَلَا عَلَیْکَ مَا فَاتَکَ الدُّنْیَا حِفْظُ اَمَانَۃٍ وَصِدْقُ حَدِیْثٍ وَحُسْنُ خَلِیْقَۃٍ وَعِفَّۃٌ فِیْ طُعْمَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی وسی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجھہ مین ای مخاطب پس نہین ہی خوف تجپر اور ضرر نہین ہی تجکو فوت ہونی اور نہونی دنیا کی سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندون کی اور حقوق نفس کی اور دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کھانی مین یعنی پرہیز کری حرام سی اور اکتفا کری مقدار حاجت پر اور بہت نکہاوی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ضرر نہین الخ یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس نے بسبب اسکی کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا بہم پہنچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم ہی بلکہ اگر وہ ہون تو خلل اور وحشت کا رخانہ جمعیت اور حضور مین اور کثافت و ظلمت و پرحجاب لطافت و نور کی پیدا ہوتا ہی ح اور چوتھی شعر کیسے شرح یہہ ہی ~ جہد کن در بیخودی خود را بیاب ✤ زود تر واللہ اعلم بالصواب قولہ جہد کن در بیخودی کوشش کر بیچ بیخودی کی یہہ اشارہ ہی اسکی طرف کہ موتوا

قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یعنی مرجاؤ پہلی مرجانی سی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ کتاب صراط المستقیم مین
لکہا ہی کہ آسان طریقہ نفی اپنی اور سب عالم کے کرنیکا یہہ ہی کہ اسطرحپر خیال کری کہ بیچ سینہ کے
یا پیٹ اپنی کی خلا خیال کری ساتہہ مانند اوسکی جیسی کہ ایک گولہ توپ کا ایکطرف سی دوسری طرف
نکل گیا مقام بدن کی تئین خالی کردیا یعنی بیچمین سوراخ ہوگیا اوسکی بدن مین پہر اوسی
سوراخکو آہستہ آہستہ فراختر اور کشادہ تر کری تا کہ ساتہہ انجام کے پہنچی یعنی اوس سوراخ کو
اپنی خیال مین بڑہاتا چلا جاوی یہان تک کہ وہ سوراخ چوڑا ہوتی ہوتی سب اوسکا بدن خالی
ہوجائی تاکہ نفی تمام بدن اوسکی کی ہوجاوی جو اوسکو کوئی جگہہ سخت معلوم ہووی کہ اوسکی نفی نہو سکتی
ہو تو ان دونون کلمون کو پڑہے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ لَا فَاعِلَ اِلَّا اللّٰهُ یعنے نہین ہی کوئی موجود
سوا اللہ کے اور نہین ہی کوئی کرنیوالا سوا خدا کی معنی ان دونون کلمون کی سمجہہ کی ساتہہ قوت
خیال کے اوپر اوس جگہہ کے ضرب کری انشاء اللہ تعالی یہہ شغل واسطی نفی اوس جگہہ کی کافی ہوگا
اور سخت زیادہ نفی کرنیکی یعنی اپنی جان کی یہہ صورت ہی کہ ایک چیز غیبی معنوی کہ عبارت فنا سی
ہے عالم غیب سی متوجہ اوپر اوسکی ہووی ایکبارگی جسم اوسکی کے تئین لاشی اور نابود کردیا
مثل سنگ سخت کی کہ اوپر لکڑی ٹہیکری سست کی پہنچی پاش پاش کرکے لاشی اور نابود کرتا ہے
اب اسجگہہ یون سمجہنا چاہیی کہ اس آدمی کی کرنے سی اور جاننی سی اس آدمی کی جان کی نفی
اور عالم کی نفی نہین ہوتی ہی مگر اسطرح پر مشائخ خیال کیا کرتے ہین اور پیر اسطرح مریدون کو بتایا
کرتے ہین کہ تم یون کوشش کرو پہر مرید اسمین کوشش کیا کرتی ہین پہر خدا کی طرف سی ایکبارگی
کشش ہوتی ہی وہ اسکی ہستی کو نیست اور نابود کرڈالتی ہی **قوله** خود را بیاب اپنی تئین پا
یعنی اپنی قدر و منزلت کو پا کہ کیا بڑا مرتبہ ہی تیرا اب معلوم کیا چاہیی کہ از روی لغت کی خود کے
معنے کیا ہین خود کی معنی بہار عجم مین یہہ لکہی ہین خود بمعنی ذات کہ ضد غیر ست چنانکہ گویند

کہ فلان خود را چنین وچنان می داند یعنی ذات خود را نہ غیر را اور ذات کی معنی غیاث
اللغات مین یہہ لکہی ہین ذات بمعنی ہستیے وحقیقت ہر چیز ونفس ہر شئی اور کتاب صراط المستقیم
مین خوب لکہا ہی کہ بعد نفی النفی کے دو صورتین آگی آتی ہین پہلی صورت کی تفصیل یہہ ہے
جبکہ نفی اپنی اور تمام عالم کے بیچ قابو طالب کی آئی پہر نفی النفی کری ایسی چیز کے نفی کہ ساتہہ
اوسکی نفی وجود اپنی کی اور تمام موجودات کی کرتا تہا اوسکو بہی منتفی اور نہونا تصور چاہیے کیا
جب کہ نفی النفی یعنی نہ ہونا محض ہی اور علامت اوسکی غفلت محض ہی بیچ قوی دراکہ کے
یہان تک کہ اگر بیچ اس شغل کی ملازمت کریگا بدن اوسکا معدوم ہوویگا اور اثر اوس سے
باقی نرہیگا اور مجمل وہ کہ صاحب اس شغل کا اپنی تئین مصدر ایسی کثرت کا بیچ عالم کی ہی گمان
لیجاتا ہے صورت اوسکی اسطور پر نمودار ہوتی ہی کہ بدن وسکے تئین فراخی اور چوڑائی
خیال ہی کی ہوتی ہی اور فراخی اور چوڑائی ساتہہ اس مرتبہ کی پہنچتی ہی کہ بیچ خیال وسکی کے
عالم اجسام ہی کہ اوپر تمام اوسکی عرش مجید ہے گذر نیولا تمام طرفون سی ہوتا ہے اور تمام عالم
بیچ اپنی کے دیکہتا ہے افلاک و عناصر وجبال وبحار و اشجار واحجار وحیوان و انسان تمام کی تئین
جسم اپنا جانتا ہے یہہ جو مولانا صاحب نی لکہا ہے ع جہد کن در بیخودی خود را بیاب
زود تر واللہ اعلم بالصواب ؛ یعنی کوشش کر بیچ بیخودی کی اور اپنی تئین پا جلد زیادہ اور
اللہ خوب جانتا ہے تو اسعبارت صراط المستقیم کے سی اس آدمی کو معلوم ہوا اور اسنی اپنی
جان کو پایا کہ یہان تک میری قدر اور منزلت ہی واللہ اعلم بالصواب بحقیقۃ الحال اور بیچ اس
حالت کی آنکہین بہیڑا اور مکانون افلاک کی اور سیر بعضی مقامات زمین کی کہ دور دراز جگہہ
اوسکی سی ہو وہی بطور کشف کی حاصل آتا ہی اور وہ کشف وسکا اگر چاہتا ہی اللہ مطابق واقع
کے ہوتا ہے لیکن اپنی تئین فی الواقع کل عالم کا نجانی بلکہ یہہ خیال مخالف واقع کی نشانیون

اسمین ہمکی ہی اعتقاد کرے اور بیچ اسحالت کی ٹہیرا کرے کہ رستہ سیدہا منزل مقصود کا نہین ہے
ہرچند رستہ یہی ہے پر دور بہت راہ سیدہی یہی ہی دوسری صورت مین طریقہ مطلب پانیکا ہے
وہ یہہ ہے کہ جو پردہ اوسپر کہلی اور جو کچہہ اوسی معلوم ہووے اوسکو یہہ کہوی کہ یہہ خدا نہین ہے
اور اوسکی نفی کری اور جو کچہہ کہ اوسکی سامنی آوی اور جو کچہہ اوسکی عقل اور فہم اور سمجہہ اور خیال مین آوی وہی خدا نہین ہے
اور اوسکی نفی کرتا چلا جاوے تمام ہوی عبارۃ صراط المستقیم کی اور فرماتی تہی پیر و مرشد میری حضرت جناب
سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کہ ہزارون نورانی پردون کی بعد اوسکو اپنی دل مین ایسا
معلوم ہونی لگتا ہے کہ جیسی ایک شمع جلتی ہی پہر اوس شمع کی روشنی کم ہوتی جاتی ہی پہر جتنی اوسکی
روشنی کم ہوتی جاتی ہی اوتنا ہی یہہ بی ہوش ہوتا جاتا ہی جب اوسکی سب روشنی جاتی رہتی ہی تو یہہ
بالکل فنا ہو جاتا ہی یہہ بیان جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسکی مناسب حال یہہ بیت
شیخ سعید صاحب کی ہی **بیت** این مدعیان در طلبش بیخبر اند ٭ کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد
معنی بیت کی یہہ ہین یہہ دعوی کرنیوالی بیچ طلب اوسکی کی بیخبر ہین اوس کسی کی تئین کہ خبر ہوی خبر اوس
کی پہر نہ آئی جب تک خدا تعالی چاہتا ہے اوسکو فنا رہتی ہی پہر جب ہوش مین ہوتا ہی تب موافق
اہل سنت و جماعت کی اوسکا اعتقاد ہوتا ہے اور ساتہہ کمال کے اوپر شریعت کی قایم ہوتا ہی اور اپنی
عاجزی اور لاچاری اظہار کرتا ہے او خلق اللہ پر مہربانی کرتا ہے اور ہر آدمی سی موافق شرع کی معاملہ
کرتا ہے اور قوت حلال کا کہاتا ہے اور تکبر اور غرور اور ریا اور دنیا کی حرص اور جو غیر شرع باتین ہین
اوسنی دور ہوتا ہے یہہ نشانیان ہین فنا کی اور کبہی بہول چوک کی جو گناہ اوس سی ہو جاتا ہے
اوسپر نہایت ندامت اور شرمندگی خدا کی روبرو اوسکو ہوتی ہی اور روتا ہی اور خدا سی معاف
کراتا ہے یہہ ہے تعریف صوفیہ کی اور جو اونکی برخلاف ہون وہ دنیا کی جادو اوتارنی والی ہین
اور یہہ جو کتاب صراط المستقیم مین لکہا ہی کہ تمام عالم کو بیچ اپنی دیکہتا ہے افلاک و عناصر و جبال

و بحار و اشجار و حیوان و انسان تمام کی تئین جسم اپنا جانتا ہے تو یہہ مبتدی کا حال ہی جیسی
کتاب ہدایت الاعمی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہے وہ عبارت یہہ ہی اگر کوئی بیچ علم احوالات
باطنی کی کہ سلوک ہی بقدر حال کی بیچ توحید کی آوی مبتدی گوید ہمہ منم متوسط گوید ہمہ وست
منتہی گوید ہمہ ازوست اب جاننا چاہیی کہ مبتدی باطن طریق کا یہہ کہتا ہے جب اوسکی اوپر
اول حال آتا ہے تو کہتا ہے ہمہ منم یعنی سب مین ہون اور جب حال اوسپر متوسط یعنی بیچ کا حال آتا ہے
تو کہتا ہی سب وہی ہی اور منتہی اس رستہ کا یہہ کہتا ہی سب اوسی سی ہی یعنی سب مخلوق اوسکی
پیدا کی ہے اور وہ اپنی ذات کا نرالا ہے اور ہدایۃ الاعمی مین یہہ بیت لکھی ہے **فرد** تو او نشوی ور
تو بسی جہد کنی ٭ جائی رسی کز تو توئی برخیزد ٭ تو وہ نہین ہوگا تو اگر بہت کوشش کریگا تو تو
ایسی جگہہ پہنچیگا کہ تجہسی تیرے توئی اوٹھ جاویگی یعنی تجہہ سے مین کہنا اوٹھ جاویگا کہ مین
ہون اور منتہی کہ ساتھہ کمال وحدانیت کی پہنچتا ہے تو مظہر کے تئین اور اسماؤن کی تئین اور
صفاتون کی تئین اور ذات کی تئین فرق کرتا ہی اور موافق عقائد مجتہدونکی ہوتا ہی واللہ تعالی
اعلم بالصواب اور اللہ بہت جانتی والا ہی ٹہیہ راستی اور درستی کے اب یہان تین باتون کا
جاننا بہت ضرور ہی ایک تو یہہ کہ مولانا روم صاحب نی اپنی مثنوی مین مبتدی اور متوسط
اور منتہی کا حال لکھا ہی تو بعضی نادان یا اون نادانون کی مرید جسوقت کہ مبتدی اور متوسط کا حال
دیکھتی ہین تو کہتی ہین کہ مولانا روم صاحب بڑی اولیاء کامل اور فقیر تہی اور جسوقت کہ منتہی
کا حال دیکھتی ہین تو کہتی ہین کہ آخر عالم ہی تو تہی اور دوسرے یہہ جو کتاب صراط المستقیم مین لکھا ہے
کہ تمام عالم کو بیچ اپنے دیکھتا ہے افلاک و عناصر و جبال و بحار و اشجار و حیوان و انسان تمام
کے تئین جسم اپنا جانتا ہے یہہ مبتدی کا حال ہی اور متوسط کا حال بسبب طول ہونے
عبارت کی یہان نہین لکھا اور اپنی رسالہ دافع الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات مین بہی

بخوبی لکھدیا ہے کیمیا سعادت کی سند دیکر جو چاہی اوسمین دیکھہ لی آور تیسری حکایت کی سطر جو مبتدی اور متوسط
اور منتہی کا حال کتاب ہدایۃ الاعمی مین لکھا ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی تو جو کوئی کتاب مذکور کی
عبارت کی مطلب پر جو بیان رکھہ کر مثنوی شریف کو پڑھیگا یا پڑھاویگا تو کچھہ اوسکا نقصان انشاء اللہ تعالی راہ باطن
طریق کی نہ ہولگا واللہ اعلم بالصواب بحقیقۃ الحال تمام ہوئی حکایت معہ ترجمہ اور شرح چار شعروں کے

اب یہان صلوٰۃ مسعودی کی عبارت لکھی جاتی ہی کہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے مذہب کی معتبر کتابون
مین سی ہے اوسمین لکھا ہے کہ سبب مفلسی دین و دنیا کی کتنے چیزین ہین اور وہ عبارت صلوٰۃ مسعودی کے
کے یہہ ہے کہ بیچ صلوٰۃ خواجہ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے لائے ہین کہ سبب مفلسی دین و دنیا کی کتنی چیزین
ہین صبح کو سونا اور بیوقت اوٹھنا اور رات کو جھاڑو دینی مکان مین اور ساتھہ کپڑے کی جھاڑو دینے
اور جھاڑو دیکر کوڑے کو سامنے دروازے کی اکٹھا کرنا اور روٹی کے ٹکڑون کو خوار رکھنا اور چھلکے لہسن
اور پیاز کے جلانا سبب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا ہے اَکْرِمُوا الْخُبْزَ فَاِنَّہُ
بَرَکَۃٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ یعنی عزت کرو روٹی کی کہ یہہ برکت ہے آسمان اور زمین کی اور جو کوئی روٹی کے ٹکڑے
گری ہوئی اوٹھاتا ہے اور بسم اللہ پڑھکے کھاتا ہی خدای تعالی اوسکو عذاب دوزخ سے آزاد کریگا یہہ سبب
حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ فرمایا ہے مَنْ اَکَلَ مِنَ الْکِسَرِ کَانَ لَہُ قَصْرَانِ
فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو شخص کہ کھاوے روٹی کی ٹکڑے گری ہوئی ہونگی اوسکی لیئے دو محل جنت مین اور سبب مفلسی
کی سی ہین نماز بیوقت پڑھنا اور ماں باپ کو نام لیکر پکارنا اور دستار بیٹھہ کر باندھنا اور پاجامہ کھڑا ہوکر
پہننا اور جس جگہہ کہ طہارت کرتا ہے اوسی جگہہ پیشاب کرنا اور منہہ کپڑے سی پونچھنا او حالت
جنابت مین کچھہ کھانا اور رات کو ننگا اوٹھنا اور دہلیز پر بیٹھنا جیسا کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی مَنْ جَلَسَ عَلَی اُسْکُفَّۃِ بَابٍ فَلْیَنْتَظِرِ الْھَمَّ اِلٰی سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یعنی جو شخص کہ بیٹھے اوپر
دہلیز دروازہ کی پس چاہیئے منتظر رہے غم کا سات دن تک مسئلہ رات کو ننگا اوٹھنا نچاہیئے

خاص کر بدھ کی رات کو جیسا کہ بیچ وصایا کے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت رسول
الثقلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یَا عَلِیُّ اِیَّاكَ وَاَنْ تَقُوْمَ لَیْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ قَائِمًا
عُرْیَانًا فَاِنَّهٗ لَا یَقُوْمُ اَحَدٌ عُرْیَانًا لَیْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ اِلَّا ضَرَبَ الشَّیْطٰنُ عَلٰی ظَهْرِهٖ مِنْهُ خَلَلًا
وَفَسَادًا الْبَدَنِ یعنی اے علی بچا تو آپ کو اس سے کہ اوٹھے تو بدھ کی رات کو ننگا اسواسطے کہ نہیں اوٹھتا
ہے کوئی بدھ کی رات کو ننگا مگر یہہ کہ مارتا ہی شیطان اوسکی پیٹھہ پر زخم پس اوس سے خلل اور فساد
بدنکا ہوتا ہے اور عقل اس سے دور ہوتی ہی اسطور پر کہ اوسدن کوئی بات دینی اور دنیوی سمجھہ
نہیں سکتا اور یہی سبب مفلسی کی ہے ہی کھڑا ہوکر پیشاب کرنا یہہ سب باتین جو ذکر کی گئین ہین مفلسی
لاتی ہین اور یہہ صلوٰۃ مسعودی مین لکھا ہی اور چار خصلتین ہین کہ جو کوئی اونکو نگاہ رکھی ہرگز مفلس
نہو جیسیکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ وَاظَبَ عَلٰی اَرْبَعِ خِصَالٍ لَمْ یَفْتَقِرْ قَطُّ
اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَتَرْكُ كَلَامِ الدُّنْیَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَالدُّخُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ
قَبْلَ الْاَذَانِ وَالْقِیَامُ قَبْلَ الصُّبْحِ یعنی جو شخص کہ مواظبت کری اوپر چار خصلتون کی تو نہین محتاج
ہوگا کبھی پہلی یہہ ہی کہ وضو کرنا قبل آنے وقت نماز کے اور دوسرے چھوڑنا کلام دنیا کا بعد وتر کی اور تیسری
داخل ہونا مسجد مین قبل اذان کی اور چوتھی اوٹھنا پہلی صبح کی انتہی وَعَنْ عَلِیٍّ مَنْ لَمْ یَكُنْ عِنْدَهٗ
سُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ وَسُنَّةُ اَوْلِیَائِهٖ فَلَیْسَ فِیْ یَدِهٖ شَیْءٌ قِیْلَ لَهٗ مَا سُنَّةُ
اللّٰهِ قَالَ كِتْمَانُ السِّرِّ وَقِیْلَ مَا سُنَّةُ الرَّسُوْلِ قَالَ الْمُدَارَاةُ بَیْنَ النَّاسِ وَقِیْلَ مَا سُنَّةُ
اَوْلِیَائِهٖ قَالَ اِحْتِمَالُ الْاَذٰی عَنِ النَّاسِ اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جسکی
پاس نہین ہی طریقہ اللہ کا اور طریقہ رسول کا اور طریقہ اولیا کا پہر کچھہ نہین اوسکی ہاتھہ مین
کہا گیا اونسی کیا طریقہ اللہ کا ہی فرمایا چھپانا بھید کا اور کہا گیا کیا طریقہ ہے رسول کا فرمایا موافقت
رکھنی لوگونسی فقط مراد موافقت رکھنی سی یہہ ہے کہ ساتھہ خلق کی لوگون سی ملنا اور بدخلقی نہ کرنا اور یہہ

یہانتک عبارت کتاب منہاج ... کی ہے

مراد نہین ہی کہ بدمذہبون سی اون کی بدعتین موافقت کری کہ یہہ حرام ہی بلکہ اون کی
بدی سی بیزار رہنا چاہیی اور کہا گیا ہے کیا طریقہ اولیا کا فرمایا لوگون کی برائی پر صبر کرنا وقال
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعَةُ جَوَاهِرَ فِي جِسْمِ بَنِي اٰدَمَ يُزِيْلُهَا اَرْبَعَةُ اَشْيَاءَ اَمَّا الْجَوَاهِرُ
فَالْعَقْلُ وَالدِّيْنُ وَالْحَيَاءُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ فَالْغَضَبُ يُزِيْلُ الْعَقْلَ وَالْحَسَدُ يُزِيْلُ
الدِّيْنَ وَالطَّمَعُ يُزِيْلُ الْحَيَاءَ وَالْغِيْبَةُ يُزِيْلُ الْعَمَلَ الصَّالِحَ اور فرمایا علیہ السلام نی چار جواہر
ہین بدن مین بنی آدم کی کہوتی ہین اون کو چار چیزین لیکن جواہر سو عقل اور دین و حیا
اور عمل نیک ہے پس غصہ کہوتا ہی عقل کو اور حسد کہوتا ہے دین کو اور طمع کہوتا ہے حیا کو اور غیبت
کہوتی ہی نیک کام کو وَعَنْ حَامِدِنِ اللَّفَّافِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ اَرْبَعَةٌ
طَلَبْنَاهَا فِيْ اَرْبَعَةٍ فَاَخْطَاْنَا طُرُقَهَا فَوَجَدْنَاهَا فِيْ اَرْبَعَةٍ اُخْرٰى طَلَبْنَا الْغِنٰى فِي الْمَالِ
فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَنَاعَةِ وَطَلَبْنَا الرَّاحَةَ فِي الثَّرْوَةِ فَوَجَدْنَاهَا فِيْ قِلَّةِ الْمَالِ وَطَلَبْنَا
اللَّذَّاتِ فِي النِّعْمَةِ فَوَجَدْنَاهَا فِي الْبَدَنِ الصَّحِيْحِ وَطَلَبْنَا الْعِلْمَ فِيْ بَطْنٍ شَبْعٍ
فَوَجَدْنَاهُ فِيْ بَطْنٍ جَائِعٍ اور روایت ہی حامد لفاف رحمۃ اللہ علیہ سی کہ اونسی کہا چار چیزون کو
ڈہونڈا ہمنی چار مین پہر چوکی ہم اوس کی سو پایا ہمنی اونکو اور چار مین ڈہونڈہی ہمنی
تونگری مال مین سو پائی ہمنی قناعت مین اور ڈہونڈہی ہمنی راحت دولتمندی مین سو پائی ہمنی
تہوڑی مال مین اور ڈہونڈہی ہمنی لذتین نعمتون مین سو پائی ہمنی بدن تندرست مین اور ڈہونڈا
ہمنی علم پیٹ بہری مین سو پایا پیٹ بہوکے مین اور بعض نسخہ مین بجای طلبنا العلم فی بطن شبع
الخ کے یہہ لفظ مین وَطَلَبْنَا الرِّزْقَ فِي الْاَرْضِ فَوَجَدْنَاهُ فِي السَّمَاءِ یعنی ڈہونڈا ہمنی
رزق زمین مین سو پایا ہم نی آسمان مین ف اسواسطی کہ حق تعالی نی فرمایا ہے وَفِي السَّمَاءِ
رِزْقُكُمْ یعنے آسمان مین ہے رزق تمہارا پس رزق کو زمین مین ڈہونڈہنا اور تعبیہ آسمانی کی

غافل ہونا سچا ہی اور یہہ بھی منتبہا مین لکھا ہی وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ بَدَنٌ صَابِرٌ
وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ خَاشِعٌ فَعَلَیْہِ بِکَثْرَۃِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اور جسنی ارادہ کیا کہ ہوا وسکا بدن صبر کرنیوالا اور زبان ذکر کرنیوالی
اور دل عاجزی کرنی والا اسکو لازم پکڑے بہت بخشش مانگنی واسطی مردون اور عورتون
ایمان دار کے اور مردون اور عورتون مسلمان کی انتہی اب جاننا چاہئیے کہ مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے تفسیر فتح العزیز مین سورہ بقر مین اس آیت کی تفسیر مین وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ کی لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام
نی بعد توبہ کے جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا یہہ بندہ تیرا کہ ابلیس ہی درمیان میرے اور اوسکے
عداوت مستحکم ہوئی اگر تو اعانت میری اور اولاد میری کی نہ کریگی تو ہمکو قدرت مقابلہ اوسکی کی نہوگی
حق تعالی نی فرمایا کہ جو شخص اولاد تیری مین سی پیدا ہوگا اوسکی ساتھہ ایک فرشتہ اپنی فرشتون مین سے
مقرر کرینگی تا اوسکو وسوسہ اس دشمن کی سی منع کری حضرت آدم علیہ السلام نی عرض کی کہ بار خدایا اس سے
بھی زیادہ اعانت چاہتا ہون حق تعالی نی فرمایا کہ بدلی ایک بدی کی ایک بدی اور بدلی ایک نیکی کے
دس نیکی دونگا حضرت آدم علیہ السلام نی عرض کی کہ بار خدایا اس سی بھی زیادہ اعانت چاہتا ہون تب حق
تعالی نی فرمایا کہ دروازہ توبہ کا واسطی تیری کی کھلا ہوا رکھینگی جب تک کہ روح بدن مین ہی
توبہ مقبول ہے حضرت آدم عم نی کہا اب مجکو کفایت ہوئی جب ابلیس نے یہہ معاملہ معلوم کیا ساتھہ
کمال تضرع وزاری کی جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا اس بندہ اپنی کی کہ دشمن میرا ہے اسقدر
اعانت کی اب کسطرح مجکو قدرت اوسکی بہکانی پر ہوگی میری بھی مدد فرما حق تعالی نی فرمایا
کہ ہمراہ ایک شخص کے اوسکی اولاد مین سی تیرا بھی ایک فرزند پیدا ہوگا کہ تمام عمر اوسکی گمراہ کرنیمین صرف
ہوگا ابلیس نی عرض کی کہ بار خدایا اس سی بھی زیادہ مدد اپنی چاہتا ہون حق تعالی نی فرمایا

که مجهکو اور اولاد تیری کو ایسی قدرت دی که خون کی جگهه رگ پوست بنی آدم مین چلین
اور سینه اور دلون اونکی مین اپنا گهر بنالوین ابلیس نی عرض کی که اسکی بهی زیاده اعانت
چاهتا هون حق تعالی نی فرمایا که تجهکو قدرت دی که اوپر هر شخص کے بنی آدم سے
تمام فوج اور لشکر اپنا خواه سوار خواه پیاده جمع کری تو او هر طرف سی اوپر اوسکی هجوم کری اور بیچ
مالون اور اولاد اونکی کی شریک هووی تو کذا رواه ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان
وابن المنذر عن جابر ابن عبد الله رضی الله تعالی عنه یعنی ایسا که روایت کیا اسکو
ابن ابی الدنیا نی بیچ مکاید الشیطان کی اور ابن منذر نی روایت کیا جابر بن عبد الله سی اور
اونهین مین سی یهه هی که امام احمد اور بیهقی نی سلمان فارسی سی اور ابن عساکر نے حضرت حسن بصری
رضی الله تعالی عنه سی روایت کی هی که حضرت آدم کو بعد توبه کے وحی هوئی که چار باتون کو
یاد رکهه اور هر ایک کو اپنی اولاد مین سی پهنچا ایک اون چار مین سی حق میرا ذمه تیری ہے
اور دوسرا حق تیرا جو ذمه میری هی اور تیسرا معامله که درمیان میری اور درمیان تیرے هی اور چوتها
معامله درمیان تیری اور درمیان خلق کی هی آگی پر حق میرا ذمه تیری پس یهه هی که میرے
تو عبادت کری اور ساتها میری کسی شیٔ کو شریک نکری اور جو که حق تیرا میری ذمه هی پس وه یهه هے که جزا
عملون تیری کی تمام وکمال تیری تئین پهنچاؤن مین اور کسی طرح کا ظلم اور نقصان اوس جزا مین
نکرون اور آگی یهه معامله که درمیان میری اور تیری جاری هی پس وه یهه هی که تیری طرف سے
سوال اور دعا اور میری طرف سی قبولیت اور عطا اور آگی پر معامله که درمیان تیری اور درمیان خلق
کی هی پس وه یهه هی که جو چیز اپنی اوپر نه پسند کری تو دوسرون کی اوپر بهی مت پسند کر اور
جو چیز چاهیے تو که آدمی میری ساتهه کرین تو بهی ویسا هی آدمیون کی ساتهه کر اور اونهین مین سے
یهه هی که خطیب اور ابن عساکر نی انس بن مالک سے مرفوعا روایت کی هی که حضرت آدم آخر عمر مین

جب کہ اولاد اور اولاد کی اولاد اولاد اون کی چالیس ہزار کو نوبت پہنچی خاموشی اختیار کی اور قلت کلام کا التزام کیا اسواسطی تمام اولاد اون کی پاس جمع ہوئی اور عرض کی کہ ای باپ ہمارے تمہیں کیا ہوا کہ ہماری ساتھہ کلام نہین کرتے ہو اگر ہمسی نسبت تمہاری کچہہ تقصیر اور گناہ صادر ہوا ہو اوسکی اطلاع کرو تاکہ ہم توبہ اوس سی کرین حضرت آدم نی اوسوقت مین کلام کیا اور کہا کہ ای بیٹو میری حق تعالے نی مجکو بسبب شامت گناہ میری کی بہشت سی نکال کر زمین پر ڈالا اور تمام عمر میری اسی تب و تاب مین گذری کہ ساتھہ کسی حیلہ کی اپنی تئین پہر اوسی مکان مین پہنچاؤن تا اسوقت مجکو وحی آئی کہ اَقِلِّ الْکَلَامَ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلٰی جِوَارِیْ یعنے باتین کم کر تاکہ پہر طرف ہمسایگی میری کی پہنچی تو اور ابن صلاح نی بیچ امالی اپنی کی محمد بن نضیر سی روایت کی ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا مین چاہتا ہون کہ تمام دم عمر میرے تیری حمد اور تسبیح مین گذرین لیکن تو نی کہیتی اور حرفت مین ایسا مشغول کیا کہ اوس سی فرصت نہین مجکو ایسی چیز تعلیم کر کہ تسبیح اور حمد تمام خلق کی اوسمین جمع ہو حق تعالی نی وحی بہیجی کہ وقت صبح اور شام کی ان کلمون کو تین تین بار کہہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَہٗ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَ کَرَمِہٖ اسواسطی کہ یہہ کلمی شامل سب قسم کی حمد اور تسبیح کو ہین سب تعریف اللہ کو جو پالنی والا جہان کا ہے ایسی حمد جو وفا کری نعمتون اوسکی کو اور کفایت کری زیادتی کرم اوسکی کو اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورہ مدثر مین اس آیت کی تفسیر مین کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ کے لکہا ہی ہر جان بدلہ مین اوسکی جو کمایا ہے برائی کی کرنی سی اور نیکی نکرنی سی رَهِیْنَةٌ گرو ہوگی دوزخمین اور دوزخکی موکلون کے ہاتہون مین اور جو حاصل کرنی کی آلات اور اسباب ہر نفس مین اونیس چیزین ہین دو ہاتہہ اور دو پانون اور زبان اور دل اور پیشاب اور پاخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیٹہہ اور حواس خمسہ

یعنی باصرہ سامعہ لامسہ ذائقہ شامہ اور فکر اور عقل اور شہوۃ اور غضب اسی سبب سی دوزخمین انیس شبہ

اسپر عذاب کرینگی اور ایذا پہنچاوینگی اور کوئی شخص ان چیزونکی استعمال مین بی قصور نہین بچا ہی ہر شخص تقصیر

ہی یا ان چیزونکی غیر محل مین صرف کرنیسی یا اسکی محل مین صرف نکرنی سی یہی سبب ہی کہ دوزخکی موکلون سے

کسی شخص کو خلاصی بہی متصور نہین ہے اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ مگر داہنی طرف والی جو میثاق کی دن حضرت

آدم علیہ السلام کی پشت سی داہنی طرف سی نکلی تہی اور دنیا مین بہی سیدہی چال چلتی تہی اور قیامت

مین بہی عرش کی داہنی طرف جدہر بہشت ہی کہڑی ہوئی تہی اور اسی طرف روانہ ہوئی اور انکی

اعمال بہی داہنی ہاتہہ مین آئی تہی سو ان لوگون نی تو البتہ اپنی حقوق واجبات کو ادا کرکی اس گروی

خلاصی حاصل کی اور آپ بری الذمہ ہوئی اور دوزخکی موکلون کی ہاتہہ سی نجات پاکی داخل ہوئی

فِيْ جَنّٰتٍ باغون مین اس سبب سی کہ ان کی روحانیت غالب آئی اور انکو دوزخکی موکلونکی ہاتہہ سی

چہڑا لائی اور یہہ لوگ ان باغون مین اسقدر بی خوف اور فارغ البال اور چین مین ہونگی کہ آپسمین

يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ پوچہین گی گنہگارون کی حال سی کہ وہی لوگ کہان گئی اور کیا ہوئی

جو نظر نہین آتی ہین گویا انکو کچہہ بہی انکی حال کی خبر نہین کہ وہی لوگ کس بلا اور مصیبت مین گرفتار

ہین اور جب سنین گی کہ گنہگارون کو دوزخ مین داخل کیا اور آگ مین جہونکا تب ان گنہگارونکی

طرف متوجہ ہوکے توبیخ سی یا تعجب سی خطاب کرینگی اور پوچہینگی کہ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ کونسی

چیز لائی تمکو دوزخمین باوجود عقل اور کمال دانائی کی تمسی اتنا نہو سکا کہ دوزخ کی طرف کہینچنی والی چیزونکو اپنی

سی دور کرتی یعنی قوای حیوانیہ اور طبعیہ کی خواہشون کو اپنی قوت روحانیت کی زور سی اپنی سے

دفع کرتی تاکہ تمکو دوزخکی موکل فرشتی کہ وہی بہی مثل ان قوتون کی ہین کہینچکر دوزخ مین لیجاتے

حضرۃ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سی روایت آئی ہی کہ اصحاب الیمین سی مراد اس آیت مین

ایمان دارون کی بچی ہین جو دنیا سی بیگناہ گئی ہین اور دوزخکی موکلونکی قید مین نہ پڑینگی اور بعضی

مفسرین نی اس قول کی تاکید مین یون کہا ہی کہ یہہ اوسکا سوال کرنا یعنی مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ خوف
انکی بچے پن پر دلالت کرتا ہی کہ دوزخ مین داخل ہونی کی سبب کو اب تک نہین پہچانتی ہین اور یہہ
بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ وی بچے جب کافرونکا جواب سنینگی کہ ہم اس سبب سی دوزخ مین
پڑتی کہ نماز نہین پڑہتے تہی اور فقیرون مسکینون کو کہانا نہین کہلاتی تہی اور بُرون کی صحبت مین
بیٹہتی تہی اور لایعنی بیہودہ شغل مین اپنا دن گذارتی تہی اور قیامت کے دن کا انکار کرتی تہی تو وی
بچے کہینگی کہ ہم بہی یہی کام کرتی تہی لیکن قیامتکا انکار نہین کرتی تہی سو معلوم ہوا کہ قیامت کی دن
کی انکار سی تم ایسی بلامین گرفتار ہوی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ اگر اصحاب الیمین سی مراد نیک بخت ہین
چنانچہ قرآن مجید کا عرف بہی یہی چاہتا ہی تو یہہ سوال یا تعجب کی راہ سی ہوگا یا توبیخ کی راہ سی
اور اس سوال کی جواب مین گنہگار دوزخ سی یون قَالُوا کہینگی ہمسی علمی اور عملی قوا کو عالم علوی
کی طرف جذب کرنا اور کہینچنا نہوسکا اسواسطیکہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ نہ تہی ہم نماز پڑہنی والون
سی اگرچہ نماز کی فرض رکعتین دن اور رات مین کل انیس تہین دو فجر کی چار ظہر کی اور چار عصر کے
اور تین مغرب کی اور چار عشا کی یہہ سترہ رکعتین فرض اصلی ہین اور دو رکعتین رات کی نماز سی
جسمین طاق کی رعایت کی سبب سے ایک رکعت اور زیادہ کرکی وتر نام رکہا ہی اس سبب سی بیس
ہوگئین سو اگر ہم نماز پڑہنے والون سی ہوتی تو وہ انیس رکعتین آج کی دن ہماری کام آتین اور ان
انیسون دوزخکی موکلون سی ہمکو خلاص کرتین اور یہہ بہی ہی کہ دن اور رات کی ساعتین چوبیس
ہین انمین سی پانچ ساعتین نماز کی واسطی مقرر ہین تاکہ باقی انیس ساعتون کی یہہ پانچ ساعتین
کفارہ ہوجاوین اور جو ہمسی ان پانچ ساعتون مین نماز ادا نہوئی تو باقی انیس ساعتون کا
کفارہ بہی ہمکو حاصل نہوا اسواسطی ہر ساعت کی غفلت کی عوض مین ایک موکل دوزخکا ہمپر مسلط
ہوا اور یہہ بہی ہے کہ نماز کے ارکان اور شرط سب ملکی انیس چیزین ہین بدن کی طہارت

اور کپڑے کی طہارت اور حدث اصغر اور اکبر سی طاہر ہونا استقبال قبلہ ستر عورت قیام رکوع
سجود قعود تکبیر تحریمہ رفع الیدین کی ساتہہ قراءۃ اذکار کی تسبیح سی ہو یا تکبیر سی تشہد درود اور دعا حضور ی
کی نیت سلام ہر رکن مین اطمینان کا تمام اور عمل منافی کو ترک کرنا داہنی بائین التفات کو ترک
کرنا اور جو ہمنی نماز کو ترک کیا تو یہہ وغیرہ چیزین بہی ہمسی ترک ہوگئین سو ان سب ہی انہین موکلون
نی ہمکو گرفتار کیا وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ اور نہ کہانا کہلاتی تہی ہم فقیر محتاج کو اسواسطی کہ اگر ایک
وقت بہی پیٹ بہر کی مسکین کو کہانا کہلاتی ہم تو اوس وقت سی اونیس ساعت تک خاطر جمعی سی اوسکو
گذرتی اور حیوانیہ اور طبعیہ ونفسیون قوتین اوسکی اونیس ساعت تک نرم اور تازہ رہتین اور اگر او
اونیس ساعتون مین ان اپنی انیس قوتون سی کوئی بہی کام کرتا تو ہماری نامہ اعمال مین اوسکا ثواب
لکہا جاتا اسواسطی کہ ہم ہی اسکی باعث ٹہری تہی اور یہہ بہی ہے کہ پکار کر کہانا کہلانا تب جا کامل کا
باعث ہوتا ہی جب یہہ اونیس چیزین پائی جاتی ہین ہل جوتنا بیج چہینکنا سینچنا کہیتی کی
محافظت کرنا جانورون سی اور کاٹنا اوسکا اور منڈلی کرنا اور دانہ کو بہوسی سی علیحدہ کرنا اور
پہر انکو بچانا اور غلہ کو کہیت سی اوٹہا کر آبادی یا گہر مین لانا اور پیسنا اور چلنی سی چہاننا آٹی کا اور خمیر
کرنا اور پکانا اور نمک ڈالنا اور روٹی کی ساتہہ کی وسطی سالن بہم پہنچانا اور اس کہانی کو اوٹہا کی عزت اور
حرمت سی مسکین کی سامنی جا رکہنا اور اوسکو پیٹ بہر کی کہانی دینا جلدی نکرنا پہر عزت اور حرمت
سی اوس فقیر کو رخصت کرنا اور اسکا احسان اوسکی اوپر نرکہنا اور بار بار اوسکو یاد بہی نکرنا سو اگر ایک
فقیر کو بہی اسطرح سی کہانا کہلاتی ہم تو وہی اونیس چیزین بیان ان اونیس موکلون سی ہمکو بچاتین
اور ہماری کام آتین وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ اور تہی ہم دہنستی بد صحبتون مین مل رہتہ
دہنسنی والون کی اور اون صحبتون مین اونیس قتین اور برائیان تہین پہلی برائی یہہ دیکہنا
جیسے عورتون کی حسن کا ذکر کرنا اور دولتمندون کی عیش اور بادشاہون کی تکبر اور انکی شان و تجمل

کی اسباب اور صحابہ کی آپسمین جنگ وجدل کی گفتگو اور باطل مذہبونکا چرچا اور فاسقونکی فسق کا بیان
کرنا دوسری برائی آپکی کلام مین نکتہ گیری اور عیب چینی کرنا اور اس کلام کی عیب کو بیان کرنا تیسری
برائی تعصب کی راہ سی مذہبون مین اور مذہب کی قولون مین لڑائی جھگڑا اور اپنی سخن پروری
کرنا اور شریعت کی حکم سی زیادہ اپنی حقوق کی لینی مین جھگڑا کرنا چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور
استعارہ اور خوش تقریری سی آراستہ کرنا اور اچھائی کی ہجو اور برائی کی تعریف کی اشعار پڑھنا اور اس مضمون سی
لذت حاصل کرنا پانچوین برائی فحش بکنا جماع یا عشیاب یا پاخانہ کی مقام کی ذکر سی یا پردہ نشین عورتون
کا نام لیکر چھٹی برائی آپسمین سخت گوئی کرنا جیسی بی حیا احمق جاہل کتی کہنا ساتوین برائی گالی دینا اور
کسی کے آبرو لینا آٹھوین برائی لعنت کا استعمال کرنا خصوصاً غیر مستحق پر نوین برائی ہنسی مسخری بے
زیادتی کرنا ہنسی کی اندازی سے جو دوسری کی رنج وملال کا سبب پڑے دسوین برائی تہمت اور بہتان لگانا
اور بیگناہ کی طرف برائی کی نسبت کرنا گیارہوین برائی مسلمانونکی حرکات اور سکنات پر ہنسنا مسخری کی راہ سے
اور مسلمانونکی عیب بیان کرکے دوسرونکو ہنسانا بارہوین برائی وعدہ خلافی کرنا تیرہوین برائی جھوٹھ
بکنا پھر اسپر مبالغہ کرنا چودہوین برائی آدمیونکی چھپی بھیدون کو کھولنا اور لوگونکی گھرکے چھپی باتونکو
سب کے سامنی ظاہر کرنا پندرہوین برائی بد دعا کرنا سولہوین برائی نیت بد کرنا سترہوین برائی ادہر کی
اودہر لگانا اٹھارہوین برائی سونہہ پر کسیکی تعریف کرنا انیسوین برائی اپنا اور اپنی قوم کا اور اپنی بزرگونکا
فخر زور شور سی بیان کرنا بیسوان انہین آفتون نی ہمکوان ایسی بلاؤن مین ڈالا یعنی دوزخمین انہین
موکلون کی ہاتھ مین گرفتار ہوئی اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین والانفطار
کی اس آیت کی تفسیر مین یَا اَیُّہَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَکَ الی آخرہ ایک فائدہ
لکھا ہے وہ فائدہ یہہ ہی کہ نجات کی اسباب کو گنوا کی پھر نجات کا متوقع ہونا کمال حماقت اور نادانی ہی اب
جاننا چاہئی کہ امید کی حقیقت یہہ ہی کہ کسی چیز کی انتظار مین آدمی کا دل خوش رہی اور مرغوب

کی حاصل ہونی کی واسطی ایک سبب کا رہی والا انتظار ثابت ہووی پہر اگر ایک چیز کی اسباب
بہت جمع ہو گئی ہوون اور اسکا انتظار کہینچی اور اس انتظار مین خوش رہی جیسا کہ ایک کسان نی
اچھا بیج اچھی زمین مین بویا اور پانی بہی وقت پر دیتا ہے اور غلہ کا منتظر ہے اسکو رجا اور امید کہتے
ہین اور اگر ایک چیز کی بہت سی اسباب جاتی رہین اور اوسکی انتظار کہینچی تو وہ غرور اور حماقت مین
گرفتار ہے جیسا کہ ایک کسان نی اوسر زمین مین بیج بویا اور وقت پر سینچا بہی نہین پہر اس سی غلہ
کی انتظاری کری اسکو غرور اور حماقت کہتی ہین اور اگر اسباب کی حاصل ہونی مین شک واقع ہووے
اور نتیجہ کا انتظار کری جیسا کہ ایک کسان نی اچھی زمین مین بیج بویا لیکن سینچا نہین یا اوسر مین
بیج بویا اور سینچا پہر اس سی غلہ کا منتظر ہے اسکو تمنا اور آرزو کہتی ہین پہر جب یہہ مثالین خوب
سمجہہ مین آ گئین تو ایمان دار کو چاہیی کہ اپنی نجات اور فلاح حتی المقدور فکر کری اور اوسکی
اسباب کو اپنی مین جمع کری جیسا کہ فرمانبرداری امر کی اور احتراز نہی سی پہر رحمت الٰہی کا امیدوار
رہی اس انتظاری مین خوشی اور خرمی سی گذران کری اور جس شخص نی اپنی نجات اور
فلاح کی اسباب کو کہو دیا اور اپنی عمر کو نامرضیات الٰہی مین صرف کیا پہر منتظر نجات اور فلاح کا
ہے وہ احمق ہے اور غرور مین گرفتار ہے اور شک کی صورت مین جیسی نماز روزہ کیا لیکن
اوسکی شرطونکو خوب بجا نہ لایا تو وہ آرزومند ہی یعنی شاید اوسکو نجات ہو لیکن یہہ دونون
صورتین اللہ تعالی کے نزدیک بری اور نامقبول ہین حکایت نقل کرتی ہین کہ سلیمان بن
عبد الملک حج کی واسطی ملک شام سی آتا تہا مدینہ منورہ مین حضرت ابو حازم سی ملاقات ہوئی
اونسی پوچہا کہ قیامت کی دن بندونکی ملاقات پروردگار سی کسطرح ہوگی ابو حازم نی کہا
اگر بندہ نیک ہی کہ دنیا مین نیکی کرکے گیا ہے اسکی ملاقات اسطرح ہوگی جیسا کہ کوئی شخص بہت
دنون مین سفر سی پہر کر اپنی گہر مین آوی اور بہت سا مال اور اسباب کما کر اپنی ساتہہ لا دی

اسوقت خیال کیا چاہیی کہ اوسکی گہر والی اوس سے کسطرحسی خوش ہوگی اور اوسکی کسی
طرحسی خاطرداری کریگی اور اگر بندہ بدکار ہے کہ دنیا مین بہت برائیان کرکی گیا ہے اسکا سامنا
ایسا ہوگا جیسا کہ کسی کا غلام چوری کرکے چپ کی بہاگا ہو اور اوسکی خاوندنے اوسکی پیچہے پیادے
پکڑنے کو دوڑائی ہون اور وہ پیادہ اوسکو پکڑ کی ہاتہون مین ہتکڑیان اور پیرون مین
بیڑیان اور گلی مین طوق ڈال کے اوسکی خاوند کے حضور مین لاوین اوسوقت کی حالت کو خیال
کیا چاہیے کہ کیا اپنی دل مین شرمندہ ہوگا اور اپنی خاوند کی نزدیک کسطرحسی لایق لعنت اور
تعزیر کی ہوگا سلیمان کو اس بات کی سننی سی رقت غالب ہوئی بہت رویا اور کہا کہ کیا اچھی
بات ہوتی کہ مین اپنا حال جانتا کہ مجکو ان دونون صورتون مین سی کونسی طرح پر اوس مالک
مطلق کی سامنی لی جاینگے ابوحازم نی کہا کہ اس بات کا معلوم کرنا بہت آسان ہی اور قرآن
شریف مین خوب کہول کی بیان فرمایا ہے سلیمان نی پوچہا کس آیت مین ابوحازم نے
کہا حق تعالی فرماتا ہے إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ
یعنی بی شک نیک لوگ آرام مین ہین اور بی شک گنہگار دوزخ مین ہین اب اپنی عملونکا جائزہ
دیکہو کہ ابرار مین ہو یا فجار مین سلیمان نی کہا کہ اگر ہماری عمل پر انجام کام کا ٹہیرا تو رحمت
الہی کہان ہے ابوحازم نے کہا اسکا بہی پتا قرآن مجید مین بتا دیا ہے سلیمان نی کہا کس
آیت مین ابوحازم نی کہا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ مین یعنی بیشک رحمت
اللہ کی نزدیک ہی نیکی والون سی سلیمان کو اس بات کی سنتی ہی خوف غالب ہوا اور روتی روتی
حالت متغیر ہوگئی اُنکی پاس سی چلا گیا اور کہا اس قسم کی تمہاری باتین سنی کی مجکو طاقت نہین ہے
کہ میرا پتا پہٹا جاتا ہے تمام ہوئی عبارت تفسیر فتح العزیز کی اب لکہنا چاہیی حقیقت رسالہ
مسمی آداب الصالحین کی کہ تالیف کیا ہوا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا کہ زبان فارسی

مین تہا مولوی محمد قطب الدین خان شاگرد رشید مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کی نے
کچھ فائدے زیادہ کرکی اوسکو زبان اردو مین کیا نام اوسکا ہادی الناظرین رکھا اب شروع
ہوی عبارت ہادی الناظرین کی سفر کرنیکے بیان مین **فصل پہلی بیچ نیت سفر کے** اور فائدون
اوسکی کے اول جان کہ سفر دو ہین ایک تو سفر ظاہر عبارت ہی چھوڑنی وطن کی سی اور پہرنی سی
پہاڑ اور جنگل مین اور دوسرا سفر باطن کہ عبارت ہی سیر دلکی سی پستی زمین طبع سی طرف ملکوت
آسمان قلب کے بسبب تہذیب اخلاق اور تصفیہ فکر کے اور بیان اس سفر کا راہ چلنی والون عالم دل سے
پوچھنا چاہیے اور ظاہر سفر اگر وسیلہ اس سفر کا ہو تو محمود ہی والا مبیح ہی مَنْ حُرِمَ عَنِ السَّفَرِ الْبَاطِنِ
اُبْتُلِيَ بِالسَّفَرِ الظَّاهِرِ ترجمہ جو کوئی محروم ہوا سفر باطن سی مبتلا کیا گیا سفر ظاہر مین اور
مقصود یہان بیان کرنا آداب سفر ظاہر کا ہے ایسی طریقہ پر کہ وسیلہ سفر باطن کا ہو جان کہ
سفر ایک نوع حرکت کی ہی کہ صادر ہوتا ہے باختیار اور فعل اختیاری بغیر کسی باعث اور غرض کے
نہین ہوتا اور باعث سفر پر یا طلب کرنا ایک چیز کا ہے یا بہاگنا کسی چیز سی اور طلب کی گئی چیز یا
دنیوی ہی مانند مال وجاہ کی اور یا دینی ہے اور دینی علم ہے یا عمل اور علم یا تو کوئی علم ہی علوم
دینی مین سی یا علم ہے اخلاق وصفات اپنی کا بطریق تجربہ کے اور یا علم ہے نشانیون قدرت
الہی کا اور عجائب اوسکی کا زمین مین مانند سفر ذوالقرنین کی اور عمل یا عبادت ہی اور زیارت عبادت
مانند حج اور عمرہ اور جہاد کی اور زیارت یا تو مقصود اوس سی کوئی مکان ہی مانند مکہ اور مدینہ اور بیت
المقدس اور مانند انکی کے اور زیارت مقصود اولیا و علما کی ہی خواہ زندہ ہون یا مردہ اور جس سے
کہ بہاگتا ہے یا تو وہ ایسا امر ہے کہ ضرر اوسکا متعلق ساتھ بدن کی ہی خواہ عام ہو مانند وبا اور
قحط کے اور یا خاص ہو مانند خوف کی ایذا حاسدون اور دشمنون کی سی اور یا ایسا امر ہی
کہ ضرر اوسکا دین مین ہے مانند قید جاہ ومال کے کہ سبب اعراض کی مولی سی ہی اور باز رکھنی والی تنہا

اور احکام شرعیہ کا اور یا علم ہی خلاق اور صفات بری یا اچھی کا یا علم ان تینون قدرت ہی کا
کہ زمین مین ہین حدیثمین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سی باہر آوی طلب علم کی لیی تو وہ راہ خدا مین ہی
جب تک کہ پھری اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی چلی راہ واسطی طلب علم کی آسان کریگا حق تعالی اوسکی
لیی راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ یعنی طلب
کرو علم کو اگرچہ ہووی چین مین اور اگلی علما رحمہم اللہ مسافتین بعیدہ واسطی سننی ایک حدیث کی
قطع کرتے تہی جابر بن عبد اللہ ساتہہ دس صحابیون ورکے مدینہ شریف سی مصر کو گیی واسطی سننی
ایک حدیث کی عبد اللہ بن انیس کی زبان سی ہر چند کہ اون کو اوسنی وہ حدیث بواسطہ کسی کے
پہنچی تہی اور اسیطرح اکثر علمانی واسطی علم کے سفر اختیار کیی ہین اور محنتین اوٹہائی ہین رحمت
کری اللہ تعالی اون سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس بہی ضروریات دین سی ہی اسلیے
چلنا راہ آخرت کا بغیر اچہا کرنے صفتون کے اور درست کرنی خلاق کی مشکل ہی کہ آدمی بد خلاق
کو صفای باطن کی ممکن نہین اور تجربہ اخلاق اور صفات نفس کا اکثر سفر مین میسر ہوتا ہی اسلیی
کہ نفس وطنمین انسیت پکڑی ہوتا ہی ساتہہ اون چیزون کہ موافق طبیعت اوسکی کی ہین قسم
الفت اور عادت کی چیزون سی پس ظاہر نہین ہوتی ہین خباثتین باطن اوسکی کی اور سفر
جو جگہہ محنت اور شدت اور نہونی الفت اور عادت کی چیزون کی ہی ظاہر ہونا خباثتون اور
عیبون اوسکی کا اکثر ہوتا ہے پس تدبیر اور علاج اوسکا ممکن ہے اسلیی کہ جب علت ظاہر ہو تو علاج
اوسکا ممکن ہے لیکن جب ظاہر نہین ہوتی تو دفع کرنا اوسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکی

بیچ فوائد مخالطت کی مذکور ہوئی اور سفر بھی مخالطت کے ساتھہ زیادتی مشقتون اور ضررون کی اور علم
نشانیون قدرت الٰہی کا زمین مین بھی سبب حاصل ہونی بصیرت اور یقین کا ہی اسلیئے کوئی
چیز موجودات سی نہین ہی کہ دلالت نکری اوپر کمال صنعت اور قدرت اور علم خالق کی اور
اسبابت کو صاحبان دل کہ کان اونکی جان کی کہلی ہین اوراس سی سمجھنا زبان حال کا کر سکتی
ہین خوب جانتی ہین اور بعد حاصل ہونی اس مرتبہ کی رہنا وطن کا اور سفر برابر ہین اور کہولنا اور بند کرنا
آنکہہ کا یکسان ہی اور وہ ہمیشہ سفر مین ہین اور کیفیت اس سفر کی راہ چلنی والی آخرت ہی کے
جانتی ہین اور دوسرا سفر واسطی عبادت کی ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیا اور اولیا اور علما کی
قبرون کی بھی اسی قبیلہ سی ہی اور جس سے کہ حالت حیات مین ساتھہ دیکھنی کی برکت حاصل کرین
بعد اوسکی مرنیکی اوسکی زیارت سی برکت ڈہونڈہین بحسب تفاوت درجات اون کی کی اور زیارت
زندون کی بہتر ہے زیارت مردونکی سی کہ یہان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علما اور صلحا
کے مونہہ پر عبادت ہی اور مسلمان بہائیون کی ملاقات کرنیکی فضیلت بیچ آداب یارانی کی مذکور
ہوچکی ہی اور بیچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضائل بہت ہین اور ثواب بی شمار آیا ہی حضرت
سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نی حضرت رب العزت سے درخواست کی کہ جو کوئی اس مسجد مین
یعنی بیت المقدس مین آوی تو منظور لطف الٰہی کا ہو اور گناہون سی پاک ہو جیسی کہ ماکی پیٹ سی
پیدا ہوا ہی اور حق تعالی اوسکی دعا قبول فرماوی اور تیسرا سفر ہے واسطی بہاگنی کی اوس چیز سے
کہ تشویش ڈالی دین مین اور یہہ پیغمبرون کی سنت سی ہی اور جملہ اون چیزون سی کہ واجب ہی بہاگنا اونسے
قید حکومت اور مال اور جاہ اور کثرت علائق اور اسباب کی ہی کہ یہہ سب چیزین تشویش پیدا کرنی والی خاطر
کی اور سبب تفرقہ دل کی ہین اور تمام و کمال دین کا بغیر فارغ ہونی دلکی علائق سی مشکل ہی اگرچہ قطع
علائق ضروریہ کا اور حاجات لابدیہ کا ممکن نہین ہی لیکن تخفیف اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا

دین اور طاعت کی بقدر سبکباری کی ہی جو کوئی کہ سبکبار زیادہ ہی راہ دین مین تیز رو زیادہ ہے
اور جبکہ بعد ریاضتون کے اور تہذیب اخلاق کے فراغ دل حاصل اسطرح کا ہو کہ کوئی چیز مانع ملاحظہ حق اور
مشاہدہ اوسکی سی نہو تو ہونا متاع اور اسباب کا موجب تشویش دلکا نہوگا لیکن حاصل ہونا اس رتبہ کا
مخصوص ساتہہ انبیا اور اولیا کے ہی اور انہین اور عوام مین بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوت
دلکی بیچ اوٹہانی شواغل کے مانند تفاوت قوت بدن کی ہی بیچ اوٹہانی بوجون بہاری کے یعنی جیسی
ضعیف الجسم کم بوجہہ اوٹہاتا ہی اور قوی الجسم زیادہ اسطرح دون ہمت تہوڑی سی شغلون سے متحمل
نہین ہوتی گہبرا جاتی ہین اور عالی ہمت بہت سی شغلون کی متحمل ہوتی ہین اور گہبراتی نہین اور انکی
حضور مع اللہ مین فرق نہین آتا اور جیسی کثرت اور عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنی قوت ظاہری کے
مفید ہی اسی طرح مجاہدہ اور ریاضت بیچ پیدا کرنی قوت باطنی کے دخل تمام رکہتی ہی اور اختیار
کرنا سفر کا واسطی بہاگنی کے آفات اور فتنون سے عادات سلف سی ہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ یہ ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سی دوسری شہر کو جاوی اور جہان کہ مشہور ہو جاوی کہ وہان
سے انتقال کری اور ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ ایک شہر مین زیادہ چالیس روز سی نہین رہتے
تہی اور جو تہا سفر بچنی کے لیے ہے اوس چیز سے کہ مضر ہے بدن مین مانند وبا اور اسکی اور
یا مضر ہے مال مین مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطی گرانی غلہ کے جائز ہے واسطی خاطر جمعی اور فارغ
ہونی کے عبادت کی لیے سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی کو کسینی دیکہا کہ مشک ہاتہہ مین لٹکی ہوئی
اور تہیلی اناج پیٹہہ پر لیے ہوی چلی جاتی ہین پوچہا کہ کہان جاتی ہو ای ابا عبداللہ کہا کہ سنا ہے
مینی کہ فلانی گاؤن مین غلہ ارزان ہے چاہتا ہون مین کہ وہان رہون کہا کہ ایا ہم بہی اسطرح
کرین کہا ہان جبکہ سنی تو کہ ایک جگہہ غلہ ارزان ہے سکونت اختیار کر وہان کہ سلامتی
اور خاطر جمعی اسمین اکثر ہے اور تعلق ساتہہ اسباب کے منافی توکل کے نہین ای پر سفر کرنا

واسطی خوف وبا اور مانند اسکی جائز نہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ یہہ وبا ایک بیماری ہی کہ پہلی
اگلی امتین ساتھہ اسکی عذاب کی گئین تہین بعد ازان باقی رہی کہ کبھی جاتی ہی اور کبھی آتی ہے
پس جو کوئی سنی اسکو کسی شہر مین چاہیی کہ وہان نجاوی اور اگر شہر مین ہووی اور وہان وبا آوی
تو وہان سی نکلی نہین اور صبر کری اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ طاعون یعنی وبا ایک بیماری ہے
مانند غدہ اونٹ کی کہ منہ مین نکلتا ہی جو مسلمان کہ اوس سی مری شہید ہے اور جو کوئی ٹہیرا رہی شہر مین
حالت وبا مین مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا مین جہاد کری اور جو کوئی بہاگی وبا سے مانند اوس کے
کے ہے کہ جہاد سی بہاگا اور حاصل یہہ ہے کہ بہاگنا وبا سے اور جانا وبا کی جگہہ ممنوع ہے یہہ ہے بیان
سفر کے فائدون کا اور اسی جگہہ سے نیت سفر کی ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر مین تو
ثواب پاویگا والا ہیچ ہے اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ سفر یا اچھا ہے یا برا یا مباح سفر اچھا یہہ ہے کہ واسطی
اعمال آخرت کی ہو یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطی حاصل کرنے حاجات دنیویہ کے ہو
کہ زندگانی مین ضروری ہین اور موجب خاطر جمعی اور حضور دل کے ہین وہ بھی داخل ہی اعمال
آخرت مین اور طلب کرنا زیادتی کا اسمین قبیلہ دنیا سی ہی اور مدار نیت پر ہے پس حاصل کرنا مال کا واسطے
قوت عبادت کی اور خبر گیری فقرا کی اعمال اخروی سی ہی یعنی اگرچہ زیادہ حاجت سی ہو اور نکلنا حج کی لئے
واسطی سنانی اور دکہانی لوگون کے واسطی دنیا کی ہے اور اعتبار نیت کا واجبات اور مباحات مین ہے
اور حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مرتکب ہونا حرام کا جائز نہین یعنی مثلا حج وغیرہ کی لیی نکلا ہے یا تجارت کی لیی نکلا ہی اور نیت اسمین
اچھی ہے متغیر ہو گئی اور اگر قضاقی وغیرہ کے لیی نکلی اور کہی کہ نیت میری یہہ ہے کہ یہہ مال فقرا کو کہلاونگا یہہ نیت کچہہ کام نہ آوی گی ایسا کام
ہرگز نکرنا چاہیی اور ہمیشہ سیر و سیاحت مین رہنا تشویش مین ڈالنی والا دل کا ہے مگر جو حنفی قوی ہونگے اور اکثر سیاح بیکار اور گدا پیشہ
ہوتی ہین اور اسکی فائدون مین سے نہایت فائدہ یہہ ہے کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیی کہ سفر ارادہ نیک کہنی والے کا واسطی طلب
علم اور دیکہنی بزرگون کے ہو تا کہ آنکہہ لگی پہلی اور طریق عمل اور ذکر کا ہاتہہ لگی اور بعد اوسکی آقامت کری وطن مین یا ایک شہر مین سکونت اختیار

کرنی بہتر ہے **فصل دوسری بیچ آداب مسافرون کی وقت نکلنی سی پہرنی تک**
جب ارادہ سفر کا ہو تو چاہیئی کہ اول حقوق لوگونکی ادا کری اور قرض قرضخواہون کی ادا کری اور اگر امانتین
لوگونکی رکہتا ہو تو اونکی سپرد کری اور نفقہ اہل حقوق کا یعنی بی بی بچون وغیرہ کا بہر دیوی اور
خرچ راہ حلال طیب بہم پہنچاوی اور خرچ راہ اسقدر ساتہہ لی کہ رفیقون پر بہی فراخ ہو اور چاہیئے
کہ سفر مین خوش خلق رہی اور اخلاق نیک ظاہر کری کہ نہایت تجربہ آدمی کی خلق کا سفر ہی مین ہوتا ہی
اور جو کہ سفر مین ثابت قدم محبت مین اور قابل صحبت کی ہی وطن مین بہی ہوسکیگا بہت
آدمی ایسی ہوتی ہین کہ وطنمین راضی اور خوشی ہوتی ہین ولیکن سفر مین سخت ترش رو ہین
یہہ کچہہ نہین اور پہلا اچہا ہی یعنی جو سفر مین خوش خلقی کرتا ہی کہ سفر جگہہ مصیبتون اور حادثونکی ہے
اور تحمل اسمین نہایت دشوار رہتا ہی اور اسی سبب سی کہا ہی علمانی کہ تین آدمیون سی سخت
کلام کرنا نچاہیی روزہ دار سی اور بیمار سی اور مسافر سی اور تمام حسن خلق مسافر کا اسمین ہی کہ
ساتہہ کرایہ کرنیوالی کی احسان کری اور رفیقونکا مددگار رہی جس چیز سی کہ ممکن ہو خواہ سواری
سی ہو خواہ کہانی سی خواہ اور چیز سے اور کبہی ساتہہ خوش طبعی کی بہی خاطر انکی خوش کرتا ہی لیکن
بیملاخلت فحش و گناہ کی کہ خوش طبعی بہی سبب رفع وحشت خاطر کی اور موجب رفع غم کی ہی اور جملہ آداب
سفر سی یہہ ہی کہ اول رفیق پیدا کری تنہا نہ نکلی سفر کی لیی کہ سفر تنہا مشکل ہے اور اسی سبب سی
کہا ہی علمانی اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ یعنی رفیق پیدا کر پہر راہ چل لاکن چاہیی کہ رفیق اسکا ایسا شخص ہو
کہ مدد کری اسکی دین مین اگر دینکی بابت کوئی بہول جاوی تو یاد دلاوی اوسکو اور اگر یاد ہو مدد کری
اوسکی کہ آدمی اوپر دین دوست اپنی کی ہی یعنی اگر رفیق دیندار ہوگا تو یہہ بہی اوسکی صحبت مین
دیندار ہوگا اور پہچان دوست کی بہی یہی ہی کہ مدد کری اوسکی دین پر اور حدیث مین منع آیا ہی تنہا سفر
کرنی سی اور کمتر جماعت سفر کی تین آدمی ہین لیکن اگر چار ہون تو بہتر ہے خَیْرُ الْاَصْحَابِ اَرْبَعَۃٌ

اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر تین آدمی ہونگی تو دو آدمی اگر کسی کام کو جاوینگی یعنی کہنا نا دانا لینی کو
تو ایک آدمی تنہا رہیگا اور دلگیر ہوگا کہ سفر جگہہ وحشت اور محنت کی ہی اور اگر ایکہی جاویگا کام تو وہ دلگیر
ہوگا کہ قضاء حاجات اور معاملہ شہر بیگانہ مین غریب کو مشکل ہی پس چار کا ہونا بہتر ہے
کہ دو کام کو جاوینگی تو دو آپسمین باتین کرتی ہین گی اور زیادہ چار سی نہین چاہیین کہ بہت زیادہ
مین حاجت سی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کہ زیادہ حاجت سی ہوتا ہی رفاقت مین اہتمام اسکی
حال کا بہت کم ہوتا ہی اور چاہیی کہ جماعتمین ایک شخص کو امیر کرین کہ یہہ رفع کرتا ہی معنی اثنینیہ
یعنی دو ہونی کو آیا ہے اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَاتُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ سلامتی تنہائی مین ہے
اور آفتین دو مین ہین جب ایک امیر ہوا تو گویا وہ اکیلا ہے کہ کوئی اوسکی رای مین برابر شریک
نہین اور یہہ بہی ہی کہ عقلین لوگونکی بیچ اختیار کرنی منزلونکی اور معین کرنی راہون کی اور امور
سفر کی مختلف ہوتی ہین پس اگر حاکم ایک نہ ہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور انتظام امور مین خلل
پڑیگا اور ہونا ایک حاکم کا رفع کرتا ہے نزاع اور فساد کو اور چاہیی کہ امیر ایسی کو کرین کہ بہت خوش خلق
اور بہت مہربان ہو اور عاقل اور پختہ کار ہو اور شیوہ احسان اور ایثار کا رکہتا ہو اور نظر اوسکی منحصر اور مصلحت رفقا کی ہو عبد اللہ مروزی
رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مین ہمراہ ہوا ابو علی کی سفر مین ابو علی نی کہا کہ ای عبد اللہ تو امیر ہوگا یا مین کہا کہ مینی تم ہو کہا ابو علی نی
کہ اطاعت حکم کے اور فرمانبرداری امر میری کی لازم گنا تو مینی کہا کہ یون ہی کرونگا پس ہمیشہ اوٹھا لیتا
کا اور تمام خدمتین ابو علی کرتی تہی اور مجکو خدمتمین مشغول نہونی دیتی تہی ایک شب مینہ برستی تہا
تمام شب میری سر پر چادر لیی کہڑی رہی کہ مینی اللہ اللہ کہہ تو خدمت مجہی بہی کرنی دو کہا نہین
نہ کہا تہا کہ اطاعت میری لازم گنا اور مجکو امیر اپنا جانا سو مین پشیمان ہوا مین کہ کاشکی امیر نہ جانتا مین
اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ رخصت کری شہر کے رفیقون کو اور گہر کی لوگون کو اور دوستون کو
اور وقت رخصت آپسمین ایک دوسری کی لیی دعا کرین اور مقیم مسافر کو کہی فی حفظ اللہ

حاجت اوسکی مقدم رکہنی اپنی حاجت سے

حکایت عبد اللہ مروزی

وَكَنَفِهٖ وَزَوَّدَكَ التَّقْوٰى وَغَفَرَ لَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ ترجمہ سونپا
مینی تجھ کو اللہ کی حفاظت اور پناہ مین اور توشہ دی تجکو اللہ تقوی اور بخشی تجھکو اور متوجہ کری
تجکو واسطی خیر کے جدہر متوجہ ہووی تو اور مسافر مقیم کو کہی اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَيْمَانَكُمْ
وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكُمْ یعنی سونپتا ہون مین اللہ کو دین تمہارا اور ایمان تمہارا اور آخری عمل تمہارے
اور چاہیی کہ اہل و مال کو اور ہر چیز کو کہ متعلق اسکی ہی سپرد خدا تعالی کی کری اور دعا کری علی العموم
کری خاص کر بعضون کی لیی نہ کری آیا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگون کو مال بانٹ
رہی تہی کہ ناگہان ایک شخص آیا کہ اوسکی ساتھہ ایک بیٹا تہا نہایت مشابہ ساتھہ اوسکی امیر المومنین عمر رضہ
نی کہا کہ یہہ کون ہی اور تجہسے کیا قرابت رکہتا ہی کہ مینی کسی کو کسی کی ساتھہ ایسا مشابہ نہین
دیکہا ہے اوسنی کہا کہ اے امیر المومنین یہہ بیٹا میرا ہی مجکو ارادہ ایک سفر کا درپیش آیا تہا اور اسکی
لڑکی کی ماں حاملہ تہی اوسنی کہا کہ تو جاتا ہی اور مجکو اسحالمین چہوڑتا ہے مینی کہا کہ جو کچہہ کہ تیرے
پیٹ مین ہی اسکو خدا تعالی کی سپرد کرتا ہون پس مین یہہ کہکر چلا گیا مین جب سفر سی پہر کر آیا
تو اوسکی ماں مر گئی تہی ایک روز بیٹہا تہا مین اور لوگون سی باتین کر رہا تہا کہ ناگہان اوسکی
گور پر ایک روشنی دیکہی مینی لوگون سی مینی کہا کہ یہہ کیا ہی لوگون نی کہا کہ یہہ گور ہی تیری
بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکہتی ہین ہم کہا مینی کہ واللہ وہ صائم الدہر اور قائم اللیل
تہی یعنی یہہ روشنی اسی کی سبب سے ہی پہر اوسکی گور پر گئی ہم دیکہا مینی کہ وہ روشنی ایک چراغ کی ہی
کہ اوسکی گور پر روشن ہی اور یہہ بیٹا ہاتہہ پانون مار رہا ہے ایک ہاتف غیبی نی آواز دی
کہ یہہ امانت تیری ہی کہ سپرد خدا کی تہی تو نی اگر اسکی ماں بہی سپرد خدا کی کرتا تو تو اوسکو بہی پاتا کہ جو کوئی
خدا کو امانت سپرد کرتا ہی سلامت پاتا ہی اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ پہلی سفر کی دو رکعت نماز
استخارہ کی پڑہی کہ جو کوئی کسی کام مین استخارہ کرتا ہے انجام اوسکام کا بخیر ہوتا ہے اور حدیث مین

آیا ہی کہ سعادت ابن آدم کی سی ہی استخارہ اوسکا پہلی شروع کرنی ہی کسی کام مین اور یہہ بہی
حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت اپنی اصحاب کو تعلیم کرتے تہی استخارہ جیسی کہ تعلیم کرتی تہی سورہ قرآن
کی یعنی بہت اہتمام کرتی تہی اسکی سکہانی مین اور اگلی بزرگ ہر کام مین استخارہ لازم گنتی تہی
ف اب جاننا چاہیی کہ فرض واجب سنت موکدہ مین تو حاجت کچہہ استخارہ کی نہین ہے
اور اسی طرح سی منہیات مین بہی اور باقی سب کامون مین استخارہ کری انتہی اور کیفیت
استخارہ کی یہہ ہی دو رکعت پڑہے اسطرح کہ اول رکعت مین سورہ فاتحہ یعنی الحمد اور قل یا ایہا
الکافرون اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور جب فارغ ہو یہہ دعا پڑہے اَللّٰہُمَّ اِنِّی
اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰہُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ
لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ
لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ
اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ
ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہسی ساتہہ استعانت علم تیری
اور طلب قدرت کی کرتا ہون تجہسی یعنی او ر یا پانی خیر کے بوسطہ قدرت تیری اور مانگتا ہون مین
تجہہ سی مطلب یا پانی فضل تیری سی کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہے اور نہین قدرت
رکہتا مین اور جانتا ہے تو اور نہین جانتا مین او تو بہت جاننی والا ہے پوشیدہ باتون کا
یا اللہ جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہے میری لیی دین میرے مین اور زندگانی میرے مین
اور انجام کام میری مین یا اسجہان مین اور اوسجہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لیی
اور آسان کر اوسکو میری لیی پہر برکت دی میری لیی اوسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہے

دعای استخاره

لیی دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا اسجہان مین اور اوسجہان مین پس
پہیر اسکو مجہسی اور پہیر مجکو اوس سی اور حکم کر اور مقدر کیا کر میری لیی بہلائی جہان کہین ہووی پہر راضی کر
مجکو ساتہہ اوسکی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی قصد کری کسی کام کا وہ دو رکعت
پڑہی سوای فرض کی اور یہہ دعا پڑہی اور مراد کام سی وہ کام ہے کہ مباح ہو اور تردد کرتا ہو اوسکی
کرنے نہ کرنے مین مثل سفر کرنی اور بنائی عمارۃ اور کرنے نکاح اور مانند اونکی کی نہ مانند کہانی اور پینی مقرری
کی کہ اسمین استخارہ نہین چاہیے اور اسیطرح استخارہ نہ کیا جاوی کرنے واجب اور مستحب مین اور چہوڑنے
حرام اور مکروہ کی مین پس استخارہ پڑہنی سی جو بات اسکی حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار
پکڑ جاتا ہی یہہ حضرت شیخ نے مشکوۃ شریف کی شرح مین لکہا ہے اور وقت سفر کی چار رکعت اور پڑہے
حدیث مین آیا ہے کہ خلیفہ نہین چہوڑتا ہے بندہ اپنی اہل مین کوئی خلیفہ کہ دوست زیادہ ہو خدای
تعالی کی نزدیک چار رکعت سی کہ ادا کری اپنی گہر مین اوسوقت کہ باندہی کپڑی سفر کی پڑہی اوسمین
یعنی ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پہر بعد نماز کی کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ بِهِنَّ
اِلَیْكَ فَاخْلُفْنِیْ فِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین نزدیکی حاصل کرتا ہون بسبب ان
رکعتون کی طرف تیری پس کارساز ہو تو میرا پیچہی میری اہل کا اور میری مال مین پس جو کوئی یہہ پڑہتا ہے
حق تعالی نگاہ رکہتا ہے اوسکی اہل اور مال کو اور حفاظت کرتا ہی گرد اوسکی کی اوسوقت تک
کہ پہر کر آوی تمام ہوا مضمون حدیث کا ادب گہر کی دروازہ پر آوی یعنی باہر نکلنی کی لیی تو کہی
بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ
اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ترجمہ نکلتا ہون مین ساتہہ
نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اوپر اللہ کی نہین پہرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی ای رب
میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری اس سی کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاوں مین یا پہسلون مین

یا پھسلایا جاؤن مین یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین یا جہالت کیجاوی مجھپر اور جب قدم راہ پر رکھی کہی اَللّٰھُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَاكْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَالَا اَھْتَمُّ بِهٖ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ یا اللہ ساتھہ نام تیری کی چلا مین اور تجھی پر بھروسا کیا مینی اور ساتھہ تیری چنگل مارا مینی اور طرف تیری متوجہ ہوا مین یا اللہ تجھی پر اعتماد ہے مجکو اور تجھی سی امید ہی پس کفایت کر مجکو اوس چیز سی کہ فکر مین ڈالا ہے مجکو اور اوس چیز سی کہ نہین فکر کرتا مین اوسکی یا اللہ توشہ راہ دی مجکو تقوی اور متوجہ کر مجکو واسطی خیر کے جدہر کہ متوجہ ہون مین اور یہہ دعا ہر منزل مین پڑہے جسوقت کہ نکلی اوس منزل سی اور جب گھوڑی پر سوار ہو کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلَی الظَّھْرِ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلَی الْاُمُوْرِ سوار ہوتا ہون مین ساتھہ نام اللہ تعالی کے او ساتھہ مدد اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی بھروسا کیا مینی اللہ پر اور نہین ہے بچنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ بزرگ کی جو کچھہ چاہا اللہ نی ہوا اور جو کچھہ نہ چاہا نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا اوسنی ہماری لیے اوسکو اور نہ تھی ہم واسطی اوسکی طاقت پانی والی اور تحقیق ہم طرف رب اپنی کے البتہ پھرنیوالی ہین یا اللہ تو ہی سوار کرنیوالا ہی پشت سواری پر اور تجھی سی مدد چاہی جاتی ہی امور پر اور مقصود ان دعاؤن سی یہہ ہے کہ ہر وقت سفر کی التجا ساتھہ حق تعالی کی کرتا رہی اور توکل اوسپر کری اور ذکر الہی چاہیے اور مشغول ساتھہ اوسکی رہی اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ روز پنجشنبہ کی سفر

کری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی طرح کرتے تہی اور چاہیی کہ وقت صبح کی سفر کری حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی حق تعالے برکت دی میری امت کو بیچ صبح روز پنجشنبہ کی یعنی
جو کام اسمین کرین برکت پاوین اور ہر کام مین مستحب یہہ ہی کہ شروع صبح کو کری کہ یہہ وقت
برکت کا ہے اور چاہیی کہ بعد از طلوع ہونی فجر روز جمعہ کی سفر نکری کہ جمعہ کی نماز چہوڑ کر جانا بہتر نہین
اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ جب تک دن گرم نہوا وتری نہین کہ سنت اسی طرح ہی
اور اکثر رات کو راہ چلا کری حدیث شریف مین آیا ہی کہ رات کو چلا کرو کہ راہ رات مین لپیٹی
جاتی ہی یعنی مسافت تہوڑی معلوم ہوتی ہی لیکن اس صورت مین ہی کہ خوف وخطر نہو اور رفیق
بہت ہون اور جب بلندی پر چڑہی تو تکبیر یعنی اللہ اکبر کہی اور جب نشیب مین آوی تو تسبیح یعنی
سبحان اللہ کہی اور جب قریب پہنچی منزل کی تو کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَيْرَ اَهْلِهٖ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَشَرِّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اَصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ شِرَارِهِمْ یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسی
بہلائی اسمنزل کی اور بہلائی اسکی رہنی والونکی اور پناہ مانگتا ہون مین تجہسی برائی اسمنزل کی سی اور
برائی اوس چیز کی سی کہ اسمین ہی یا اللہ پہیر مجہسی برائی انکی بُرون کی اور جب وتری منزل پر
تو چاہیی کہ دو رکعت نماز ادا کری اور کہی اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ
وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کے کہ پوری ہین ایسی کلمی کہ
نہین تجاوز کرتا اونسی بہلا اور نہ برا برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی اور جب رات ہو تو کہی يَا اَرْضُ رَبِّيْ
وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ وَلَهٗ
مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی تیری برائی سی یعنی خسف وغیرہ سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی گئی ہی

تجہہ مین یعنی سانپ وغیرہ اور برائی او بچہ کی سی کہ چلتی ہی تجہپر یعنی حیوانات او جن و انس اور پناہ
مانگتا ہون ساتھ اسکی برائی شیر کی سی اور برائی اژدہا کالی کی سی اور ہر طرح کی سانپ اور بچہو کی سی اور برائی
شہر کی رہنی والون کی سی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جننی والی کی سی اور بیٹی کی سی یعنی اولاد آدمی
یا اولاد ابلیس اور واسطی اللہ کی ہی وہ چیز کہ سکونت پکڑی ہی رات اور دن مین اور وہ ہی سننی
والا اور جاننی والا فائدہ کہا جبیر نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چاہتا ہے تو ای جبیر
کہ جب نکلی تو سفر کو یہہ کہ ہووے تو بہتر یارون اپنی سی ہیئت مین یعنی صورۃ اور حال مین اور
بہت زیادہ انکا از روی توشہ کی یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال جمال والا ہو جاے
تو عرض کیا مینی کہ ہان چاہتا ہون مین فدا ہون تم پر ماں باپ سی فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ پڑہ یہہ
پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور شروع کر ہر سورۃ کو ساتھ بسم اللہ کی اور ختم کر قراءۃ اپنی ساتھ بسم اللہ کی یعنی سب چہہ ہونگی
کہا جبیر نی اور تہا مین غنی بہت مال والا پس تہا مین نکلتا سفر مین پس ہو جاتا مین بہت تباہ
حال یارون سی ہیئت مین اور کمتر اونسی توشہ مین یعنے باوجود کثرت مال کی بد ہیئت اور
مفلس ہو جاتا مین بسبب ضایع ہونے مال کے اور بی برکتی کی پس ہمیشہ ہون مین جبسی کہ سیکہی مینی
یہہ سورتین رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سی اور مداومت کی انکی پڑہنی کی بہترین اون کی سی
ہیأت مین اور زیادہ ترین اونکی سی توشہ مین یہان تک پہر آتا ہون مین سفر اپنی سی نقل کیے
یہہ ابو یعلی نی اور منزل پر اوتر کے پڑہے اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ پناہ مانگتا ہون
مین ساتہہ کلمون اللہ کی کہ پوری ہین برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی کہ اسکی بڑی فضیلت آئی ہی معقل بن
یسار صحابی سی روایت ہی کہ جسنی یہہ دعا پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی
کرتے ہین اسکی لیی اور مرتا ہے تو شہید مرتا ہے یہہ روایت ملا علی قاری نی حصن حصین کی شرح مین نقل کی ہے

اور صحیح مسلم مین روایت ہی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر
عرض کیا کہ آج کے رات ایک بچھو کے کاٹنی سی کیا ایذا اوٹھائی مینی فرمایا آگاہ ہو اگر
کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو ضرر نہ پہنچاتا
تجھہ کو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہے تو نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز جب تک
کوچ کری یہہ روایت مشکوۃ مین ہے اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین روایت
کی ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ وہ نقل کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ فرمایا آپ نی جو کوئی ارادہ کری سفر کا پس پکڑی دونون بازو اپنی گہر کی دروازہ
کی اور پڑہی گیارہ بار قل ہو اللہ احد ہوتا ہے اللہ تعالی نگہبان اسکا یہان تک کہ پہری
یہہ روایت تفسیر در منثور مین ہی اور بہت دعائین تفصیل سی کتاب حصن حصین وغیرہ
مین منقول ہین جو چاہے سو پڑہے اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ روز و شب مین فطنت
اور احتیاط سی رہی دن مین تنہا نہ چلی اور قافلہ سی الگ نہ ہو شاید کہ کوئی گہات مین ہو یا
ہمراہی سی رہ جاوی اور رات مین جاگتا رہے اور بیخبر نہ سووی آیا ہی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر مین سوتی تو بازو اپنا نیچی سر مبارک کی بچہاتی اور آخر شب
مین سوتی تو بازو کہڑا کرکر سر ہتیلی کی اوپر رکہہ کر سوتی ہی کہ اس سی بہت غفلت نہین ہوتی
سونی مین اور جلدی جاگ اوٹہتا ہے اور مستحب یہہ ہی کہ رات کو نوبت بہ نوبت جاگتی
رہین جب کوئی دشمن یا درندہ رات مین یا دن مین قصد ایذا کا کری تو آیۃ الکرسی
اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہے اور پناہ ساتہہ
خدا کی ڈہونڈہے اور توکل اوسپر کری اور مدد اوسی سی چاہی اور جملہ آداب سفر سی
یہہ ہی کہ اگر سوار ہو تو سواری پر رحم کری اوسکی طاقت سی زیادہ بوجہ نہ ڈالی اور موہنہ پر نہ مارے

کہ ہر جاندار کی موںہہ پہ مارنا منع ہی اور سواری پر سووی نہین تاگران نہو یعنی نیند کی حالت مین بوجہ بہت
ہو جاتا ہے بدن کا پس سووی نہین اور اگر تہوڑی سی دیر اوتر لیا کری سواری پر سی تو اوسمین بہت
مہربانی اور رحم ہی اسپر اور بعضی اگلی بزرگ وقت کرایہ کی شرط کر لیتی تہی کہ سواری پر سی اوترینگی نہین
اور اسکی مقابلہ مین کرایہ زیادہ دیتی تہی اور بعد ازان اوترتی تہی کہ اسمین احسان ہی جانور پر اور
کرایہ دینی والی پر بہی یعنی شرط کی ہی کہ اوترینگی نہین اور اسکی عوض مین کرایہ بہی زیادہ دیا اور باوجود اسکے
جو اوتری رحم کر کر جانور سی تو احسان جانور پر بہی ہوا اور اوسکی مالک پر بہی اور جو کوئی جانور پر زیادتی
کریگا روز قیامت کی اوس سی پوچہا جاویگا اور چاہیی کہ نکاری سی یعنی کرایہ دینی والی سی قصہ جہگڑا
نکری کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی معاملات مین فضائل اعمال سی ہی اور چاہیی کہ زیادہ اوس چیز سی
کہ شرط کی ہی نہ لادی جانور پر اگرچہ فقہانی شئی قلیل مین توسع کیا ہی یعنی اجازت دی ہی ولیکن طریقہ
اہل ورع کا یعنی پرہیزگاری کا یہہ نہین ہی اسلیی کہ احتیاط اسمین ہی اسلیی کہ جرات کرنی تہوڑی سی زیادتی
پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور جو کوئی محل شبہہ سی نہ پرہیز کری حرام مین پڑ جاتا
ہے اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ جن چیزون کی حاجت بہت پڑتی ہی مانند مسواک اور
کنگہی اور مانند ان کی ہمراہ رکہی اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت مین
سرمہ دانی اور آئینہ اور مسواک اور کنگہی اور مقراض اور قارورہ ہمراہ لیتی تہی اور سرمہ لگانا نزدیک
سونی کی سنت ہے فرمایا ہے آنحضرت علیہ السلام نی کہ لازم پکڑو تم سرمہ لگانیکو نزدیک سونی کی اسلیی کہ
وہ زیادہ کرتا ہے بینائی کو اور اوگاتا ہی بالون کو یعنی پلکون کو اور ہر آنکہہ مین تین تین سلائیان
لگاوی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ داہنی آنکہہ مین تین سلائیان اور بائین مین دو لگاوے
اور صوفیہ نی چہاگل اور رسی کو زیادہ کیا ہے یعنی یہہ بہی رکہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ جب
فقیر کے ساتہہ چہاگل اور رسی نہین ہی دلیل ہے اوسکی نقصان دین کی اور کہٹنا اوسکا واسطی

احتیاط طہارت پانی کے اور دہونی کپڑی کی ہی یعنی چہاگل ایسلیے ہی کہ پانی محفوظ وپاک رہی اسمین اور تری واسطی خشک نی دہوئی کپڑونکی اور واسطے پانی کہینچنی کی ہی اور متقدمین یعنی صحابہ اور تابعین نی اکتفا تیمم پر بہی کیا ہی اور کپڑی زمین پر خشک کرلیتی تہی اور یہہ نہایت تجرید ہے پس چہاگل اور رسّی رکہنی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی آور بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کری سنت قدیمہ کو اور جو چیز کہ مدد کری سنتونکی وہ مستحسن ہے اور احتیاط طہارت ظاہری مین خوب ہی جب تک کہ نہو سبب فوت ہونی اس عمل کی کہ افضل ہے اوس سی اور اگر سبب فوت ہونی ایک ایسی امر کے ہو کہ افضل ہے اوس سی تو خوب نہین ہی وہ احتیاط ایسلئی کہا ہے علمانی کہ عالم کو نچاہیئی کہ آپ کپڑی دہووے اگر قدرت دہلانی کی رکہتا ہو اسلیی کہ اسمدت مین مشغول علم مین نہین ہوسکا کہ افضل اعمال ہے اور بعضی کرو اسطی وضو کی راہ دور دراز جاتی ہین تا جاریکے پانی پر پہنچین حقیقت مین عبث کرتے ہین کیون اس زمانہ مین مشغول ذکر وفکر مین نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہہ تحفہ عمل صحابہ اور متقدمین کی سے ہے کہ ان کو صاف کرنا دل کا ضرورتر تہا ستہرا کرنی بدن کی سے یہان تک کہ صحابہ بعض اوقات بعد از کہانی کی ہاتہہ نہ دہوتی تہی اور پاؤن کی تلوون سی ہاتہہ کو صاف کرلیتی تہی بسبب اسکی کہ کمال مستغرق ہوتی تہی اوقات ان کی عمل قلبی مین اور فرصت نہوتی تہی اسکی کہ مقید ہون ہاتہہ دہونی کے اور جملہ آداب سفر سی کہ متعلق ساتہہ حالت پہرنی کی طرف وطن کی ہی یہہ ہی کہ جب قریب اپنی منزل کی پہنچی تو پہلی اپنی کسیکو گہر مین بہیجی اور یکایک نہ چلا آوی کہ حدیث مین اوس سی منع کیا ہے آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتی سفر سی تو اول مسجد مین آتی اور دو رکعت ادا کرتی بعد ازان گہر مین آتی اور چاہیئی کہ واسطی گہر والون کی اور اقربا اور دوستون کے تحفہ لاوے بحسب مقدور کے کہ یہہ سبب فرحت دل اور باعث ازدیاد محبت کا ہے اور جملہ آداب سفر سی کہ متعلق ساتہہ باطن کی ہے یہہ ہے کہ ... آخرت کی ہو یاد اوس

چیز کی کہ مددگار ہو کار آخرت مین اور اگر سفر سبب زیادتی دین کا نہو تو نکری اور سبب غفلت
اپنی دل کی متغیر پاوی تو توقف کری یا پہر آوی اور چاہیی کہ ہر شہر کی داخل ہونی سی قصد
دیکہنی بزرگون اوسکی کا ہو اور کوشش اسمین کری کہ ہر ایک سی طلب فائدی کی چیز کری
اگرچہ ایک ہیہ بات ہو اور مقصد فائدہ کی چیز طلب کرنیسی نفع اوٹہانا ہو اوس سی نہ بیان کرنا
اوسکا اور قصہ خوانی اور جو کچہہ سفر مین دیکہی عجائب و غرائب اوسکی بہی بیان نکری اور یہہ نہایت
ریاضت ہی اور اگر بیان بہی کری تو بقدر حاجت کی کری اور کسی تقریب سی کہی اور کسی شہر مین
زیادہ سات یا دس دن سی قیام نکری مگر یہہ کہ جس شیخ کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم کری زیادہ
رہنی کا اور اگر کسی ملاپ دار سی ملی تو زیادہ تین روز سی اوسکی ہان ٹہری کہ یہہ حد ہے
ضیافت کی مگر کہ اوسکو جدائی تیری ناگوار ہو اور مصر ہو یعنی ہٹ کرنیوالا زیادہ رہنی کی لیی
اور اگر قصد کسی شیخکی زیارت کا کری تو زیادہ ایک روز و شب سی نرہی یعنی اسلئی کہ بزرگون
کو تکلیف دینی اچہی نہین اور سفر مین عیش و عشرت مین مشغول نہو کہ اس سی برکت سفر
کی جاتی رہتی ہی اور جس شہر مین جاوی اول وہانکی بزرگون کو دیکہی بترتیب فضیلت کے
یعنی اول بہت بڑی بزرگ سی ملی اور پہر اوس سی کم درجہ والی سی پہر اوس سی کم سی اور اگر
بزرگ گہر مین ہو تو اوسکی دروازیکو نہ کہٹکہٹاوی اور تکلیف نکلنی کی اوسکو ندی بلکہ منتظر بیٹہا
رہی تا وہ آپ نکلی اور جب وہ نکلی تو ادب سی اوسکی آگی بیٹہی اور بغیر پوچہی بات نکری اور اگر
پوچہی تو بقدر سوال کے جواب دی اور اوس سی مسئلہ بغیر اوسکی رضا کی نہ پوچہی اور جس شہر
اور گانو مین آوی وہانکی صلحا کی قبرون کی زیارت کری اور اگر یہہ نجانے تو وہان کے رہنی
والون سی پوچہہ لی اور بدون ضرورت کی اپنی حاجت کسی سی ظاہر نکری اگرچہ جانتا ہو کہ
وہ قبول کریگا اور راہ مین ہمیشہ ذکر و فکر مین مشغول رہی اور بہتر یہہ ہی کہ ذکر دل مین رہے

لوگون کو سناوے ہی نہین لیکن اگر کوئی اوس سی کچھہ بات پوچھی تو ذکر کو ترک کری اور جواب دے ہی
بعد ازان پھر ذکر کرنی لگی کہ اسکو بہت دخل ہے اپنی حال کی پوشیدہ کرنی مین برخلاف نفس
کی اور اگر اوسکو خدمت صلحا اور فقرا کی ہاتھہ لگی تو سفر نہ کری کہ مقصود سفر سے یہی ہی پس اس
صورت مین سفر کرنا کفران نعمت ہی کہ اس نعمت کی قدر نہ کی اور سفر بی فائدہ اختیار کیا
اور جب سفر مین کچھہ تقصیر و نقصان معائنہ کری اپنی نفس مین کہ شہر مین کہتا تھا جانی کہ یہہ سفر علتی ہی پس چاہیی
یعنی عبادت اور حضور قلب وغیرہ مین
آوی اور چاہیی کہ ارادہ کرنے والا سفر کا اول خواہش نفسانی کو اپنی مین سی دور کری تا سفر
مین خوار نہو ورنہ جو تابع خواہش نفس کا ہی ہمیشہ خوار ہی اور جملہ آداب سفر سی بلکہ واجبات
اوسکی سی یہہ ہی کہ پہلی سفر کے رخصتین شرع کی کہ احتیاج ہوتی ہے اون کی سفر مین اور پہچاننا
مانند قصر و افطار روزہ وغیرہ
قبلہ کا اور اوقات نماز کا اور مانند ان کی اس قسم کی علم سی کہ متعلق ہے تہہ سفر کے سیکھے
تا سفر اسکا باعث گمراہی کا نہو واللہ الموفق اور اللہ توفیق دینی والا ہی اب ایک اور
سفر کا حال لکھا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ معلوم کرنا چاہیی کہ کہان سی آیا ہی اور آخر کو
کہان جائیگا اور آنی اوسکی سی بیچ اسجہان کے مقصود کیا ہے پس شواہد کتاب و سنت سی معلوم
کری کہ جو کوئی کہ بیچ اسجہان کے ہے مسافر ہے اور اس سفر کے کتنی ہی منزلین ہین منزل اول اوسکی
پیٹھہ باپ کی ہے اور دوسری منزل رحم مان کا اور تیسری منزل اوسکی میدان دنیا کا
اور چوتھی منزل قبر اور پانچوین منزل موقف قیامت اور چھٹی منزل بہشت یا دوزخ اور ہر
آدمی کسب سعادت منزل بہشت کا اور شقاوت منزل دوزخ کا بیچ منزل دنیا کی کرتا ہے
اور مرکب عمر کا بیچ اس منزل کی ہمیشہ سیر مین ہی اور یہہ آدمی کچھہ خبر نہین رکھتا ہی اور ہر سانس مانند
ایک قدم کی ہی اور ہر دن مانند ایک میدان کے اور ہر مہینہ مانند ایک کوس کی اور ہر سال مانند
ایک فرسخ کی اور ہر سانس کہ یہہ شخص لیتا ہے ایک اینٹ گھر اوسکی سی گرتی ہی اور گھر اوسکا ویران
تین کوس کا

ہوتا جاتا ہے اور ایک قدم ساتھہ آخرت کی نزدیک ہوتا ہے اور دنیا سی دور ہوتا ہی پس سچ
حقیقت کی دنیا ایک پل ہی رہگذر آخرت کی اور ایک مسافر خانہ ہے اوپر دیوار جنگل قیامت کی
رکھا ہوا اور عاقل وہ ہے کہ اوپر سر پل کی ساتھہ عمارت کی نہ مشغول ہووی اور دل بیچ اوسکی
نہ باندہے اور مسافر خانہ دنیا کی سی توشہ جنگل قیامت کا اوٹھاوی اور اوپر زینت اوسکی فریفتہ ہووی
اور جو کچہہ قدر حاجت سی زیادہ ہووی اوسکو زہر قاتل جانی اور یقین جانی کہ تمام بادشاہ روی زمین
کی کل کو خاک افسوس کی اوپر سر کی ڈالینگی اور فریاد کرینگی کہ افسوس تمام خزانہ دنیا کی خاک ہوتے
اور بیچ اوسکی سونا اور چاندی نہوتا اور مراد ان بادشاہون سی وہ بادشاہ ہین جو خلاف شرع
کام کرتی ہین اور پہر بی توبہ کی مرگئی اور اگر توبہ کرکے مری ہین تو حق العباد اون پر رہیگا اور
حق اللہ اون سی معاف ہوجاویگا یہہ حال سفر کا جو لکھا گیا کتاب آداب الصالحین سی اس خیر
خواہی نہین لکھا بلکہ ایک ومعتبر کتاب سی لکھا ہی ای بہائی مسلمانو ذرا غور کرکی سنو
اسبات کو کہ آدمی بعد مرنے کی قبر مین رہیگا کہ جسکو برزخ کہتی ہین پہر قیامت کی بعد حساب کتاب
وغیرہ کی آخر آدمی جنت مین جاویگا یا دوزخ مین تو چاہیی مسلمانون کو کہ اول دریافت کرین
کہ کن کامون سی آدمی دوزخمین جاویگا اور کن کامون سی جنت مین تو جن کامون سی آدمی
دوزخ مین جاویگا اُن کامون سی بچی اور جن کامون سی کہ جنت مین جاویگا اون کامون کو
کری اور خدا تعالی سی توفیق چاہے نیکی کی اب جاننا چاہیی کہ بعض آدمی کچہہ مدت اعراف مین ٹہرینگی
اور آخر پہر بہشت مین جاوینگی اور اون آدمیون کا بیان کہ جو اعراف مین ٹہرینگی تفسیر معالم
التنزیل سی یہان لکھا جاتا ہے کہ فرمایا اللہ صاحب فی وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ
يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ
يَطْمَعُونَ ۔ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان جنت اور دوزخ کی پردا اور کہا گیا کہ درمیان اہل جنت

بیان اعراف و شناکنان آن

اور اہل دوزخکی پردہ ہی اور یہہ دیوار ہے کہ ذکر کیا جسکا اللہ تعالی نی بیچ قول اپنی کے
فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَهُ بَابٌ الخ پس قایم کی گئی درمیان اونکی ایک دیوار کہ واسطی اوسکی دروازہ
ہی قولہ تعالی وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اور اعراف یہہ وہی دیوار ہی درمیان جنت اور دوزخکی
اور اعراف جمع ہی عرف کی اور یہہ نام ہی مکان اونچی کا اور اس سی ماخوذ ہی عُرْفُ الدِّیْکِ
یعنی چوٹی مرغکی بسبب اونچی ہونی اوسکی کے اور بدن اوسکی سی اور کہا سدی نی کہ نام رکھی گئے
یہہ دیوار ساتھہ اعراف کی اسلیی کہ اہل اعراف کی پہچانین گی لوگون کو اور اختلاف کیا علمانی
بیچ اون لوگون کی کہ خبر دی جنکی اللہ تعالی نی اوپر اعراف کی کہا حذیفہ اور ابن عباس رض نی وہ قوم
ہین کہ برابر ہونگی نیکیان اونکی اور برائیان اون کی پس باز رکھین گی اون کو برائیان جنت سے
اور بڑہا لیجاوینگی اونکو نیکیان دوزخ سی اور رہین گی وہ اعراف مین یہان تک کہ حکم کریگا
اللہ تعالی بیچ اون کی جیسی چاہیگا پہر داخل کریگا اون کو جنت مین ساتھہ فضل اور رحمت
اپنی کے اور ہین وہ پچھلی اون لوگون کی جو داخل ہون گی بیچ جنت کی خبر دی ہمکو ابو بکر
نی ابن مسعود رض سی باسناد کہ کہا ابن مسعود رض نی حساب کیی جاوینگی لوگ دن قیامت کی پہر
جو کوئی کہ ہون گی نیکیان اوسکی زیادہ برائیون سی بقدر ایک نیکی کے تو داخل ہوگا بیچ جنت
کے اور جو کوئی کہ ہونگی برائیان اوسکی زیادہ نیکیون سی بقدر ایک برائی کی تو داخل ہوگا وہ
آگ مین پہر پڑہا اونہون نی قول حق تعالی کا فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآیۃ ترجمہ سو جسکی بہاری ہوئین
تولین وہی لوگ کام لی نکلی اور جسکی ہلکی ہوئین تولین سو وہی ہین جو ہار بیٹھی اپنی جان دوزخ
مین رہا کرینگی پہر کہا کہ میزان البتہ ہلکا ہوگا ساتہہ بوجہہ ایک حبہ کی اور بڑہیگا ایسی ہی اور کہا کہ جو
کوئی کہ برابر ہونگی نیکیان اور برائیان اوسکی پس ہوگا وہ صاحبون اعراف سی پہر کہڑی ہونگی

وہ اوپر صراط کی اور پہچانینگی اہل جنت کو اور اہل دوزخ کو پھر جب دیکھینگی طرف جنت
کے تو پکار کر کہینگی سلام علیکم اور جب پھر کر دیکھینگی طرف اہل دوزخ کی تو کہینگی ربنا
لا تجعلنا مع القوم الظالمین یعنی ای رب ہماری ہمکو نکر گنہگار لوگون کی ساتھہ ای پر
صاحب نیکیون کی پس البتہ دیے جاوینگی وہ ایک نور کہ چلینگی ساتھہ اوسکی سامنی اپنی او
داہنی اپنی اور دیا جاویگا ہر بندہ کو اوسدن ایک نور پس آوینگی اوپر صراط کی تو چہین لیگا
اللہ تعالی نور ہر منافق کا پھر جب دیکھینگے جنتی حال منافقون کا تو کہینگی ای رب ہماری
پورا کر ہماری لیے نور ہمارا اور ای پر اصحاب اعراف کی پس چہینا نہین جاویگا نور اون کا او
باز رکہینگی اون کو برائیان اونکی اس سی کہ گذرین اور باقی رہیگی بیچ دلون اون کے
طمع اسلیے کہ چہینا نہین جاویگا نور ہاتہون اون کی سی چنانچہ فرمایا حق تعالی نے لم یدخلوہا
وہم یطمعون اور ہوگا طمع واسطی اوس نور کی جو کہ ہوگا بیچ ہاتہون اونکی پھر داخل
کیے جاوینگی جنت مین اور ہونگی وہ آخر اہل جنت کی داخل ہونی مین کہا شرحبیل بن سعد نے
کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہین جو نکلے جہاد کو بغیر اذن ماباپ اپنی کی اور روایت کیا اوسکو
مقاتل نے بیچ تفسیر اپنی کی مرفوعا اور کہا کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جہاد کیا اونہون نی اللہ کی راہ مین
نافرمان ہوکر اپنی ماباپ سی اور قتل ہوے پس آزاد ہوے وہ لوگ آگ سی بسبب قتل ہونے
اون کی کی بیچ راستہ اللہ کی اور باز رکھی جاوینگی وہ جنت سی بسبب نافرمانی کرنی اون کے
کی اپنی ماباپ سی اور ہونگی وہ آخر اون کی جو داخل ہونگی جنت مین اور مروی ہی مجاہد سی
کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ راضی ہی جنسی ایک ماباپ اون کی کا سوای دوسرہ
اوپر اعراف کی یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالی درمیان خلق کے پھر داخل
اور کہا عبد العزیز بن یحیی کنانی نی کہ یہہ وہ لوگ ہین جو کہ مری بیچ زمانہ فترۃ

جو بیچ عیسی اور آنحضرت ﷺ کی درمیان مین زمانہ ہی وہ زمانہ فترت ہی اور اسیطرح ہی جو ہر دو پیغمبرونکی درمیان زمانہ ہو وہ بھی زمانہ فترت ہی ۱۲ ۱۲۱۲

نی دین اپنا اور کہا گیا کہ وہ اطفال ہین مشرکین کی اور کہا حسن نی کہ یہہ صاحب فضل ہین مومنون
مین سی کہ چڑہین گی اوپر اعراف کی پس جہانک کر دیکہین گی اوپر جنتیون کی اور دوزخیون
کے پس معلوم کرینگی حال فریقین کا یَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ یعنی پہچانین گی اہل جنت
کو ساتہہ روشنی چہرون انکے کی اور اہل دوزخ کو ساتہہ سیاہی چہرون اون کے کی وَنَادَوْا
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ یعنے جسوقت دیکہین گی جنتیون کو کہین گی سلام ہو تمپر
لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ یعنی صاحب اعراف نداخل ہونگی حال انکہ امیدوار ہونگی
داخل ہونی اوسکیکی اور یہہ جو تفسیر معالم التنزیل مین لکہاہی کہ وہ رکی رہی جنت سی بسبب
جہاد مین جانی اون کے بی اذن ماباپ کی تو یہہ مجمل لکہاہی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اجازت
ماباپ کی جہاد مین جانی کی لیی اوسوقت ہی کہ جب فرض کفایہ ہو اور جسوقت فرض عین ہو
تو اوسوقت اجازت کی حاجت نہین ہی اب کچہہ بیان جنت اور دوزخکا کتاب تنبیہ
الغافلین سی یہان لکہا جاتاہے اب شروع ہوا احوال دوزخ کا وہ یہہ ہی کہ اللہ صاحب
نی فرمایاہے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ
جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہی اون سب کا اوسکی سات دروازہ
ہین ہر دروازہ کی لیی اون مین سی ایک فرقہ بٹ رہا ہی حضرت ابوہریرہ رض نے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب ہزار برس تک دوزخ دہونکا گیا تو سرخ
ہوا پہر ہزار برس دہونکا گیا تو سفید ہوا پہر ہزار برس تک دہونکا گیا تو سیاہ ہوا قیامت
تک وہی سیاہ رہیگا جیسی اندہیری رات ایک روز رسول علیہ السلام نی حضرت
جبرئیل علیہ السلام سی پوچہا کہ کیا سبب ہے جو کبہی نہی میکائیل کو ہنستے نہین دیکہا حضرت
جبرئیل نی جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو کہتی ہو سچ ہے جس روز سی دوزخ [illegible]

اوس روز سی میکائیل کی دل مین اوسکی ہیبت سما گئی ہی ماری خوف کی ڈرتی رہتی ہین پہر ہنسی کیونکر
موہنہ سی نکلی سبحان اللہ جو ایسی مقرب فرشتی ہین اونکی دل مین دوزخکی دہشت ایسی بیٹھی ہی کہ ہوش
وحواس جاتی رہی ہی اسی فکر مین پڑی رہتی ہین کہ خدا جانی کسکو حکم ہوا اسمین ٹالنی کا وہ مالک مختار ہی
سب کا چہوٹی بڑی سب اوسکی بندی ہین عاجز جو چاہی جب چاہی کری اور یہہ آدمی زاد ایسی مغرور اور
سرکش ہین دنیا پر ایسی بہولی اللہ کی حکم سی ایسی غافل ہوی کہ انتقام کا اونکو کچہہ خیال نہین دن رات اپنی
آرام اور نام کی کام مین لگی رہتی ہین دوزخکی عذاب سے کچہہ نہین ڈرتی وہان کیا حال ہوگا کیسی بلا مین
گرفتار ہونگی کہ جسکا کچہہ حد و پایان نہین اوسدم نالہ و فریاد کچہہ کام نہ آوی گا معذرت اور گڑگڑانا کسی کا
کچہہ نہ سنا جائیگا کہتی ہین کہ جب لوگ اپنی اعمال کی سزا سی دوزخ مین بہری جاوینگی روتی چلاتی چلاتی
حیران ہونگی کوئی ان کی نہ سنیگا کہینگی دنیا مین جب ہمپر مصیبت پڑتی تہی منت اور زاری سی
کوئی سمجہاتا تہا یا صبر کرنی سی کم ہو جاتا تہا یہہ کیسی مصیبت ہی کہ ہزار برس گذری نہ کوئی سمجہانیوالا نظر آیا
نہ یہہ دکہہ کم ہوا انتہی یہہ دکہہ کس سی کہین کدہر جاوین یہی کہینگی سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا
مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ترجمہ اب برابر ہی ہماری حق مین ہم بیقراری کرین یا صبر کرین ہمکو نہین خلاصی
جب ہزار برس اور گذر جاینگی تب ایک ابر سفید پیدا ہوگا یہہ دیکہہ کر خوش ہونگی قیاس کرینگی شاید
اللہ نی ہمپر رحم کیا جو پانی بہیجا اب پیاس کی رنج سی خلاصی پاوینگی اوسوقت حضرت جبرئیل سی اللہ تعالے
یون پوچہیگا یہ گنہگار کیا کہتی ہین عرض کرینگی تو خوب جانتا ہی تجہہ پر کچہہ پوشیدہ نہین یہہ پانی
چاہتی ہین حکم ہوگا کہ جو اس ابر مین پانی برسنی والا ہی وہ نہ برسی بچہو برسینگی ایک ایک اونٹ کی برابر ایسی
زہردار کہ جنکی کاٹنی سی ہزار برس تک جلن اور سوزش رہیگی پہر ہزار برس کی بعد اور فریاد مچاوینگی
پانی مانگینگی تب ایک کالی بدلی ظاہر ہوگی اوس سی سانپ برسینگی جنکی کاٹنی سی دو ہزار برس
تک بیتابی اور بیقراری اونمین رہیگی فرمایا اللہ صاحب نی زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

یقینی وہ ترجمہ بڑا پائینگی اون پر عذاب پر عذاب بدلا اوسکا جو شرارت کرتی تہی غرض طرح طرح
کی عذاب پی در پی گنہگارون کی واسطی دوزخ مین موجود ہین ایکدم کی فرصت اور تہوڑی تخفیف وہان
نہ ملیگی ای بہائیو اگر اللہ و رسول کی کہنی پر ایمان رکہتی ہو تو قیامت کی عذاب سی ڈرو اپنی عمر اللہ تعالی کے
عبادت اور بندگی مین کاٹو رسول اللہ کی پیروی مین رہو دنیا کی الفت چہوڑو شہوت اور ظلم کے کامون سے
دور بہاگو سرکشی اور گمراہی اختیار نکرو اوس منتقم حقیقی کے عذاب الیم سی ڈرو اوسکی قہاری اور جباری کی غضب سی بچو
کیونکہ اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے خوب یقین کرو کہ بدکارون کو اور نافرمانون کو دوزخ مین ڈالیگا دوزخکو
اونسی بہریگا سچ ہی بدکارون کی وہی جگہہ ہی اور جو لوگ اللہ تعالی کی خوشی چاہتی ہین اوسکی حکم برداری
کرتی ہین وہی بہشت مین داخل ہونگی یون روایت ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسم
بنانی کی واسطی مٹی خمیر کرنے لگی حضرت جبریل علیہ السلام نی ایک ذرہ آگ دوزخکی لاکر زمین مین رکہی سات
طبق زمین کو اوسنی جہلس دیا جلا مارا آخر وہ آگ دنیا مین نہ رہ سکی پہر جب حضرت جبریل لائی یہی حال ہوا
غرض سات مرتبہ آگ لائی جب یہان وہ نہ ٹہری تب جناب باری تعالی مین عرض کی خداوندا دوزخ
کی آگ کسیطرح دنیا مین قرار نہین پکڑتی حکم ہوا کہ ای جبریل آدمی کی واسطی ہمنی دوسری آگ بنائی ہی
اوسکو لوہی پتہر لکڑیے مین رکہی ہی اوسی لیجاؤ حضرت جبریل علیہ السلام بموجب فرمان کی وہی آگ
لائی کہ آدم علیہ السلام کی جسم مبارک مین لگی روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ نی ایک دن حضرت
جبریل سی پوچہا کہو بہائی دوزخکی کیا صورت ہی ذرا اوسکو بیان کرو حضرت جبریل نی فرمایا یا رسول اللہ
قسم ہی مجہکو اوسکی جسنی تجہی پیغمبر کیا اگر دوزخکی آگ سوئی کی ناکی برابر دنیا مین لاؤن تمام آسمان و زمین
اور جو اون کی درمیان ہین ہی سب کا سب جل بل کر کباب ہو جاوی اور ایک قطرہ دوزخیون کے
عرق بدن کا یہان پہنچاؤن دنیا کی تمام لوگ اوسکی بدبو سی ایسی اذیت پاوین کہ جان سی ہاتہہ
دہو بیٹہین اور ایک زنجیر دوزخیون کی جکڑنی اگر مین یہان لاؤن اوسکی بوجہہ سی آدمی تو کیا

پہاڑ دب کر چور چور خاک سیاہ ہو جاوین یا رسول اگر کسی کو دوزخ کی ایک کنارے پر جسکا کچھہ انتہا
ہی نہین ہی عذاب کرین دوسری کنارے کی آدمی اوسکی طپش سے جل بہن کر کوئلا بن جاوین
اور غار اوسکا اسقدر ہی کہ اگر کوئی ایک پتہر اسمین ڈالی ہزار برس تک نیچے چلا جاوی پہر بہی اوسکا
اور چہوڑ نہ لگی لکڑی اوسکی لوہا پتہر اور آگ اوسکی آدمی اور پری وہان کی رہنی والون کو پانی
کی جگہہ دوزخیون کا پیپ لہو اور کہانی کو زقوم کا درخت جسکو سینج کہتی ہین اور اون کو
کپڑا پہرنی کا دوزخکی رنگ سے بہی زیادہ سیاہ ملیگا فرمایا اللہ تعالی نی سورہ دخان مین اِنَّ
شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ کَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ترجمہ بیشک درخت سینج کا کہانا ہی
گنہگار کا جیسی پگہلا تانبا کہولتا ہی پیٹون مین اور دوزخ مین سات دروازی ہین ایک دروازہ
سے دوسری دروازہ تک ستر ہزار برس کی راہ ہی اور چوڑائی بہی اوسکی سی قدر ایک ایک دروازہ
ایک ایک گروہ کی لیے مقرر ہے اور ہر ایک دوزخ اپنی اوپر کی دوزخ سے ستر درجہ گرم اللہ تعالے
کے دشمن اور نافرمان اسمین ڈالی جاوینگی اون کی گردنون مین بہاری بہاری آگ کی طوق اور ہاتھہ
پاون مین لوہی کی ہتکڑیان اور بیڑیان دی جائینگی دونون ہاتہون کو پیٹ کی طرف سے نکال کر
پیٹہہ کی طرف کہینچین گی آگ کی کوڑی مارین گی یہہ حال سنکر جناب پیغمبر علیہ السلام بہت متفکر ہوی
رونی لگی پہر پوچھا کہو بہائی جبریل کس طبقہ مین دوزخ کی کون قوم رہیگی جبریل علیہ السلام نی بیان کیا
یا رسول اللہ سب کی نیچے کی طبقہ مین منافقون کی جگہہ ہی جو ظاہر مین مسلمان کہلاتی ہین اور باطن مین
جو جو کفر اور شرک کی کام ہین کرتی تہین اللہ اور رسول کی محبت دل مین نہین رکہتی قیامت سے ہرگز
نہین ڈرتی مونہہ مین کچھہ دل مین کچھہ مونہہ کی سچی دل کی جہوٹی اور فرعون اپنی قوم سمیت وہین رہیگا
اوسکا نام ہاویہ ہی اوسکی اوپر کی طبقہ مین مشرک رہین گی جو اللہ تعالی کو مانتی تہی پہر اور رون کو
بہی اپنی مشکل کے وقت پکارتی تہی ان کی منت مانتی تہی خدا کی کارخانہ مین شریک سمجھتی تہی

تھی اور وہی عبادت کی آداب دن کی ساتھہ بجا لاتی تھی اوسکا نام جہنم ہی اوس کی اوپر کی طبقہ
مین یہود اور نصاری جو آخر زمانہ کی پیغمبر پر کہ اونکی کتابون سی انکی پیغمبری صاف ثابت ہی جسکا
حال سنت کی باب سی معلوم کر چکی ایمان نہ لائی رہینگی اوسکا نام سقر ہے اوسکی اوپر کی طبقہ
مین شیطان اور اوسکی ذریات اور جسنی اسکی پیروی کی رہینگی اسکا نام لظی ہی اوسکی اوپر کے
طبقہ مین سود کہانیوالی رہین گی اوسکا نام حطمہ ہے ان چھہ طبقون کا حال بیان کر کی حضرت
جبریل ع چپ ہو رہی تب جناب رسالت مآب نی پوچھا کہ چھہ دوزخکا بیان جو تمنی کیا معلوم
ہوا اب ساتوین کا بھی حال کہو کہ اوسکی رہنی والی کون ہین بولی یا رسول اللہ یہہ خبر نہ پوچھو
حضرت نی فرمایا کیون نہین اسکی حقیقت بھی سنایی حضرت جبریل نے جناب پاک کا سر اپنی
چھاتی سی لگایا چوم کر کہا آپ نیچی انکھین کر کے دیکھین حضرت نی جو دیکھا بڑی کثرت سی عورت اور
مرد اسمین بہر [illegible] ہین حضرت جبریل سی پوچھا یہہ کسکی امت ہین حضرت جبریل نی بیان کیا
کہ تمہاری امت کی لوگ ہین جنہون نی دنیا مین بڑے بڑے گناہ کیی تھی اور سرکشی اور تکبری
کی ساتھہ رہتی تھی اور بلا توبہ دنیا سی گذر گیی حضرت یہہ سنکر ماری غم کے بیہوش و بیتاب ہو گئے
حضرت جبریل نی حضرت کی سر مبارک کو چھاتی سے لگا کر لوٹ دیا حضرت وہین ہوش مین آئی فرمانی
لگی ای بہائی اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجکو حاصل ہوی یہہ کہہ کر روتی ہوئی اپنی حجرہ مین
تشریف لی گیی جانماز پر گر کے آہ و زاری کرنی لگی اپنی خداوند کریم و رحیم کی عبادت مین مشغول
ہوتی تھی سجدہ پر سجدہ کرتی تھی دعا پر دعا مانگتی سات دن تک یہی حال رہا کسیکو اسبات کی خبر نہوی
کہ حضرت کہان تشریف فرما ہوی آخر کو سب اصحاب مل کر حجری کی دروازہ پر آئی حضرت [illegible]
[illegible] تھا کہ اگر کوئی آوی تو اوسی بہیتر آنی ندیجو
[illegible] حضرت کا حکم ہے کہ [illegible] کوئی نجاوی [illegible]

ہوتی نالا و فریاد کرتی آخر کو سب اپنی اپنی گھر گئی اور یہہ گمان ہوا کہ شاید آپ نی رحلت فرمایی
بعد اوسکی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین جا کر یہہ سرگذشت مفصل بیان کی حضرت
بی بی کو جو کئی دن سی موافق معمول کی حضرت نی کہانی کی وقت نہین بلایا تہا اسکا غم تو تہا ہی یہہ حال
سنتی ہی تڑپی بیتابی ہوی نہایت بیقراری سی روتی ہوی حجری کے پاس آئین دیکہا کہ بلال بیٹھی ہین
فرمایا کہ اگر دروازہ کہول دو تو مین حضرۃ کی چہرہ مبارک کو دیکہہ کر سعادت حاصل کرون دونون
جہان کی دولت سی فائدہ اوٹہاؤن بلال نی کہا کہ حضرت نی منع کیا ہے کہ کوئی اندر نہ آنی پاوی یہہ بات
سنکر بہت غمگین ہوئین پاک پروردگار کی جناب مین عرض کرنی لگین خداوندا اگر تو اپنی کرم سی
اس دروازہ کو کہول دی تو مین اپنی باپ کا چہرہ دیکہون زیارت کرون دین و دنیا کی نیک بختی
حاصل کرون وہین اللہ تعالی کی قدرت سی وہ دروازہ کہل گیا حضرت بی بی بہیتر چلی گئین
دیکہتی کیا ہین کہ حضرۃ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جانماز بچہا کر سجدہ مین پڑی ہین روتی روتی آنکہین
آپکی سوج گئی ہین چہرہ مبارک زرد اور جسم شریف دبلا ناتوان ہو گیا ہے ہاتہہ باندہ کر عرض کیا یا ابتی
یا رسول اللہ یہہ کیسا غم اور کیا الم ہے یہہ کس طرحکا دکہہ اور ماتم ہے جو آپ نی اختیار کیا ہے مجکو اور سب
چہوٹی بڑون کو ایسی سخت مصیبت مین ڈالا ہی زبان مبارک سی کچہہ فرمائیی اس عاجزہ کو اپنی راز
سی آگاہ کیجئی حضرت نی سجدہ سی سر اوٹہا کر دیکہا کہ بی بی فاطمہ نہایت عاجزی اور بیقراری سی کہڑی
ہین فرمایا کیا کہون ای جان بابا کیا بولون ای فاطمہ آج سات دن ہوی ہین کہ جبرئیل نی
آکر ایک خبر ہوش ربا دی ہی جسکی سننی سی میری دل پر بیقراری چہا گئی کلیجی مین تہرتہری لگ گئی
اوس خالق کی جناب مین پڑا ہون کارساز حقیقی کی خدمت کر رہا ہون جب تک وہی اپنی فضل
سی میری عقدہ کشائی نکری کون میری خبر لی کس سی یہہ مصیبت دفع ہوسکی حضرت بی بی یہہ واردات
سنکر باپکی ساتہہ دعا مین مشغول ہوئین رو رو کر مناجات کرنی لگین ایک ساعت گذری ہوگی کہ وہین

حضرت جبریل ہم تشریف لائی ہنستی ہنستی آئی فرمانی لگی یارسول اللہ حق تعالی نی تمہاری امت پر کچہہ رحم کیا خوشی کرو بہت غم نکہا ؤ حضرت نی یہہ خوشخبری سنتی ہی سجدہ شکر کا ادا کیا پہر پوچہا کہ میری امت کے گنہگار کس صورت سی دوزخ مین جاوینگی حضرت جبریل نی کہا مردون کی داڑہی عورتون کی سر کے بال پکڑ کر داخل کرینگی مگر اور امت کے گنہگارون کی طرح سی مونہہ ان کا سیاہ اور چہرہ نیلی کی صورت نہ ہوگا طوق زنجیر گلے مین ڈالا نجائیگا اتنی بات سنکر حضرت کی کچہہ تسلی ہوئی روایت ہی کہ جسوقت پیغمبر صاحب کی گنہگار امت کو دوزخ مین لیجاوینگی مالک وہانکی داروغہ پوچہینگی یہہ امت کون قوم ہین جو اور گنہگارون کی طرح انہین نہین لائی فرشتی کہینگی ہمکو اسیطرح پر حکم ہوا ہی پہر مالک پوچہینگی ای گنہگارو تم کسکی امت ہو سچ بتاؤ وہی بولینگی ہم امت او کی ہین جنپر قرآن شریف اور رمضان کا روزہ اوترا تہا مالک یہ سنکر کہینگی کہ یہہ دونو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اوترا تہا جب دوزخی یہہ نام سنینگے رو رو کر بیان کرینگی کہ ہم اوسی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مین ہین پہر اون کی نظر دوزخ کی طرف پڑیگی دیکہینگے کہ زبانیہ یعنی دوزخکی پیادہ ہیبتناک بہیانک صورتسی بیٹہی ہین اور انواع طرح کی عذاب جان دکہائی دیتی ہین پیٹ پیٹ کر اسسی وہ مضطرب ہو کر مالک سی کہینگی کہ اگر ہمکو حکم ہو تو ہم سب ملکر اپنی اس مصیبت پر خوب روئین اور فریاد و فغان مچائین مالک کہینگے ای بدبختو آج کا رونا تمہارے کیا کام آویگا اگر دنیا مین سمجہہ کر چلتی اللہ و رسول کے فرمان بجالاتی اپنی خواہش اور طمع کو کسی کام مین دخل نہ دیتی تو آج کا ہیکو دکہہ درد مین پڑتے ایسے رنج و غم مین مبتلا ہوتی آخر مالک دوزخ کو حکم فرماوینگی کہ کیا دیکہتی ہی ان کو اپنی طرف کہینچ جو ہین دوزخ مونہہ پہیلا کر انکی طرف لپکیگا نزدیک پہونچیگی یکبارگی ان سب کی زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہوگا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام سنتی ہی دوزخ الگ ہو جاوینگی پہر مالک غصہ ہو کر دوزخ

کو کہین سے کہ ان لوگون کو کیون دوزخ مین جواب دیگی کہ یہہ لوگ اللہ کی پیاری محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام لیتی ہین کہیگی کہ دوزخ مالک کہین کہ اوسی اللہ تعالی کا یون حکم ہے ہم تم کیا کرین تب دوزخکی
آگ دوڑ کر ہر ایک کو پکڑیگی کسی کی گردن تک اور کسی کی کمر تک لپٹ جائیگی جسکا جیسا گناہ ہی اوسکو
اوسی اندازی کی موافق عذاب مین پہنچائینگی مالک فرماوینگی اے دوزخ کی آگ خوب خبردار ان کے
موہنہ اور ہتہیلیون کو نہ جلائیو موہنہ سے قرآن پڑہا ہے اور سینی مین روزہ کی بہوک پیاس کا دکہہ اوٹھایا ہے
غرض اس حال سے جب تک اللہ تعالی چاہیگا دوزخ مین ان کو رکہیگا جب انکا وعدہ برابر ہوگا
اور مدت عذاب کی تمام ہوگی تب اللہ تعالی کا حکم حضرت جبرئیل کو پہنچیگا اے جبرئیل محمد کی اُمت کا
کیا حال ہے جا کر دیکہو حضرت جبرئیل آوینگی دوزخ کے دار وغہ اوسوقت اپنی تخت پر دوزخکی
بیچون بیچ بیٹہی ہونگے حضرت جبرئیل کو دیکہہ کر تعظیم کو اوٹہینگی اور کہینگی کدہر آئی حضرة جبرئیل
فرماوینگی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا احوال دیکہنے آیا ہون فرماؤ اُن کا کیا حال ہے کس حالتمین وے
پہنچین ہین مالک کہینگی گوشت پوست ہڈی کو اُن کی دوزخ کی آگ کہا گئی ہے صرف جان باقی ہے
سو ہزارون طرح کی عذاب مین پہنس رہی ہین یہہ کہہ کر دوزخکی موہنہ پر سی سرپوش اُٹہاوینگی
دوزخی حضرت جبرئیل کو دیکہہ کر کہینگی ای مالک سچ فرماؤ یہہ صاحب کون ہین جنکی صورت سی ہمکو
محبت کی بو آتی ہے ان کی پیاری وضع ہماری دلکو بہت بہاتی ہے مالک فرماوینگی اے گنہگارو
یہہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئی ہین گنہگاران دوزخ
کی نام سنتی ہی شور و غل مچاکر نالہ و آہ کر کر بڑی منت و زاری سی عرض کرینگی یا حضرت جبرئیل ہمارا
سلام ہماری پیغمبر کو پہنچائیو اور ہماری دکہہ او مصیبت کی خبر اُن کو دیجیو اور کہیو کہ آپ دنیا مین ہمارے
لیئے فرماتی تہی کہ گنہگارون کی شفاعت مین کرونگا جہنم کی عذاب سی اُن کو چہڑاؤنگا حق تعالی سی
ان کی واسطی مغفرت چاہونگا سو بہت دن گذری کہ ہم اس مصیبت مین گرفتار ہین کیا ہمکو آپ

بہول گئی جلد ہم گنہ گارون کی خبر لیجئی ہماری مخلصی کی فکر کیجئی حضرت جبریل جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہونگی پیغام گنہ گارون کا حضرت رسالت پناہ کو پہنچانا بہولجاوینگی اللہ تعالیٰ پوچہیگا کہو جبریل محمد کی اُمّت کا حال کیا ہے عرض کرینگی خداوندا تو سب جانتا ہے تجہپر ظاہری مین کیا عرض کرون جو دکہہ اُن پر گذرتا ہی مین کس موہنہ سی سناؤن تو کریم و رحیم ہے جب مناسب ہو حکم فرما پہر اللہ تعالیٰ اپنی فضل سے حضرت جبریل کو یاد دلاویگا کہ تم نی اُن گنہ گارون کا پیغام اُنکے پیغمبر کو نہین پہنچایا اب جاؤ اور سناؤ اور میری حبیب سی کہو کہ اب گنہگارونکی شفاعت کی مقام مین آؤ اُن کی مغفرت چاہو اپنی وعدہ کو وفا کرو حضرت جبریل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا کی پاس جہان وی بڑی خوشی اور عزت سی ایک نہ موتی اور ایک دانہ یاقوت کی خیمہ مین جسمین چار ہزار بڑے بڑے موتی لٹکتے ہین جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سر پر دیے اپنی آل اطہار اور اصحاب باوقار کے ساتھہ بیٹھے ہین اور ہزارون حورین خدمت مین حاضر ہین جائینگی جب حضرت علیہ السلام حضرت جبریل کو دیکہینگی پوچہینگی کہو بہائی کہان سی آتی ہو کیا خبر لائی حضرت جبریل فرمانگی دوزخکی طرف سی تمہاری امتکا پیغام لایا ہون احوال انکا یہہ ہی کہ دوزخکی آگ اونکا جسم کہا گئی صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت مین گرفتار ہین مجکو دیکہہ کر بہت خوش ہوئے تمہاری خدمتمین بہت بہت سلام عرض کیا ہے اور یہہ پیغام دیا ہے کہ اب ہمکو تجہہ تاب و توانائی باقی نہین رہی رحم کیجئی ہماری فریاد کو پہنچئی شتد ہماری خبر لیجئی حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پیغام کو سنتی ہی نہایت غمگین اور مضطر ہوکر زار زار روینگی نور کا تاج اپنی سر سی اوتارینگی ننگی سر ننگی پیر حضرت نہاکر حضرت جبریل کو ساتھہ لیکر عرش معلی کے آگی سجدہ مین گر کے ہزارون زبان سی حق جل وعلا کی صفت اور ثنا بیان کرکے دعائین مانگینگی اور اپنی امت کی مغفرت چاہینگی اور کہینگی خداوندا دنیا مین مینی تیری حکم بجالائی مین بہت تکلیف اوٹہائی

اور میری بال بچون نی بھی میری پیچھی ہر طرح کی اذیت پائی قتل ہوئی مارے گئی ہیں اسکا عوض تجھی
وہان کچھ نہین لیا اب یہان مجھپر رحم کر میری امت کی گناہون سی درگذر تب جناب باری سی حکم
ہوگا اے محمد سجدہ سی اپنا سر اوٹھاؤ دعا تمہاری قبول ہوئی امت تمہاری بخشی گئی دوزخ
کی طرف جاؤ اپنی امت کو نکال لو بہشت مین پہنچاؤ حضرت وہانسی بامراد دلی دوزخ کی نزدیک
آکر مالک دوزخ کی داروغہ سی پوچھینگے کہ میری امت کہان ہی مالک جہنم کا موہنہ کھولدیگی
حضرت کی صورت جب دوزخیون کو نظر پڑیگی ایک مرتبہ سب کی سب فریاد و واویلا کرکی عرض
کرینگی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین ہم لوگ اب اسحالت کو پہنچی کہ کچھ
جسم باقی نہین دوزخ کی آگ نی سب کہالیا جلا دیا بھسم کردیا صرف جان باقی ہی ہمپر مہربانی کیجی اس
دکھ سی نجات دیجی حضرت فرماوینگی کہ مینی تمہاری مغفرت جناب باری سی چاہی اب تمہاری نجات
ہوئی غم نہ کہاؤ ذرا صبر کرو پھر مالک کو اسکی خبر دینگی اللہ تعالے کی فضل کا حال بیان فرماوینگی
مالک یہہ سنتی ہی فی الفور ان لوگون کو جہنم سی نکالنی کا حکم دینگی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ
وسلم دوزخ کی دروازی پر آکر ان لوگون کو جنہون نی اپنا ایمان شرک کی باتون سی دنیا مین بچایا تہا
مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سی گناہ کی کام کرتی ہوئی بی توبہ مرگئی تہی ان کو وہان سی جلد نکال کر
اپنی ساتھ لیجاکر بحر الحیوۃ کی دریا مین غسل دلوا دینگی بدن ہوگا انکا صاف ستہرا جیسی ماکی پیٹ
سی نکلا چہرہ انکا نورانی چودھوین رات کی چاند کی طرح اجالا ہوگا ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادی
کا لکھا جائیگا بعد اسکی سب کی سب بہشت مین داخل ہونگی اور جو آخری زمانہ کی پیغمبر محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان نہین لائی اور ان کی شریعت کی مطابق نہ چلی اور کفر اور شرک مین
ڈوبی رہی وی لوگ خواہ آدمی ہون خواہ جن جہنم مین پڑی رہینگی [illegible]
کبھی وہانسی مخلصی نہ پاوینگی یا اللہ یا رحیم [illegible]

اور بری کامون سی بچا کہ دوزخکی عذاب سی بچین بہشت مین جگہہ پاوین آمین رب العالمین بحرمتہ
محمد و آلہ الامجاد **اب شروع ہوا احوال جنت کا** فرمایا اللہ تعالی نی سورہ حج مین
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ
فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ **ترجمہ** اللہ داخل کریگا اون کو جو
ایمان لائی اور کین بہلائیان باغون مین بہتین جنکے نیچی نہرین گہنا پہناوینگی اون کو وہان کنگن سونی
اور موتی کی اور انکے پوشاک ہی وہان ریشم کی یعنے ایمان اور عمل صالح کی عوض اللہ نے یہہ نعمتین اون کے
نصیب کے ہین جن چیزون سی یہان دشمن خوشی کرتی تہی وہان دوستون کو ملیگی دشمن محروم
رہینگی بلکہ دیکہہ دیکہہ کر جلین گی افسوس کرین گی دوست خوشیان کرینگی آرام سی رہینگی حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ نے کہ بہشت
کی دیوارین سونی اور روپی سی بنی ہین اور صحن مشک کی اور گہاس وہانکی زعفران اور کنکر پتہر وہانکی جواہر رسول
خدا نی فرمایا ہے کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی آواز آویگی ای بہشت کی رہنی والو خوشیان کرو
عیش مناؤ اب یہان سی کسی کو نکلنا نہین ہمیشہ اسی آرام مین رہا کرو اللہ تعالی کی نعمتون سی مالا مال ہو
اب کوئی یہان نہ مریگا موت کا موہنہ نہ دیکہی گا پہر موت کو دوزخیون اور بہشتیون کی روبرو لا کر
ذبح کر ڈالین گی جو جس مقام کی لایق ہی وہ وہان ہمیشہ رہا کریگا فرمایا اللہ تعالی نی سورہ زخرف مین
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** اور یہہ وہی بہشت ہی جو میراث
پائی ہی تمنی بدلی اون کامون کی جو کرتے تہی یعنی دنیا مین اللہ کی تابعداری پر جو تکلیفین اوٹہائی
تہین اوسکی بدلی یہان خوشی کرو سکہہ مین رہو اور ثابت ہی قرآن سی کہ بہشت مین ایسی نعمتین
[illegible] کسی نی کبہی نہ دیکہا نہ سنا اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا ہی جیسا فرمایا اللہ
[illegible] فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

ترجمہ سو کسی جی کو معلوم نہین جو چھپا دہرا ہی اسکی واسطی جو ٹہنڈک ہی آنکھون مین بدلا اسکا
جو کرتے تہی اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کہ بہشت کی ایک کوٹہری کی جگہہ سب باتون مین تمام دنیا
کے اچھی مکانون سی بہتر ہوگی اور بہشتیونکا جمال ایسا ہوگا کہ کسیکے وہم وفہم مین نہین آسکتا اور میوی
رنگ برنگ کی ایک میوی مین ستر طرحکا مزہ ملیگا جسوقت بہشتی چاہین گی بیٹہی کہڑی لیٹی اوسیدم
وہ میوا موجود ہو کر نزدیک آجاویگا بہشتیونکا پیشاب نہ پائخانہ جو کہاوینگی بعد ہضم کی پسینا ہو کر
جاویگا نہ کسی کو کبہی کچہہ آزار دکہہ ہوگا نہ کوئی کبہی مصیبت مین پہنسیگا نہ کبہی غم ہوگا [illegible] تینتیس برس کی اور عورتون
کے اٹہارہ [illegible] برس [illegible] اور عورت مرد جب آپس مین ایک کو دوسرا دیکہیگا اوسکی حسن کو
دیکہہ کر حیران رہجاویگا مرد سب بی داڑہی امردکی صورت ہونگی حسن جمال عورتون کا ایسا کہ جو
کوئی عورت ایک اونگلی اپنی باہر نکالی تو تمام دنیا اس کنارہ سی اوس کنارہ تک روشن ہو
جاوے اور ہر ایک عورت کی پاس ستر قسم کا زیور موجود رہیگا جس قسم کا جسوقت چاہین
پہرین وہی زیور ان کی خوشی کی موافق رنگ و روپ طرح طرح کا بدلتا جاویگا کبہی مذ رنگ میلا
پرانا ناقص نہ ہوگا اور جسکا درجہ بہشتمند سب سی کم ہوگا وہ بہی پانچ محل کا بالا خانہ پاویگا ایک
سونیکا ایک روپیکا ایک موتی کا ایک یاقوت کا ایک عرش کی نور کا اور فرمایا علیہ السلام نے
کہ وہان کی مردون کو سو مردون کی قوت ہوگی اور اون کی بدن مین سوای سر او سینہ او بہون
او ناک کی کسی جگہہ بال نہونگی اور کپڑا اونکا اکثر ستہرا سبز رنگ کا ہوگا اور بہشتیون کی خواہش موافق
جس رنگ کا چاہینگی موجود رہیگا اور جب گوشت کہانیکا شوق کسی کو ہوگا جانور پرند حاضر
ہو کر کہینگی ای خدا کی دوست ہمنی دریای سلسبیل سی پانی پیا عرش کی نیچی کی باغ سی اور چرکر یہان
آئی ہین اچہی اچہی میوی یہان ہماری خوراک ہی تم ہمارا کباب نوش کرو اور بعدہ آدہی پہلو بہ
اون مین کی بہونی ہوئی اور آدہی پکی ہوئی موجود ہوجاوینگی جب اون کو کہا [illegible]

پہروہی جانور موجود ہوکر اڑ کر چلی جاوینگی یہہ عجیب تماشا ہوگا اور بہشتیونکو زیور ملیگا کنگن اور انگوٹھی ایسی بیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اسکی بدلی مین نہین ہوسکتی اور حدیث مین آیا ہی جب مومنون کو بہشت مین لیجاوینگی وہانکی خادم اونٹون اور گہوڑون کو موتیون اور جڑاو زین اور پالان پاکہری کسکر حاضر کرینگی کہ مومن سوار ہوکر جدہر چاہین سیر کرتی پہرین اور بہشتیونکا سلام آپسمین جسطرح دنیامین مومنین کرتے ہین السلام علیکم یہی ہی اور فرشتی کہین گی سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ یعنے سلام پہنچی تمکو تم لوگ پاک ہو داخل ہوجاؤ اسمین ہمیشہ رہنی کو اور جو فرشتی دنیا مین عمل لکہنی کو ان پر موکل تہی وہان اون کی رکاب مین حاضر رہینگی ہر ایک جگہہ اور مکانات وہان سے اون کو دکہاوینگی ایک بالاخانہ کی چوڑائی ایک مہینی کی راہ اور ہر بالاخانہ مین ستر کوٹھریان ہونگی جسکی لنبائی چوڑائی تین تین کوس تک ہر طرح کی نقش و نگار چمکتی انکی دیوارون مین ہین کہ دیکہتی ہوئی آنکہون مین چکاچوندہی لگجاوی اور ہر بالاخانہ مین ہزار دروازی ہی اور خدمت کو ہزار غلام باندی ہر وقت مستعد رہین گی اور ہر بالاخانہ کی آگی ستر گہوڑی دو دو پروالی کہڑی رہین گی چلنی مین ایسی تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کی مقام کو جایا چاہے پلک جہپکنی مین پہنچا دیوین جب بہشتی اپنی مکان مین جا پہنچیگا جیسے نہ دیدہی نہ شنیدہ کیا دیکہیگا کہ ایک تخت یاقوت کی دانی کا بنا ہوا دہرا ہی جسکی تعریف اللہ جل شانہ فرماتا ہی فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وہ تخت بلند پر ہوگا اور اسمین یہہ خاصیت رکہی جاویگی کہ جب نیچی جاہین نیچا ہوجاوی جب چاہین اونچا ہوجاوی بہشتی اسپر بیٹہینگی اور خادم ان کی قطار باندہ کر خدمت کو کہڑی رہینگی اسدم بہشتی یون شکر ادا کرینگی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ترجمہ شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسی اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا بہشت مین جہان چاہین رہین سولیا ہے سب نیک ہی بدلا محنت کرنیوالون کا اون بالاخانون کی ایک جگہہ [illegible]

کہ جہان بہشتیے بیٹھہ کر آپس مین دنیا کی باتین کیا کرینگی نہایت خوشی آرام کی صحبت بی کہ تنکی میسر
آویگی پر ہر جمعہ کو پاک پروردگار کی دیدار کی نعمت سی جو بہشت کی نعمتون سی افضل ہی سرفراز ہوا کرینگی
یہہ تو تہوڑا سا احوال مجملا بہشت کا بیان ہوا اگر ہر ایک اوسکی نعمتون کی حقیقت لکہون تو برسون
مین تمام نہ ہو اور دفترون مین نہ سماوی پس ای مومنو اگر تم اللہ تعالی کی رحمت اور اوسکی
نعمت کی طمع رکہتی ہو اور بہشت مین جایا چاہتی ہو اور اوسکی مہربانی کی گہر مین رہا چاہتی ہو تو دہیان
کرو اور نیک کامون مین مشغول رہو ہمیشہ اسکا اور رسولکی فرمان برداری بجا لاؤ گناہ کی کامون سی
اپنی تئین بچاؤ بُری عملون سی کنارا پکڑو بری اعتقادون سی بچو اپنی ہر دعا مین بہشت کی تمنا ظاہر کرو اور
دوزخ سی نجات مانگو حضرت پیغمبر جی نی فرمایا ہی جو کوئی اخلاص سی تین دفعہ کہی کہ خداوندا مجکو نصیب کر
بہشت بہی اوس آدمی کی خواہش حق تعالی سی کریگی اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سی اپنی خلاصی چاہیگا
دوزخ بہی اسکی جدائی کی آرزو رکہیگی یا پروردگار ہمکو اور تمام مومن مردون اور عورتون کو اپنی طاعت
اور حکم برداری کی توفیق دی اور نیک کامون پر ثابت قدم رکہہ اپنی نبی مختار اور اونکی اولاد اور اصحاب پاک
کی عزت سی یہہ دعا میری قبول فرما آمین تمام ہوی عبارۃ کتاب تنبیہ الغافلین کی جسمین بیان
جنت اور دوزخکا تہا اب ایک وصیت اور کرتا ہون واسطی تیری ای
فرزند کہ اسوقتمین بعضی مفسدون نی فساد پر کمر باندہی ہی اور لوگون کو بہکاتی ہین اور سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کو اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون
پر طعن اور بہتان کرتے ہین اور اونکی طرف ناحق وہابیون کی نسبت کرتے ہین جہان کسی سی کسی کی
معاملات مین یعنی لینی دینی مین کچہہ تکرار ہوی جب ہارنی لگی تو کہنی لگی کہ یہہ وہابی ہی خدا اُنکی فساد
اور بہتان سی ہمکو اور سب مسلمانون کو بچاوی اب غور کرکے ہر مسلمان سنی کہ بعض بعض سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون اور بعضی متبع سنت لوگون نی جسطرح ایسی تقریر کی کہ یہہ مفسد فریبی

ہو گئی ہین اور ناحق ہمکو ستاتی ہین اور تکلیف دیتی ہین تم ان تینون فرقون کو جواب دو تاکہ ہم
اور سب مسلمان انکی فساد اور طعن اور بہتان سی بچین سو یعنی بموجب درخواست اون کی کی ان تینون
فرقون کی جواب دی وہ اس وصیت نامہ مین لکھی جاتی ہین تاکہ سبکو اور سید احمد صاحب کے
مریدون اور سوا سید احمد صاحب کی مریدونکی اور متبع سنت لوگون کو فائدہ ہووی اور انشاء اللہ
تعالی پہر کسی بہکانی والی سی نہ بہکین پہر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون اور سوا سید احمد
صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون نی جیسی یون تقریر کی کہ یہہ تو اکثر لوگ جانتی ہین کہ مولوی
اسحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کی معتبر تفسیرون اور حدیثون کی معتبر شرحون
اور سنت جماعت کی معتبر عقائد کی کتابون اور فقہ کی معتبر کتابون سی بطور سوال و جواب کی اپنی رسالہ مین
سو مسئلہ لکھی ہین اور نام اوس رسالہ کا مائۃ المسائل رکہا ہی اور ہمارا اعتقاد اور عمل مائۃ المسائل
کی کتابون پر ہی کہ جن کتابون سی اونہون نی سو مسئلہ لکھی ہین یا اونکی مثل اور کتابین سنت وجماعت
کی ہون اگر یہہ لوگ مائۃ المسائل کی مسالون پر عمل کرتے تو ہمسی کبہی جہگڑا اور تکرار نکرتے انتہی اب
خیر خواہ مسلمانونکا یہہ عرض کرتا ہے کہ جن کتابون کی سند مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے مائۃ المسائل مین دی ہی وہ وہ کتابین سب یہان نہین لکھی جاتی ہین مگر تہوڑی سی بطور نمونہ
کی کہ مشتی نمونہ خروارے تاکہ لوگ معلوم کرین کہ مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کیا خوب معتبر کتابون سی یہہ رسالہ اپنا لکہا ہے جیسی تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی اور تفسیر مدارک اور تفسیر
حسینی اور تفسیر فتح العزیز اور تفسیر معالم التنزیل اور حدیث کی کتابین جیسی صحیح مسلم و صحیح بخاری و مصابیح
و ابن ماجہ و ترمذی و مشکوۃ و ابوداؤد و موطا اور اصول کی کتابین جیسی توضیح تلویح منار حسامی
[illegible] کتابین جیسی عقائد نسفی اور فقہ اکبر امام اعظم صاحب کی اور شرح ملا علی
[illegible] فقہ کی کتابین جیسی کنز الدقائق اور ہدایہ زیلعی شرح کنز اور عینی شرح کنز اور مستخلص

شرح کنز نصاب الاحتساب کافی شرح وافی کفایہ حاشیہ ہدایہ فتاوی قاضی خان ظہیریہ متن مواہب
الرحمن فی مذہب النعمان درمختار جب یہہ تقریر سید احمد صاحب کی مریدون نے اور سوا سید احمد صاحب کے
مریدون کی اور تبع سنت لوگون نے بھی کی اور بعضی لوگون کو سنایا کہ سید احمد صاحب کی مرید اور
سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ بھی اسطرح کہتی ہین تو بعضی لوگون نے
یہہ سوال کیا کہ ان لوگون کو وہابی کیون کہتی ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ اسوقت مین بعضی نادان جسکو
سنتی ہین کہ وہ بدعت اور شرک سی منع کرتا ہی تو کہتی ہین یہہ شخص وہابی ہی ایسی باتین وہابی کرتی
ہین اسکا جواب یہہ ہے کہ جس بات سی کہ ہم تم کو منع کرتی ہین اوسکی برائی قرآن وحدیث اور فقہ
کی معتبر کتابون سی جو سنت جماعت کی ہین اونسی بیان کرتے ہین کہین وہابیون کی کتابون کا
نام نہین لیتی اور نہ اونکی کتابون کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکی ہمکو تمہارا وہابی کہنا جہالت ہے
اگر قرآن اور حدیث اور فقہ حنفی معتبر کے سوا تمہاری کوئی اور کتابین ہین کہ اون سی تم ہم کو
وہابی کہتی ہو اور حالانکہ تم بھی دعوا کرتے ہو کہ ہم حنفی مذہب مین ہین پہر تم کو کیا ہوا کہ تم اولٹی باتین کرتے
ہو اور مسلمانون کو بہکاتے ہو اب اس جگہہ یون سمجہنا چاہئی کہ سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب مین تہی اور سید احمد صاحب کے مرید بہی
امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین مگر سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حج کو تشریف لیگئی تہی وہان
اگر کوئی امام شافعی رح یا امام مالک رح یا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب والا مرید ہوا ہو تو اللہ اعلم
اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندیہ طریقہ مین مرید مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید اپنی قبلہ گاہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید شیخ عبد الرحیم صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید
سید عبد اللہ اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تہی

اور وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ باقی
باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے تہی اور وہ مرید خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید مولانا
درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ
عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ
مرید خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت میر کلال رحمۃ
اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت ابو علی
رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور رامیتن ایک شہر کا نام ہے اور وہ مرید حضرت خواجہ محمود
انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے تہے
اور وہ مرید خواجہ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید
خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ
کے تہی اور وہ مرید امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید شیخ
ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے تہی اور وہ مرید امام ابوالقاسم نصرآبادی رحمۃ اللہ
علیہ کے تہی اور وہ مرید ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت جنید
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید شیخ ابوالحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
کی تہی اور وہ مرید شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ کی تہی اور وہ مرید امام علی موسی
رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید امام موسی کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید
امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید رئیس فقہاء تابعین قاسم بن محمد
رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سلمان فارسی
رضی اللہ تعالی عنہ کی تہی اور وہ مرید امیر المومنین افضل الخلفاء الراشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ تعالی عنہ کی تہی اور وہ مرید سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین محبوب رب العالمین
احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اور اسیطرح سی قادریہ اور چشتیہ طریقہ سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پہنچا ہی اور یہہ کیا جانین وہابی کہان ہین
اور کون ہین اور دوسرا سوال بعضی شخص یون کرتی ہین کہ تفسیر فتح العزیز اور تفسیر مہدی شاہ عبد القادر
صاحب کی اور راہ نجات شاہ رفیع الدین صاحب کی اور مائۃ مسائل کے اعتقاد رکہنی والون اور عمل کرنیوالونسے
یعنی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون یا سوای سید احمد صاحب کے مریدون کی اور متبع
سنت لوگون سی یہہ کیون مسئلون ہین تکرار کرتی ہین اور وہابی کہتی ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ بعضی مسائل
اون کتابون کی کہ خلاف نفس اور عقیدون اون لوگون کی ہین اور یہہ ان مسئلون کو عمل ہین لاتی
ہین اور اونکو بہی کہتی ہین کہ تم بہی عمل ان پر کرو تو وہ انسی تکرار کرتی ہین اور ان کو وہابی کہتی ہین
تو اسبات کو یون سمجہا چاہیی کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اوس سی کوئی تکرار نکرتا ہو مسئلون ہین اور
وہابی کہتا ہو بلکہ ہر ایک اوسکی بزرگی کا قائل ہو اور وہ کسی مجمع کثیر مین یعنی عید کی دن یا جمعہ کی نماز
پڑہ کر لوگون کی روبرو یہہ کئی مسئلہ ان کتابون مذکور کی بیان کری یہہ پانچ مسئلے جو یہان لکہی گئی
اور جس کسی نی سنے اور پہر سنکے سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون سی یا اور متبع
سنت لوگون سی خفا ہوون تو چراغ جلانی کا مسئلہ شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ نی مشکوۃ شریف کی شرح مین منع لکہا ہی اور جانور کے ذبح کرنی کا مسئلہ کہ سوا خدا
کی اور کسی کی تعظیم اور تقرب کی واسطی حلال کری مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
نی ساتہہ سند تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور در مختار اور فتاوی مطالب المومنین کیسی لکہا ہی اور سر پر
چوٹی رکہنی کا مسئلہ اور بد ہیان پہننی کا مسئلہ راہ نجات مین منع لکہا ہی اور طواف کرنا قبرون کی
بیچ شرح مناسک کے ملا علی قاری صاحب نی منع لکہا ہی اور مزامیر کی ساتہہ راگ سننا مائۃ المسائل مین

اوس فتوی سی کہ جو نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی وقت مین ہوا ہی اوس فتوی کی سند دی
حرام لکہا ہی پہر جن لوگون نی یہہ پانچ مسئلہ کتابون معتبر سی سند دیکر لکہی ہین جن بزرگون نی لکہی ہین
اون بزرگون سی یا اون کتابون کی تصنیف کرنیوالون سی اگر تم خفا نہین ہو تو سید احمد صاحب کی بزرگون
اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون کی بہی قصور معاف کرو اگر اون کتابون
کی تصنیف کرنیوالون سی بہی تم خفا ہو اور سید احمد صاحب کی مریدون سی بہی تم خفا ہو تو ہم اسباب سے
ناچار ہین تم جانو ایک مسئلہ یہہ کہی کہ قبرون پر چراغ جلانا حرام ہی خواہ وہ قبر ولی کی ہو یا شہید کی
چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نی راہ نجات مین منع لکہا ہی اور مشکوۃ کی شرح مین قبرون پر
چراغ جلانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی نی منع لکہا ہے اور یہہ لکہا ہی کہ لعنت کی پیغمبر خدا نی اون
لوگون پر کہ جلاتے ہین چراغون کو اوپر قبرون کی ساتہہ قصد تعظیم کے اور نزدیک بعضون کی حرام
ہے اگر قصد تعظیم کا نہو بسبب اسراف کی اور ضایع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر اوس جگہہ راہگذر
آدمیون کے ہو یا پیرا جکی روشنی مین کچہہ کام کرتی ہون جائز ہے اور بیچ اس صورت کی چراغ جلانا
قبرون کی سبب سی نہین ہے بلکہ دوسری کام کی سبب سی ہی کہ بیچ اوسکے قبر مقصود نہین ہے
انتہی اور ایک مسئلہ یہہ کہی کہ جانور جو ذبح کری اوسمین تقرب اور تعظیم اللہ کیلئے چاہیی اگر سوای
خدا کے اور کیلئے تعظیم اور تقرب اوس جانور مین ہو تو حرام ہے کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اقتضای ذبیحہ مین ساتہہ سند تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور در مختار اور
فتاوی مطالب المومنین اور حدیث کی کتابون سی حرام لکہا ہے اور اگر اللہ کی نام کا ٹہیرا کر ذبح کری
اور ثواب اوسکا کسی کی ارواح کو بخشی تو روا ہے اور ایک مسئلہ یہہ کہی کہ اپنی اولاد کی جینی کی
واسطی سر پر چوٹیان اور بدہیان کسی پیر کے نام کے رکہی کتاب راہ نجات مین شاہ رفیع الدین
صاحب نے منع لکہا ہے کہ پیر وکنی نامیہ یہہ فلانا پیر کی نام کی چٹا ہے اور یہہ فلانی پیر کے بدہی ہی اکی بین

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین کچہہ اصل نہین اور ایک مسئلہ یہہ لکہی کہ طواف کرنا قبر پر کسی ولی
کی قبر ہو یا شہید کی غیر جائز ہے اور بیچ شرح مناسک کی ملا علی قاری صاحب نی لکہا ہی اور طواف
کرنا خصوصیت کعبہ متبرکہ کا ہے اور کئی کتابون سی مائۃ المسائل مین منع لکہا ہے اور ایک مسئلہ
یہہ کہی کہ مزامیر کی ساتہہ راگ سننا حرام ہے مائۃ المسائل مین کئی کتابون معتبر سی سند دیکر لکہا ہی
جیسی بعضی لوگ عرسون مین مزامیر کی ساتہہ راگ سنتی ہین تو یقین ہی کہ اکثر لوگ اوسیوقت اوس
شخص کی بزرگی کا انکار کرین گی اور اوسکی معتقد نہون گی اور کہین گی کہ یہہ وہابی ہی اور یہہ کہنا ہمارا
بسبب بدگمانی کی نہین جو چاہے آزمالیوی کیونکہ بدگمانی اوسی کہتی ہین کہ جو اسمین ظاہر کوئی
چیز نہو اور دوسرا اوس چیز کی بدگمانی اوسمین کری اور یہان یہہ بات نہین جو کوئی ان کتابون کو
کے یہہ مسئلہ بیان کری سید احمد صاحب کی مریدون یا کسی اور کی یا جو مسلمان ہو پہر اگر وہ شخص کیسی ہی
عبادت کری اور فرض اور سنت ادا کری اور قرآن شریف پڑہی اور درود شریف پڑہی اور اقرار شفاعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شفاعت اور انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہدا کی کا ساتہہ اذن اللہ کی
اور معجزات انبیا اور کرامات اولیا کا قائل ہو اور اقرار پہنچنی ثواب عبادات بدنی اور مالی کا مردون کو کری
یعنی اللہ کے واسطی کری اور اونکی ارواحکو ثواب پہنچاوی اور جو ضروریات دین کی ہون اون سبکا
اقرار کری اور چارون مذہب مین حق دائر جانی اور آپ امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہو اور کلمہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اور آمنت باللہ الی آخرہ باواز بلند پڑہے اسپر بہی اکثر بدگمانی سی کہین گے یہہ وہابی ہی
اب جو کوئی اسکو بہانی پر بہی یہہ سمجہی اور بدگمانی کری تو وہ جانی اللہ جل علی شانہ عادل ہے
ہان اگر کوئی شخص مخالفت کری چارون مذہب سی اور طعن مجتہدون پر پہر اگر وہ شخص ہزار بار دعوی کری
جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہونیکا تو وہ اوس دعوی مین جہوٹا ہی سید احمد صاحب کی خلاف ہوا اسواسطیکہ سید احمد
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب صراط المستقیم مین چارون مذہب کی تعریف لکہی ہی اور یہہ لکہا ہے

کہ رواج اون کا تمام اہل اسلام مین ہی بہتر اور اچھا ہے اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالے
علیہ آپ بہی حنفی مذہب تہی اور یہی عمل سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مریدون کا اوپر
مائۃ مسایل کے ہی اور اوسمین یون لکہا ہی کہ پیروی ان چارون مذہبون کی پیروی سنت کی
ہی اور سید احمد صاحب امام اعظم کی مذہب مین تہی اور سید احمد صاحب کی مرید بہی امام اعظم صاحب کے
مذہب مین ہین جب تمنی یہہ سوال و جواب دیکہی اور سنی ان سوال اور جواب کی سنی سی سید احمد صاحب
مریدون پر تمہارا وہابی کہنا ثابت نہین ہوتا اب تم وہابیون کو کافر جانتی ہو یا فاسق پہر عوام لوگون
کی روبرو تم سید احمد صاحب کے مریدون کو اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون
کو تم وہابی کہتی ہو تم سی سنکی عوام لوگ بہی سید احمد صاحب کی مریدون کو اور متبع سنت لوگون کو وہابی
کہتے ہین اور عقیدہ سید احمد صاحب کی مریدون کا وہی ہی جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہی خدا کے
عبادۃ کرتے ہین اور فرض اور واجب اور سنت اور مستحب ادا کرتی ہین اور قرآن شریف اور درود شریف
پڑہتے ہین اور اقرار شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شفاعت انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہدا کا کرتی ہین
ساتہہ اذن اللہ تعالی کے اور معجزات انبیا اور کرامات اولیا کو برحق سمجہتی ہین اور اقرار پہنچنے ثواب عبادت
بدنی اور مالی کا مردون کو کرتی ہین اور جو ضروریات دین کی ہین اون سبکا اقرار کرتے ہین اور چارون
مذہبون مین حق دائر سمجہتی ہین اور آپ امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین اور کلمہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اور آمنت باللہ الی آخرہ باواز بلند پڑہتی ہین اسپر بہی بعضے لوگ بدگمانی سی کہتی ہین
کہ یہہ وہابی ہین اب جو کوئی مسلمان ایسا عقیدہ رکہتا ہی جیسی کہ مذکور ہوچکا ایسی شخص کو تو اہل سنت
وجماعت اور سچا مسلمان کہتی ہین مگر یہی شخص وہابی ہوا جو ایسی اعتقاد رکہنی والون کو وہابی کہی
اور تم سن چکی ہو کہ سید احمد صاحب کی مرید اور متبع سنت لوگ یہہ اقرار کرتی ہین کہ ہم سنت جماعت ہین
اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین پہر تم ان کو اپنی شرارت سی وہابی کہتی ہو تم کو اس حدیث شریف سی ڈرنا

حال معلوم ہوجائیگا تم ناحق سید احمد صاحب کی مریدون کو اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی
اور متبع سنت لوگون کو وہابی کہتی ہو جو تم وہابی کہوگی تو تم آپ وہابی ہو جاوگی موافق حکم اس حدیث شریف
کے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ
کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ ترجمہ روایت ہی ابو ذر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی کہ فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گالی دیتا ہے کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہہ کی اور نہین گالی دیتا ہی
کسی کو کافر کہہ کی مگر رجوع کرتی ہی گالی دینی والی پر جب کہ نہووی صاحب وسکا قابل اوسکی روایت
کی بخاری نے یہہ حدیث ہمنی اسواسطی لکھی کہ جن لوگونکی اعتقاد غیر شرع ہین اونہون نی عوام لوگونکو
بہکا کر اور مسلمانون کو وہابی کہلوا کر کسی کو فاسق کسی کو کافر بنوایا اسواسطی بعضی پڑہے ہوے غیر شرع
اعتقاد رکہنی والی وہابیون کو کافر جانتی ہین یا فاسق پہر ویسی نسبت سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کے مریدون کی طرف یا اور متبع سنت لوگون کی طرف کرتی ہین اور عوام لوگ تابعداری ان
پڑہی ہوون کی کرتے ہین وہ بہی ان ہی کی طرح نسبت بری سید احمد صاحب کی مریدون پر اور
متبع سنت لوگون پر کرتے ہین اور وہابی کہتی ہین اب یہہ پڑہی اور بی پڑہی سید احمد صاحب کے
مریدون اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کے اور متبع سنت لوگون کو وہابی کہہ کی آپ وہابی ہوی
موافق احادیث صحیح بخاری کی اور حدیث شریف بخاری کی تم سن چکی ہو اسی رسالہ مین جاننا
چاہیی کہ جو شخص اہل سنت وجماعت ہین اور سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ہین یا سوا
سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کی اور جو متبع سنت ہین اور امام اعظم صاحب کے
مذہب مین ہین اور دنیا دارون کی خوشامد دنیا کی واسطی نہین کرتی ہین اور اون کو جس قدر
علم دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ضرور تہا اونہون نی پڑہ کر پہر قرآن شریف کی تلاوۃ اور ذکر او فکر کرتی

اور وعا درود پڑہنی مین مشغول ہوتی ہین اور شرک و بدعت او ر ناروا کام آپ بہی نہین کرتی اور اونکو
کو بہی سمجہاتی ہین کہ تم بہی شرک و بدعت اور ناروا کام مت کرو مگر بندہ خطاوار ہی پہر اگر اونسی کوئی گناہ
کا کام ہوجاتا ہی تو یہہ توبہ کرتے ہین اور جو اونسی نیک کام ہوتا ہے خدا کا شکر ادا کرتے ہین اور شیخ سعدی
رحمۃ اللہ علیہ نی یون فرمایا ہے قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش * عذر بدرگاہ خدا آورد * ورنہ سزاوار
خداوندیش * کس نتواند کہ بجا آورد * یعنے بندہ وہی بہتر ہے کہ تقصیر اپنی سی عذر بیچ درگاہ خدا تعالے
کی لاوی اور نہین تو لایق خداوندی اوسکی کوی نہ سکی کہ بجا لاوی افسوس صد افسوس کہ اسوقت مین
شرک اور بدعت اور ناروا کامون کی منع کرنیوالون سی تین فرقی طعن و بہتان اور تکرار اور جہگڑا کرتی ہین
اور یہہ تین فرقے یہہ دعوی کرتی ہین کہ ہم سنت وجماعت ہین اول فرقہ اون مین سی مذہبون کو
نہین مانتا ہے اور دوسرا فرقہ بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہی امیرون اور غریبون کو بہی سکہاتا ہی اور
کہتا ہی کہ ہم ہر علم کی مسئلون کو خوب جانتی ہین اور چاہتا ہے کہ ہمکو لوگ مقتدا اور پیشوا جانین اور تیسرا
فرقہ مسلمانون مین کمال فساد ڈالتا ہی اور طرح طرح کی فریب دیتا ہی اور اب یہہ عاجز عرض کرتا ہی کہ
تفسیر مدارک مین لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت مین بہتّر فرقہ ہوجائینگی یا تہتر پہر فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انمین سی ایک فرقہ بہشتی ہی اور سب فرقہ دوزخی ہین پہر صحابہ نی عرض
کی کہ بہشتی فرقہ کونسا ہی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسپر مین ہون اور میری اصحاب ہین آپ اونکو
سمجہو اور فرقہ جو بہتّر ہین یہہ شرک اور بدعت اور غیر شرع کامونکی منع کرنیوالون سی جہگڑا اور تکرار نہین
کرتی ہین مگر اوسوقت جہگڑا اور تکرار کرتی ہین کہ جسوقت سنت جماعت کی لوگ شرک اور بدعتون کی کامون
سی منع کرتے ہین اور کہتی کہ تم بہی اہل سنت وجماعت ہوجاؤ اوسوقت وہ فرقہ والی سید احمد صاحب کے
مریدونسی جہگڑا اور تکرار کرتی ہین مگر وہ تین فرقے کہ جنکا بیان اوپر ہوچکا ہی پہر جس جگہہ سید احمد صاحب
کی مریدون کو اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون کو جہان پاتی ہین جہگڑا

اور تکرار کرنی کو موجود ہوتی ہین اب شروع ہوا سوال و جواب اول فرقہ کا جو کہتا ہی کہ
قرآن اور حدیث پر عمل کرین گی ہم مجتہدون کی قیاسی اور اجتہادی مسئلون پر عمل نہ کرینگی ایک فرقہ
شرک و بدعت اور ناروا کامونکی منع کرنیوالونسی یعنی سید احمد صاحب کے مریدون سے اور سوا سید احمد صاحب
کی مریدون سی اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون سی یہہ سوال کرتا ہی کہ ہم
بھی سنت جماعت ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین اور یہہ دلیل لاتی ہین کہ امام اعظم
صاحب نی فرمایا ہی کہ میرا کلام اگر قرآن و حدیث کی موافق نہو تو اوس کلام میری کو چھوڑ دو اور پھر یارو
پھر وہ فرقہ یہہ کہتا ہی اسواسطی ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرتی ہین اور قیاس اور استنباطی مسئلہ پر ہم
عمل نہین کرتی ہین پھر شرک اور بدعت اور ناروا کامون سی منع کرنے والی یعنی سید احمد صاحب کی مرید اور سوا
سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ اوس فرقہ کو دو طرح سی جواب دیتی ہین اول
جواب اسطرح دیتی ہین کہ سب مسلمان کیا مرد کیا عورت سب آدمیون کو قرآن و حدیث پر عمل کرنا چاہیے
اسطور پر جیسی قرآن کی معنی اور مطلب تفسیرون معتبر مین لکہی ہین جیسی تفسیر کبیر اور تفسیر نیشا پوری اور تفسیر
جلالین اور تفسیر مدارک یا ان کی مثل کوئی اور تفسیرین ہون اور اسوقت مین ان تفسیرون کے
پڑہنی اور پڑہانی اور عمل کرنی پر علماؤن کا اتفاق ہوگیا ہے اگر ان کی لکہی بموجب تم قرآن اور حدیث
پر عمل کروگی تو ہماری تمہاری کچہہ تکرار نہین ہی اور جو تم ان تفسیرونکی لکہی بموجب عمل نکروگی اور اپنی طرف
سی کم و بیش کروگی تو ہمین تمہاری اور ہماری تکرار ہی پہر شرک اور بدعت اور ناروا کام کی منع کرنی والی
اس فرقہ سی یون کہتی ہین کہ حدیث شریف پر عمل کرنا ہر آدمی کو چاہیئی کیا مرد کیا عورت مگر اتنی بات جان لو
کہ حدیث شریف کی لغت بعضی کتابون مین جمع کردی ہین جیسی مجمع البحار اور نہایہ لغت حدیث اور اسی طرح
سی جتنی کتابین صحاح ستہ کی ہین یا انکی مثل اور کتابین ہون ان سبکی معتبر شرحین ہین جیسی سطلانی
شرح بخاری اور نووی شرح مسلم کی اور زرقانی شرح موطا کی وعلی ہذا القیاس اور مشکوۃ شریف کی شرح مرقات

ہی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی دو شرحیں ہین
ایک عربی کی اور ایک فارسی کی دونون شرح معروف و مشہور ہین مشکوۃ وعلی ہذا القیاس اگر ان
کتابون کی لکھی بموجب حدیث شریف پر عمل کرو تو ہماری تمہاری کچھہ تکرار نہین اور اگر تم اپنی عقل
سی ان کتابون کی مطلب کو چھوڑو گی اور اپنی طرف کم و بیش کرو گی تو تم سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کی مریدون سی اور حامی اونکی اور متبع سنت جو قیاسی اور اجتہادی مسئلونکو مانتی ہین اور اون پر
عمل کرتی ہین اون لوگون سی تکرار کرو گی اور وہ تم سی تکرار کرینگی **اور دوسرا جواب**
شرک اور بدعت اور ناروا کامون کی منع کرنیوالی اس فرقہ کو اس طرح جواب دیتی ہین کہ یہہ جو تم
کہتے ہو کہ امام اعظم صاحب نے جو لکھہ دیا ہے کہ میرا کلام مخالف قرآن و حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی ہو اوسکو چھوڑ دو اور پتھر پر مارو تو جواب تمہاری اس سوال کا یہہ ہی کہ تم اسحیلہ سی قیاس اور
اجتہاد مجتہدون کے سی نکلا چاہتی ہو اس تمہاری کہنی کیلیے ایسی مثال ہی کہ جیسی ایک شخص ایسا ہے
کہ روپیہ اور اشرفیون کا پرکھنا خوب جانتا ہے اور شیشہ اور رانگ وغیرہ کی روپیہ کو چاندی کے
روپیہ سی علحدہ کر دیتا ہے اور اسی طرح پیتل وغیرہ کی اشرفیون کو سونیکی اشرفیون سی الگ کر دیتا ہے
اور ایک آدمی ایسا ہی کہ کوڑیان بیچتا ہی بازار مین ایک پیسہ کا تو پرکھنا جانتا ہے اور روپیہ اشرفی کے
کا پرکھنا نہین جانتا ہے تو اب روپیہ اشرفی کا پرکھنی والا اوس پیسہ پرکھنی والی کی کہی کہ اگر میری روپیہ
اور اشرفی پرکھی ہوی کو تو کھوٹا جانی تو میری سمجھہ کو پتھر پر مار بھلا وہ کوڑی کا بیچنی والا اور پیسہ کا
پرکھنی والا روپیہ اشرفیون کا پرکھنا کیا جانی تو پیسہ پرکھنی والی سی اشرفی اور روپیہ کا پرکھنی والا ہرگز
نہین کہتا ہی کہ میری پرکھی ہوی روپیہ اور اشرفی کو تو پرکھہ دی اگر وہ روپیہ اور اشرفی کا پرکھنی
والا اپنی برابر والی سی کہی تو ہو سکتا ہی اور اسیطرح امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ نی اپنی برابر والون سی کہا ہی اور تم
لوگون سی نہین کہا اور جو تم لوگ دو چار کتابین عربی فارسی منطق وغیرہ پڑھکے امام صاحب کی

اس قول سی قیاس اور اجتہاد کو چھوڑتی ہو اونہون نی فرمایا ہے تو اپنی وقت کی مجتہدون اور
علمائی دیندار کو اور تقوی دارونکو فرمایا ہی کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کی ناسخ اور منسوخ کو جاننے
والی تہی اور امام اعظم صاحب کی استنباطی مسئلہ کی ماخذ کو پہچانتی تہی کہ قرآن سے استنباط کیا یا حدیث
سی یہہ قول امام اعظم صاحب کا اون کی واسطی تہا نہ تمہاری واسطی اور اجتہاد کرنا مجتہدون کا حدیث
ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی کی سی ثابت ہی جو چاہی اون تینون حدیثون کی کتابون مین دیکہہ
لی تمام ہوا جواب اوس فرقہ کا جو کہتی تہی کہ ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرینگی اور مجتہدون کی
قیاسی اور اجتہادی مسئلون پر عمل نکرینگی اور محدثون کی بہی بہت تعریف لکہی ہی کتاب صراط المستقیم
مین اور یہہ بہی لکہا ہی کہ اگر ایسی حدیث ہووی کہ صحیح صریح غیر منسوخ تو ایسی حدیث پر عمل کری
اور اگر ایسی حدیث کی کوئی برخلاف کہی اوسکی نہ مانی اور اب اس جگہہ یون سمجہا چاہیے
کہ ایک عالم نے کلام اللہ کے معتبر تفسیرون سی جیسی تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر مدارک
یا ان کی مثل اور تفسیرون سی مسئلہ بتایا اس قسم کی حدیث سی کہ اہل سنت و جماعت کے
معتبر علماؤن محدثین نی ایسی حدیث کی سند دیکر مسئلہ بتایا جیسا حدیث صحیح صریح غیر منسوخ
سی تو بہتر ہی سبحان اللہ کیا خوب عبارۃ صراط المستقیم مین لکہی ہی کہ حدیث صحیح صریح
غیر منسوخ پر عمل کری اور اسکی برخلاف کوئی کہی تو نہ مانی اور اس قسم کی حدیث کی سوا
اور قسم کی جو حدیثین ہین اون مین پہر مجتہدون کی حاجت ہی اسواسطی کہ مجتہد صحیح
غیر صحیح صریح غیر صریح منسوخ غیر منسوخ کو خوب جانتی تہی یعنی امام اعظم صاحب اور امام مالک
صاحب اور امام شافعی صاحب اور امام احمد حنبل صاحب اور امام ابو یوسف صاحب اور امام
محمد صاحب سوا انکی جو اور مجتہد ہین رحمت کری اللہ تعالی اوپر انکی اب سمجہو تم کہ مجتہد
جس حدیث کو جانتی تہی کہ یہہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور اسمین کچہہ سبب

اور شبہ نہین ہی تو آپ بہی اوس حدیث پر عمل کرتی تہی اور ایسی حدیث سی اور چیز پر قیاس کرتی نہی
اور اس حدیث صحیح صریح غیر منسوخ کی تفصیل آگی بہی لکہی جاویگی انشاء اللہ تعالی اور قیاس عبارت ست از
تشبیہ چیزی بچیزی بسبب اشتراک ان ہر دو در امری تاکہ ثابت شود در چیز اول حکمی کہ ثابت ست در
چیزی دوم چنانکہ تشبیہ دادن لواطت را بوطی در حالت حیض بسبب اشتراک ہر دو در نجاست پس
ثابت کردند برای لواطت حکمی کہ ثابت ست برای وطی مذکور یعنی حرمت نقل از غیاث اللغات تمام
ہوا جواب اوس فرقہ کا جو کہتی ہین ہم قرآن و حدیث پر چلتی ہین قیاسی اور اجتہادی مسئلون پر
عمل نہین کرتی اب شروع ہوا سوال و جواب دوسری فرقہ کا جو بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہی
اور امیرون اور غریبون کو بہی سکہاتا ہی اور کہتا ہی کہ ہم ہر علم کی مسئلونکو خوب جانتی ہین اور کوئی ہماری
طرحسی نہین جانتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہمکو لوگ مقتدا اور پیشوای جانین اب بعضی ٹہری ہوی لین سوال
کرتا ہین کہ تم اور لوگون کو مشرک کیون کہتی ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ ہم نہ عالم کو مشرک کہتی ہین نہ جاہل کو
مگر جن کامون کی کرنے سی جو آدمیون پر شرک ثابت ہوتا ہی ہو جب قرآن اور حدیث اور تفسیر اور فقہ
کی معتبر کتابون سی تو البتہ ہم لوگون کی طرف مخاطب ہوی نہین کہتی مگر یون کہتی ہین کہ ان کامون
سی شرک ثابت ہوتا ہی مسلمانون کو چاہیی کہ ایسی شرک کی کام نکرین ہم تو سوا خدا کی اور کسی کی عبادت
سی منع کرتی ہین جیسی کہ قرآن شریف مین اللہ تعالی کافرون کو بتون کی عبادت سی منع کیا ہے
ویسی ہی یہود اور نصارا کو اولیا اور انبیا کی پرستش سی منع کیا ہی چنانچہ سورہ براءۃ مین فرمایا ہی
اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا
لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ترجمہ ٹہرایا ہی اونہون
نی مولویون اور درویشون کو مالک اپنا ورے اللہ سی اور مسیح بیٹی مریم کو اور حالانکہ اون کو تو یہی حکم
ہوا کہ بندگی کرین مالک ایک کی کہ نہین کوئی مالک سوای اوسکی سو وہ نرالا ہی اون کی شریک بتانی سی

انتہی اور دوسرا سوال بعضی یون کرتے ہین کہ ظاہر ہم سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون
مین کوئی برائی نہین دیکھتی ہین اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون مین
بھی کیون کہ چارون مذہبون مین حق دائر جانتی ہین اور ہر مسئلہ مین سند قرآن و حدیث اور کتابون
معتبر فقہ کی سی دیتی ہین اور کسی مذہب رافضی خارجی یا اور بددینون کی سند نہین دیتی ہین اور
ظاہر لباس اور صورت مین تشرع دیکھتی ہین اور نماز روزہ حج زکوۃ ادا کرتی ہین اور اوراد و وظائف ذکر
دعا درود و قرآن مجید سب کچھہ پڑہتی ہین اور لوگون کو بھی بتاتی ہین اور انبیا اور اولیا کی تعظیم ویسی ہی
کرتی ہین جیسی شرع مین جائز ہی مگر بعض لوگ پڑہی ہوئی اُنسی جھگڑتے ہین تو اسواسطی ہمکو شک
ہوتا ہی کہ یہہ حق پر ہین یا وہ جواب اسکا یہہ ہی کہ تم آپ کہتی ہو کہ ظاہر ہم انمین کوئی برائی
نہین دیکھتی پھر تم کو کہان سی شک آیا جیسی کہ مشہور ہی کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ
ہر باسن ٹپکتا ہی ساتھہ اوس چیز کی جو اوسمین ہی تو یہہ قول شاہد حال ہماری کا بس ہی اور یہہ جو کہتی ہو
کہ پڑہی ہوی لوگ اُنسی جھگڑتی ہین اسواسطی ہمکو شک ہوتا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ جن لوگون نی خدا
کی واسطی علم پڑہا ہے وہ ہمسی کبھی نہ جھگڑین گی کیونکہ جو عالم دیندار ہین وہ یہی کہین گی کہ اللہ جل جلالہ
وتعالی شانہ کی سی صفتین اور کسی مخلوق مین نجانو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتونکو نچھوڑو
اور مذہب سنت وجماعت کی سی مونہہ نموڑو اور یہی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید اور سوا سید احمد
صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت جماعت کی لوگ بھی یہی کہتی ہین اور جنہون نی علم دنیا
کی واسطی پڑہا ہی وہ اپنی نفس کی خواہش کی موافق ہر کسی سی جھگڑتی ہین شعر بیائی دین کی
لذت جیسی دنیا کی خواہش ہے ❊ قفل ہے لذت دنیا حقیقت کی خزانہ کا ❊ تو یہہ شک تمہارا غلط
ہی آیا تم جانتی ہو کہ یہہ پڑہی ہوی لوگ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون
یا سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون سی کسواسطی جھگڑتی سبب جھگڑنی

اون کی کا ان سی یہہ ہی کہ جسوقت سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مریدون
یا سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ کہتی ہین کہ شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ
رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یہہ سب بزرگوار علم
تفسیر اور حدیث اور فقہ اور اصول اور جمیع علوم کو خوب جاننی والی تہی اور بڑی تقوی دار اور
اپنی کتابون مین سند معتبر کتابون سی دیتی تہی جیسی تحفہ اثنا عشریہ رافضیون کی رد مین
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکہی ہی کہ تمام ہندوستان اور ولایت
اور عربستان اور روم اور شام اور سب مسلمانون مین مروج ہی اور ایسی ہی دوسری کتاب فتح العزیز
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ اکثر شہرون مین مسلمانون کی رواج
رکہتی ہی اور اسیطرح سی موضح القرآن تفسیر ہندی مولوی شاہ عبد القادر صاحب کی سب مسلمانون مین رواج
رکہتی ہی اور اسیطرح فتح الرحمن ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا
اور ترجمہ ہندی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور اور معروف ہی
ہر شہر مین اکثر علما اور فقرا کی پاس موجود اور ایسی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ کے قول جمیل اور موطا شریف کی شرح کہ نام اوسکا مصفی ہی اور یہہ کتابین سب مسلمانون
مین اعتبار رکہتی ہین اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مائۃ
المسائل کہ ایک سو بائیس کتابون معتبر اہل سنت وجماعت کی سی بنا ہوا اکثر شہرون مین موجود
اب تمکو چاہیے کہ ان کتابون کی مسئلہ سمجہا لو تو پہر بعضی لوگ جو کہتی ہین کہ سید محمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون سی اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کے اور متبع سنت لوگون سے

کہتی ہین کہ ہم آپ خوب سمجہتی ہین ہم کو ان کتابون کی مسئلونکی کچہ حاجت نہین اور جیسی کہ ہم کہین
ویسی تم مانو بہلا اس ہماری وقت کی لوگ پڑہی ہوی جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے
مریدون سی اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون سی ناحق جہگڑتے ہین کونسی کتابین
ان کی تالیف کی ہوئین معتبر مسلمانون مین مروج ہین کہ ہم اونکا اعتبار کرین ہان البتہ جو کوئی مسلمان
کسی معتبر کتاب اہل سنت جماعت کی مذہب سی کوئی مسئلہ بیان کری تو ہم بسر وچشم مان لین گی اور بی سند
بات کو کوئی نہین مانتا اب لوگون کو چاہیی کہ انصاف کرین اور غور فرماوین کہ یہہ جہگڑنی والی حق پر ہین یا سید احمد
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید آپ سید احمد صاحب کی مرید اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کے
اور متبع سنت لوگ اون لوگون سی کہتی ہین جو اونسی جہگڑتے ہین کہ تم دعوی کرتے ہو کہ ہم امام اعظم صاحب
کی مذہب مین ہین پہر امام اعظم صاحب کے مذہب کے کتابون پر کیون نہین عمل کرتے ہو اور جس کسی
مسئلہ مین تم ہمسی تکرار کروگی اگر ہم تم کو امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتابونسی ثابت کر دین تو تم
مانو اور نہین تو مت مانو پہر وہ فرقہ کہتا ہی کہ تم امام صاحب کی کتابون کی مطلب کو کیا جانو ہم تم سے
خوب جانتی ہین اور جو سنت جماعت ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین اور سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہین یا سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ ہین
پہر اوس فرقہ کو یون جواب دیتی ہین کہ ہم قرآن یا حدیث سی یا عقائد کی کتابون سی یا فقہ کی کتابونسی
یا قرآن کی معتبر تفسیرون سی یا حدیث کی معتبر شرحون سی یا فقہ کی کتابون کی معتبر شرحون سی جو سنت جماعت کی
مذہب کی ہین اون میں سے ہم کسی کتاب کا مسئلہ تمسی بیان کرین اور تم نہ سمجہو تو اب ہم تم سی پوچہتی ہین کہ تم علم
عربی صرف ونحو ولغت وغیرہ پڑہے ہو یا نہین اگر پڑہی ہو تو ہمارا ہاتہ پکڑو اور کہو کہ اس جگہہ تم نی اس
کتاب کی مسئلہ مین غلطی کی ہی تو تم کو جیسی ہم کہتی ہین اپنی کہنی کی سند او شہرون سی منگوا دین گی
اگر اسپر بہی تم نہ مانو تو تمہاری مثال ایسی ہی کہ ایک آدمی نی دوسری آدمی سے کہا کہ ایسی بات مجکو بتا کہ مین

کسی سی نہ ہارون اوس آدمی نی کہا کہ جو کوئی تجہی مسئلون مین یا اور کسی بات مین تکرار کرے
وہ کہی یہہ مسئلہ ایسا ہی تو کہو کہ مین نہین مانتا پہر وہ کوئی مسئلہ کہی تو پہر تو کہو کہ مین نہین مانتا پہر ایسی
طرح سی جو کچہہ وہ کہی کسی کتاب سنت وجماعت کی ہی تو کہو کہ مین نہین مانتا پہر تجکو کوئی نہین ہرانی کا اور تو
کسی سی نہ ہاریگا اب ایسی بات پر ہمارا اعتبار اوپہ یہ ہے کہ ہم مسئلی امام اعظم صاحب کی مذہب کی معتبر کتابون
سی تمہاری آگی بیان کرین اور یہ بہی کہین کہ ان کتابون کی مسئلون کو تم مانو اور ان پر عمل کرو یا تم مسئلی امام
اعظم صاحب کی مذہب کی معتبر کتابون سی ہماری آگی بیان کرو اور ہم سی کہو ان کتابون کی مسئلی تم مانو
اور ان پر عمل کرو اگر ہم ایسی مسئلون پر عمل نکرین تو ہم وہابی ہین اور جو تم ایسی مسئلون پر عمل نکرو تو تم
وہابی ہو پہر معلوم ہو جائیگا کہ کون امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہی اور کون نہین ہی اور دوسری
یہہ بات ہی کہ جو عالم دیندار یا متبع سنت اور تقوی دار اور تارک الدنیا راضی برضای خدا او خلق اللہ پر
مہربانی کرنیوالی موافق شرع محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ہوتی ہین تو ہر مسلمان ایسی علما و فقرا کو اپنا مقتدا
اور پیشوا جانتی ہین اور ان صفتون کی بغیر جو علما اور فقرا نہین ہوتی ہین تو وہ مقتدا اور پیشوا جاہل مسلمانون
کے ہوتے ہین تمام ہوا جواب اوس فرقہ کا جو بدعت وغیرہ کا کام کرتا ہی اور امیرون اور غریبون کو
سکہاتا ہے اور کہتا ہی ہم ہر علم مسئلے خوب جانتی ہین اور کوئی ہماری طرح سی نہین جانتا اور چاہتا ہے
کہ ہم کو لوگ پیشوا اور مقتدا جانین اور یہہ جو اس عاجز نی لکہا ہی کہ یہہ فرقہ بدعت وغیرہ کا کام آپ
بہی کرتا ہی اور امیرون غریبون کو بہی سکہاتا ہے اب یون سمجہو کہ ہم اس فرقہ پر بدگمانی نہین کرتی
کہ یہہ فرقہ عقیدہ کی راہ سی بہی بدعت وغیرہ کامون کو اچہا جانتا ہے ہان البتہ ان کو نفس اور
شیطان نی بہکایا ہے اسواسطی یہہ فرقہ آپ بہی بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہے اور امیرون اور غریبون
کو بہی سکہاتا ہے خدا اس فرقہ کو بری کامون سی بچا دی اور نیک راہ پر چلا دی اور سید صاحب
کی مرید اور سوا اپنی صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت نہ کسی کو مشرک کہین نہ کافر پہر خوب غور کی

کام کرتا ہے اونکو سمجہاتی ہین کہ ایسی کام نہ کر کہ تیری واسطی دین و دنیا مین برا ہی اب
شروع ہوا سوال و جواب اوس تیسرے فرقہ کا کہ جو مسلمانون مین فساد ڈالتا ہی اور
سرگروہ اوس فرقہ کا کہ نام اوسکا فضل رسول ہے اور وہ رہنی والا بدایون کا ہے
اور اوسنی مسلمانون مین فساد ڈالنی کی لئی ایک رسالہ تالیف کیا ہے کہ نام اوسکی رسالہ کا بوارق
ہی اور اوسنی اس رسالہ مین پہلی گروہ وہابیونکا کیا ہی پہر وہابیونکو بدین ٹہرایا ہی پہر ابن حزم کا ذکر کیا ہی پہر ابو تیمیہ وغیرہ کا ذکر کیا ہی پہر
سب کو اوسنی بدین ٹہرایا ہی پہر جن لوگونکو اوسنی بدین ٹہرایا ہی اور سنت وجماعت کی فرقہ سی اون کو خارج کیا ہی اون
لوگون کی حال سی ہم واقف نہین نہ اوسنی کچہہ مطلب اور نہ اونکو ہمسی کچہہ مطلب پہر سید احمد
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا اور مولوی اسمٰعیل صاحب کا اور مولوی عبد الحی صاحب کا ذکر کیا ہے
اور سید احمد صاحب پر اور مولوی عبد الحی صاحب پر جسطرح اسکی قلم مین آیا اوسطرح اون دونون صاحبون
پر طعن و بہتان کیا ہی اور مولوی اسمٰعیل صاحب پر ان دونون صاحبون سی زیادہ طعن و بہتان
کیی پہر انہی ایام مین اوس فضل رسول کا ایک رسالہ دیکہنی مین آیا کہ نام اوسکا معمولات العشر ہے
پہر اوسمین بہی مولوی اسمعیل صاحب پر ویسی ہی طعن و بہتان لکہی تہی پہر جو جامع منقول و معقول
مولانا بالفضل اولانا سلالہ خاندان مصطفوی نقاوہ دودمان مرتضوی مولوی سید حیدر علی
صاحب نے اوسکی رسالہ معمولات العشر کی رد مین ایک رسالہ لکہا اور اوس رسالہ کا نام صیانۃ الناس
من وسوسۃ الخناس کہا تو ہم اسی رسالہ صیانۃ الناس کی کچہہ عبارت اپنی رسالہ مین اب لکہتی ہین
کہ اوس سی ہی اس مفسد کی ظن اور فریب اور مولوی اسمعیل صاحب پر بہتان کرنیکا
حال انشاء اللہ تعالی صاف معلوم ہو جائیگا کہ یہہ مفسد جہوٹا ہی وہ عبارۃ مولوی حیدر علی صاحب کی رسالہ کی یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا والصلوۃ والسلام

عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْکُبْرٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ هُمْ هُدَاةُ الطَّرِیْقِ الْاَسْنٰی اما بعد معلوم ہو جیو کہ کور
باطنون دجال سیرت اور مفسدین شیطان طینت نے بیہودہ سرائی اور ہرزہ درائی شروع
کی ہے اور واسطے فریب دینے عوام کالانعام کے اور تفرقہ ڈالنے درمیان دین اسلام کے رسائل کو پیسے
اختیار کرکے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرتے ہین اور سبب اسکا یہہ ہی کہ اون خفاش منشون کو باطن کو
نور ہدایت سے تکلیف ہوتی ہے اور فسق و فجور کی ظلمت کی مواج پانی سے سرور اسلیے نہایت پیچ و تاب کہاکے
دیئے اطفا نور ہدایت سعی نامشکور بجالاتے ہین جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّنُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ اور اس ابلہ فریبی کو
قابلیت سمجھ کر اپنے ہم جنسون مین تفاخر کرکے بعضے نافہمون کی راہ مارتے ہین چنانچہ اس زمانہ
مین ایک شخص نامعقول بیدین نے کہ اوسکا ذکر آگے آتا ہے ایک رسالہ لکھا ہے اوسمین عالم ربانی
حافظ قرآن حاجی حرمین شریفین غازی مجاہد شہید سبیل رحمانی اور اہل اللہ کے حق مین کمال بے
ادبی کی ہے اور دسائس وسوسہ بہولے بے علم لوگون کے دل مین ڈالے ہین تو ہم بھی ایک رسالہ
بقصد امر معروف اور نہی عن المنکر کے اسکے جواب مین واسطے دفع اوسکے وساوس کے لکھتے ہین اور
اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ایک تمہید جواب اوسکی تمہید کا اور ایک مقصد مرجو دفع اوسکے
وساوس کا ہے اور ایک خاتمہ پر مرتب کرینگے اور نام اس رسالہ کا صِیَانَةُ الْاُنَاسِ مِنْ وَسْوَسَةِ
الْخَنَّاسِ رکہا اور یہی اسکی تاریخ ہے اور جزو سوم کا اوسکی اسمین دفع ہے دوسرا نام اسکا
عشرہ کاملہ بھی ہے مقدمہ حدیث شریف مین آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ

بیان باطن طینت

الناس

لھا دینھا ترجمہ یعنی بیشک اللہ تعالی اوٹھا کھڑا کرے گا سری پر ہر سو برس کی ایسی شخص کو جو تازہ
کریگا واسطی اس امت کی دین اسکا یعنی جو ہر سیکڑی مین بسبب ہونی زمانی نبوت کی طرح طرح کی شرک اور
بدعت اور گناہ کبیرہ او صغیرہ اور رسم تک رواج پاتی ہین اسواسطی پروردگار حکیم جل وعلی شانہ وعظم
برہانہ بمقتضای اپنی حکمت اور ربوبیت کی واسطی دور کرنے فساد اون خرابیون کی ایک مجدد تازہ
کرنیوالا توحید اور سنت کا اور مٹانیوالا شرک و بدعت کا اور مناہی کا قایم کرتا ہی کہ اوسکی وجود سے
دفع اس ظلمات کا ہوتا ہی پھر دوسری صدی مین شیاطین الجن والانس کی شرور سی بیدینی اور بدعتین
شروع ہوتی ہی کہ حاجت دوسری مجدد کی پڑتی ہی سو اپنی عادت پاک پر تیرہوین صدی مین اللہ تعالی
نی ذات مجمع الحسنات والبرکات محی السنہ قامع البدعۃ مرجع علمای انام پیشوای دینداران اسلام حضرت
سید احمد صاحب ادام اللہ آثار ہدایتہ کو پیدا کیا جب حضرت موصوف سن تمیز کو پہنچی خلق اللہ
کی ہدایت پر کہ اللہ تعالی نی ان کی طبیعت کو سعادت ازلی پر مجبول (پیدا) کیا تھا خود بخود متوجہ ہوسے
جس قدر حضرت کی عمر بڑہتی گئی ویسی ہی ہدایت دور دور تک پہنچتی رہی یہان تک کہ بعد مشرف ہونے
بیعت پیر و مرشد عمدۃ المحدثین والمفسرین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ کی اور ارشاد
اور تعلیم اوس جناب موصوف کی اونکی[سلہ] ہدایت کا نور مثل آفتاب کی بکمال زور اور شور کی پھیلا اور قلوب عباد
کی منور ہو اسعیدان ازلی ہر ایک طرف سی رخت سفر کا باندہ کی منزلون سی آکی اشراک اور بدعات سی اور
منہیات وغیرہ سی کہ حسب عادت زمانہ کی خوگر ہو رہی تھی توبہ کر کی راہ راست توحید و سنت کی اختیار کرنی
لگی اور اکثر ملکون مین خلفای راست کردار جناب موصوف کی نے سیر فرما کی لاکھون آدمیون کو راہ راست دین
محمدیہ کی بتادی جن کو سمجہ تھی اور توفیق الہی نے اون کی دستگیری کی وہ اس راہ پر چلی چنانچہ مکہ شریف مین شیخ
مصطفی امام حنفی مصلی کی اور شیخ شمس الدین شطا مصری شافعی کہ اب مکہ شریف مین درس فرما رہی ہین اور
یعنے وقت تالیف اس رسالہ کے ۱۲
اونکی واسطی مولانا عبد الحی مرحوم نے کتاب صراط المستقیم کو عربی زبان مین ترجمہ کر کی دیدیا ہی چنانچہ وہ ترجمہ

[سلہ] یعنی سید احمد صاحب کی ہدایت کا نور ۱۲

عربیکا کتب خانہ مین حضرت امیر الاسلام متّعنا اللہ تعالی وسائر المسلمین بطول بقائہ کی موجود ہے
(نفع دے اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانون کو ساتھ مدت عمر اونکے)
اور شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ کی اور حافظ مغربی کے شیخ احمد بن ادریس کہ رئیس مغرب اور وزیر یمن اور
صحیح بخاری مع شرح قسطلانی ازبر اور حفظ یاد رکھتی تھی اور عمر بن عبد الرسول جو محدثین حنفیہ مین بہت
مشہور تھی اور شیخ بخاری مدرس مدینہ منورہ ہیہ سد. بیعت حاصل کرتی گئی اور شیخ محمد صالح شافعی اور شیخ بقا
شافعی نی الکنہ متبرکہ مین دعا کروائی اور بہت سی مشائخ طریقت کہ صدہا ہزارہا آدمی انسی بیعت رکھتی تھی تجدید
بیعت کی کرکی حضرت کی مریدون مین داخل ہوی اور ہزارہا آدمی جو اطراف وجوانب کی جو زیارت حرمین
سی مشرف ہوی تھی نعمت بی عدو سی بھی سرفراز ہوی اور اسیطرح جدۂ و حدیدہ اور مخہ کی صدہا زیدیون نے
توبہ کرکے بیعت حاصل کے اور کابل اور قندہار مین بلا واسطہ حضرت سی اور حضرت کی خلیفون کی ہاتھہ سی
جیسی بادشاہ کاشغر اور روساء بخارا اور مظفر آبادنی اور پورب کی ملکون مین مثل ڈہاکہ اور بنگالہ اور
چیٹ گانو اور اشام اور نیپال مین اسیطرح صدہا اور ہزارہا بلکہ لاکہہا اور کروڑہا ایمان دار شرف بیعت
حاصل کرتی گئی سید امیر حمزہ جو برہما کی ملک سی قسم قسم کا سونا جو وہان پیدا ہوتا ہے کلکتی مین لاتی تھی اور
بیچکر کلکتی کی تحفہ مہارانی کی لیی لیجایا کرتی تھی جب حضرت بہی ال سفر حج کی کلکتی مین ملاقات ہوی اور اسی
حال مین عجیب تغیر صحبت سی پایا تب بیعت کی اور خلافت اور اجازت بیعت لینی کی حاصل کی کتاب صراط المستقیم
لکھوائی اور اپنی ملک کو لی گئی اور ہزارون خلیفہ جابجا مقرر ہوی کہ انسی اب تک سلسلہ بیعت اور ارشاد تلقین
جاری ہی اور وہی لوگ جو نماز روزہ سی بیزار اور بہنگ بوزہ ہی کاربار رکھتی تھی شراب و تاڑی انکی بذکانغیر
ہو رہا تہا بر ملا بکتی تھی کہ نماز حکم کمپنی کا نہین اور نہ روزہ آئین کونسل کی حج و زکوۃ کا پہر کیا ذکر ہی شب و روز
رشوت اور زنا اور مردم آزاری اور سود خواری مین مشغول رہتی تھی اور مرد و عورت مثل حیوانات بی نکاح باہم
رہتی اور ہزارہا ولد الزنا انسی پیدا ہوتی اور صدہا پیر و جوان نامختون مثل نصارا اور مشرکون کی تھی محض
حضرت کی تعلیم سی اپنی سب گناہون سی توبہ کرکی نکاح اور ختنی کروا کی نیک و پاک متقی ہوگئی حضرت کی ہاتھہ پر دس ہزار

آدمی ایک ایک بار بیعت کرتی گئی یعنی اسطور پر بیعت کیا کرتی تہی کہ جیسی ایک شخص کو بیعت کیا اور طریقہ
بیعت کا تہا اوسکو بتایا اوس سی اورنی سنا اور اوس سی اورنی سنا اسیطرح کئی کئی ہزار آدمیون کی نوبت پہنچتی
تہی پہر حضرت فرماتی کہ مینی تمہاری سبکی بیعت لی وہ سب کہتی کہ ہمنی قبول کی اور بہت بہت ہنود اور رافضی
اور جوگی اور اتیت حضرت کی ارشاد وتلقین سی خالص مسلمان ہوگئی اور بعضی نصاری اپنی قوم سی آکی خفیہ
ایمان لائی پہر ہزار ہا علمانی بعد حصول بیعت اور خلافت کی رہنمائی خلق اللہ کی اختیار کی بعضی نی وعظ
ونصیحت اور ارشاد وتلقین کو عادت اپنی ٹہرائی اور بعضون نی کتاب ورسالہ اور ترجمہ آیات قرآنی
واحادیث صحیحہ کی کہ جسمین ترغیب عبادت اور ترہیب گناہ سی ہی اپنی ملک کی زبان مین بیشتر بنا کر کی
ہزارون جہلا کو کہ سیدہا کلمہ بہی پڑہنا نہین جانتی تہی عالم بنادیا اور بعضون نی دونون طریق اختیار کیی
اور اسکی سوا بہت سی برکات جیسی چنگا ہونا مریضونکا سخت مرضون سی اور اولاد پانا نا امیدونکا اور پہلنا
آنبہ کی درخت کا جو پہلتا نہ تہا آنبہ کی قلعہ مین اور آسودہ اور سیر ہونا بہت لوگون کا تہوڑی کہانی سی
اور نہ کم ہونا زر نقد کا مدتون تک خرچ کرنیسی حضرت کی دعا سی اور باران ہونا سندہ کی ملک مین کہ مدتون سی برستا
نہتا اور سوا اس مذکور کی خوارق بی شمار اور برکات بی اندازہ اوس جناب سی ظاہر ہوا ہر ہوی ہین کہ حد تواتر
کو پہنچی ہین لاکہہا آدمی اوس سی واقف ہین چنانچہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم آپ کی جو بہانجی تہی اونہون نی
ایک کتاب جمع کی ہی یعنی خوارق عادات مین پہر جو لوگ طالب رضای مولا اور تلاش کرنیوالی طریق محمد
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تہی اور بغض اور عناد اور کینہ وعداوت مومنین پاک سی مبرا تہی اونکی صحبت
سی سعادت ابدی حاصل کر گئی ادہر تو اسطرحکی ہدایت کا کمال ہی اور اودہر ایسی ناپاک سگان دنیا بہیا
کو باطن کا طعنہ وتشنیع سچ فرمایا سعدی علیہ الرحمۃ نی قطعہ شور بختان بآرزو خواہند مقبلانرا زوال نعمت وجاہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛ راست خواہی ہزار چشم چنان ؛ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

اور آثار قیامت کا ہی کہ ایسی ہادیان دین کی حق مین لوگ لعن وطعن کیرین کیونکہ اوصاف ...

جامع جو شخص ہوتا ہی وہی لفظ مجدد سی جس کا ذکر حدیث شریف مین آیا ہی مراد ہوتا ہی اور یہہ دستور ہے
کہ ہر پیغمبر اور ہادی دین کی مقابلہ مین شیاطین الجن والانس ہی شرارت پر کمر باندہتی ہین مصداق
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ کی ہوتی
ہین ایک طرف سی وارث الانبیا اپنا کام کرتی ہین اور دوسری طرف سی شیاطین شکل علما یہود کی ہنر
کو عیب اور ہدایت کو ضلالت قرار دیکی خباثت قلبی ظاہر کرتے ہین مصرعہ مہ فشاند نور و سگ عو عو کند
فرد چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭ اور طرح طرح کی افترائی اور بہتان اور ہزار ہا جہوٹ
کا طوفان باندہ کی اپنی زبان ناپاک اور قلم بے باک سی ہتک عزت اہل ایمان اور گرم بازاری اخوان
الشیاطین کے چاہتی ہین پس سچی نیک ہادیون سی اور جہک مارنی شیاطین الانس ہی مصداق
کلام معجز نظام پروردگار تعالی شانہ کا اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى
ظاہر ہوتا ہے اسواسطے کہ ہدایت بہت ہی شریف چیز ہی سعیدان راہی روشن ہی لوگ فائدہ مند
ہوتے ہین اور بدبختان خبیث الباطن سی کچہہ فائدہ نہین ہوتا بلکہ اونپر حجت اللہ تعالی کی قایم ہوتی ہی
جیسا کہ حضرت ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
فرماتی ہین مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ الْكَثِيْرِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ
مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ
اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى
هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ
مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ
اُرْسِلْتُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مراد یہہ ہی کہ ہر ایک لیاقت ہدایت کی نہین رکہتا مصرعہ دوزخ
را بسوزد گر بولہب نباشد ٭ اور اوس شہنشاہ جلشانہ کو جیسی آبادی بہشت کی اپنی فرمانبردارون سی

منظور ہے ویسا ہی دوزخ کا آنا ملعونون کا سی بہرنا مضمون لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
منظور ہے تو اُس حکیم جل شانہ نی بمقتضای اپنی حکمت کی خیر و شر اور نیک و بد دونون پیدا کئی بسطرح بہتا
لوگ واسطی ہدایت خلق اللہ کے رسالہ تصنیف کرتی ہین ویسا ابلیس کی نائب رسالہ تلبیس اور فریب کے تحریر کرتی ہین
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَقُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ وَاَكُلٌّ
مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ خصوصا اس زمانہ مین سرگروہ ضالین مضلین اور پیشوای فرقہ شیاطینیہ جامع ز…
و فروخ نامعقول حمد و اولاد حتوال شیخ نجدی بداونی نامعقول مسمی بفضل رسول مصداق اسم مصرعہ کی مصرعہ
برعکس نہند نام زنگی کافور ہ کہ اسکی لعد گذری مدت بتیس برس کی شہادت سی مولانا با لفضل اولی ناداں الفضل النبیل
مولوی محمد اسمعیل محدث دہلوی قدس سرہ کی اور یہہ مولانا ممدوح خلفاؤن مین حضرت مجدد مائۃ
ثالث عشر کے افضل اور اکمل تہی بمقتضای حدیث کی کہ آثار قیامت مین مروی حضرت علی اور حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سی ہی وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا الخ اور طعن مولانا موصوف کی
جیسے فرقہ اثنا عشریہ نی خلفاء ثلثہ پر شروع کیا ہی اور جہلا کو بہکا کرانی دو اسطے نذر کی پیدا کرتا ہی بہر چند
مولوی سراج احمد صاحب نے سراج الایمان اور مولوی بشیر الدین صاحب اور مولوی قطب شاہ صاحب نی جدا جدا
رسالون مین بخوبی لیے اسکی سرکوبی کی ہی ہنوز اس حرکت سی باز نہین آتا محاسن اور مکارم او سید شہید
اکبر کی تمام خلق مین مشہور ہین حاجت بیان کی نہین صغر سن مین حافظ کلام اللہ کی ہوی پہر عنفوان شباب
مین عالم جامع معقول و منقول کی پہر حاجی و زائر حرمین شریفین کی پہر مجاہد اور غازی کفار کی پہر شہید فی
سبیل اللہ مشرکین کی ہاتہہ سی تارک دنیا اختیار کرنیوالی آخرت کی دنیا پر پہر کون سی فضیلت منجی آخرت
مین اون سی باقی رہی اور یہہ بداوُنی کالاعمی بلی حیا سگ دنیا اغنیا کی گہر کا کتا صرف اپنی نمود اور رسوخ کی
لیے دربار اہل دول ہین کہ اکثر کفار و فجار ہین بعضی البتہ باوجود ثروت ظاہری کی کچہہ دولت باطنی ایمان کی بہی رکہتی
ہین تو وہ اغنیا فساق کہ اون کو کاروبار رشوت خوری اور ظلم اور شراب نوشی اور زنا اور راگ کا رہتا ہی اور انکو

ہا دیان دین سی نہایت رنج ہوتا ہی تو لقمہ خور ان کی دسترخوان کی جیسی یہہ بداؤن کا للا ان کی سامنی
ایسی لوگون کی برایی او عیب چینی کرتی ہین تاکہ وہ انسی خوش ہو کی کچھہ منفعت اور نعمت دیوین اور یہہ نایبان
علماء یہود اپنی شرارت سی اون اغنیا کی عیب کو تاویل کر کی کچھہ دامن تصوف مین پردہ پوشی کر کی غنا اور مزامیر
وغیرہ انکی واسطی حلال کرتی ہین اور بعضی محرمات کو تاویل مردود سی مکروہات اور مباحات مین شمار کر کی انکو
راضی کر دیتی ہین چنانچہ یہی دجال اپنی اثون بڑودہ مین جا کر حکیم کاظم علی خان کی پاس کہ وہان کی سردار کا
بڑا رکن تہا اسکا ہم مشرب یعنی رافضی بنکر زر خطیر حاصل کیا اور اسیطرح شرف الدولہ جگناتہہ امیر لکہنو کی پاؤن
داب کر مطلب پا کر کہینچا زر کا تہا عمل مین لایا یعنی کیی سو روپیہ لیی یہہ دونون وصف اسکی زبانی اون لوگونکو
جو اوسوقت بڑودہ اور لکہنو مین موجود تہی معلوم ہوی وَالْعُهْدَةُ عَلَى النَّاقِلِينَ اور بداؤن کی رہنی والون
سی سنا گیا واللہ تعالی اعلم کہ ہمیشہ یہہ اپنی والد کو آزردہ رکہتا تہا یہان تک کہ وہ اس جہان سی سفر
کر گیی اور اس سی ناخوش گیی غفر اللہ تعالی لہ اور کوئی حافظ خیر الدین نام نابینا کمال مفلس اسکی
محلہ مین رہتی تہی بسبب تنگدستی کی انہون نے حاکم انگریز کی پاس عرضی دی کہ میرا مقدور چوکیداری
دینی کا نہین صاحب انگریز نے رحم کہا کر معاف کیا اس ظالم نی اور لوگون کی ہاتہہ سی بہت عرضیان
حاکم کے یہان دلوائین کہ خیر الدین نابینا بہت مقدور رکہتا ہی غرض اسکی یہہ ہی کہ چوکیدارہ پہر اوسپر
رکہا جاوی اور اوسکو اوسکی ادا کا مقدور نہو گا تو اپنا گہر بیچیگا تو مین مول لونگا تو دیکہو یہہ خوب حق ہمسایگی
ادا کیا اور ذلالی عمدہ ہای صدر اکبر آباد کی مشہور ہے کہ اسی سبز قدم کی کٹنایی سی پیشکار اور وکلای صدر کے
تباہ ہو کی مقید ہوی یعنی اکثر عملون نی اوسی کی معرفت رشوت لی تہی مراد آباد کی حاکم انگریز نی بہت
تدبیر کی مقدمہ نہ کہلا آخر کو اسی دجال کو بلا کر اپنی یہان کرسی پر بٹھہ لا کر دم دیکر مقدمہ کو پوچھا اور
کہا ہم تمکو بڑا کام دین گے اس مقدمہ سی ہمکو اطلاع کرو تب طمع دنیا سی اپنی سب عملون کی رشوتگیری
ظاہر کی بیت قدم نامبارک و مسعود ✤ گر بدریا رود برآرد دود ✤ اب غور کیا چاہیے

کہ یہہ شیطان آپ ہی واسطہ بنکر سبکو شوت دلواکی پہر آپ ہی اوس شوت کو ظاہر کرکی سب سی
بری ہوگیا مطابق اس آیہ کریمہ کی کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ
اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور اسنی جب ان سبکو تباہ کیا کوی کم اسکی
طرف اپنی عزت کی ڈرسے رخ کرتا تہا ناچار مصرعہ تجربہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ۞ اس عقرب سیرت
فی شہر شاہ جہان آباد مین جاکر پہر اوس شغل کو یعنی شیوۂ رفض لعن طعن بزرگان دین کا خلاف مضمون لَا
تَذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ اِلَّا بِالْخَیْرِ وہان کے امیرون کی دربار کا تحفہ ٹہرایا اور بہت سی سادہ لوحون کو اپنے
فریب کی جال مین کہینچا غالب ہی مفتی صدر الدین صاحب کی خدمتمین اسنی اپنی وسوسی پہونچے
ہونگی لیکن وہ تو بڑی عالم ہین اسکو اونکی شاگردگی ہی نسبت ہو سمین کلام ہی تو وہ کیونکر اسکی فریب
مین آتی اور اوسکی وساوس پر کیونکر مہر کرتی یہہ مہرون والی لوگ اگر شرع کے مسئلہ سی واقف ہوتی
اسکے فریب مین نہ آتی شرع مقدسمین تو یون ہی کہ فتوی مجتہد فاسق کا واجب التوقف ہی عمل اسپر بے
تحقیق جائز نہین چنانچہ بزدوی وغیرہ مین صریح مذکور ہی اور دلیل یہہ آیت ہی اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ
بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝ جب قول مجتہد
کا یہہ حال ہوا تو ایک رافضی طالب دنیا بلکہ کتا دنیا کا جاہل و منکر نصوص قطعی قرآن مجید کا کہ جسکے
حق مین علماء معتبرین نی حکم کفر کا دیا ہی جیسی چہٹی وسوسی کی دفع مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے
تو اوسکی قول کا کیونکر اعتبار ہو پہر قول اوسکا جو ایسی پیشوای دین کی لعن طعن مین ہو سچ ہے
کہ شیطان بڑا دشمن ہی اوسکی دشمنی ہمکو ہماری رب نی اپنی مہربانی سی جتادی ہی پہر بہی بعضی لوگ
نہین سمجہتی حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ
لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ اب اوسکی مکر کی مونہہ سی پردا اوٹہاکر سچی مومنون کو سمجہایا جاتا ہے
جو وہابی لوگون کی نزدیک مبغوض ہین تو اسلیے ہادیان مذکورین کو اس شیطان نی وہابی اول ٹہرایا تاکہ لوگ

اون سی نفرت کرین اور انکا کلام جو حق ہی عند اللہ اور عند الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف کان
نہ دہرین اب اسکی مکر کی دفع کی لیی اوسکو کہا جاتا ہی کہ ای بی انصاف تونی تو وہابیون کا نام ہی سنا ہی اور حرمین
شریفین اور ساری عرب مین وہی لوگ وہابی خود موجود تہی وہان کی لوگ جیسی وہابیون کی اقوال اور افعال سے
واقف تہی اور ہین تو اوسکا عشر عشیر بہی نہین جانتا اگر حضرت سید صاحب اور مولوی
اسمعیل صاحب اور دوسری ہمراہیون مین کچہہ بہی وہابیون کی خلاف شرع محمدی کی ہوتی تو ایسی کا
اور پیشوای حرمین شریفین کی اور اور بزرگ عرب کی انسی بیعت کیون کرتے اور خلافت اور اجازت
کیون لیتی اور صراط المستقیم کیون عربی مین ترجمہ کروا کی لیتی ای شیطان تیری حق مین ہی ذکر حکم لاحول
کا رکہتا ہی جو کہ عباد مخلصین اللہ تعالی کی ہین تیرا غلبہ ان پر نہ ہوگا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ اور جو تیرے اتباع ہین اون کی بیان و خاتمیت عاقبت مین بدلالۃ النص یہ آیہ کریمہ
بس ہی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَ
شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۔ تمہید
اب چاہتی ہین کہ شروع کرین دفع دسوان وسوسون کا اس خناسکی پر جیسی اسنے
پہلی دسون وسوسون کی ایک جال شیطانی بطور تمہید وساوسکی پہیلایا ہی اور وساوس کو بجای دانہ
کی اس جال مین ڈالا ہی کہ بہولی لوگ اوس جال مین پہنسکی اپنا ایمان خطر زوال مین ڈالین تو ہم بہی مطابق
طابق النعل بالنعل کی پہلی دفع اون دسون وسوسون کی تعوذ کرکے اور لاحول پڑہ کی اس دم شیطانی کو
اوٹہا دین اور اوسکی مضمون کو حرف بحرف دفع کرین تو کہتی ہین ہم لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ اب سنو سچی مسلمانو قول موسوس کا جانا چاہی کہ ہندوستان
مین فرقہ نجدیہ کا جو وہابی کہلاتی ہین مولوی اسمعیل کی ذات سی پہیلا اور بہت لوگ بسبب ناواقفی کی ظاہر حال
دیکہکر کہ اکثر اس بلا مین مبتلا ہوگئی تہی علماء اہل سنت جماعت کی کوشش ہی اور ہی بسبب جناب نی تحریرون فتوون کی

عرب سی کہ چارون مذہبون کی قاضی مفتی عالمون نی بالاجماع نجدیہ کی رد و ابطال مین لکہی تہی حال
اسماعیلیہ کے گمراہی کا و مخالفت مذہب اہل سنت جماعت سی خوب ظاہر ہو گیا جواب اسکا یہہ ہے
موسوس کذاب بہت جہوٹا ہی غور کرو لاکہون آدمی کہ دعوی اسلام کا رکہتی تہی ہنود کی میلون مین
شریک ہو کر بتون کو جیسی چیچک وغیرہ پوجا کرتے تہی اور دوسرے اعتقاد اور اقوال اور افعال کفر اور شرک
کی تو کیا ذکر ہی نہ شرک اصغر فقط بلکہ شرک اکبر بہی اور شراب نوشی اور زناکاری اور رشوت خواری اور ناچ
رنگ اور مثل انکی بہتیری کبائر جو کرتے تہی اس خناس کی اعدا کی وعظ سی اور نصیحت و صحبت سی وہ سب
پاک ہو گئی جیسی پہلی مقدمہ مین معلوم ہو چکا یہہ بات تو ہماری لاکہون کو مشاہدہ اور دوسرون کو
تواتر سی معلوم ہوا تہا اور بہت کافر مسلمان ہوی اور رافضی سنی اور صدہا علمای اہل سنت جو اس رافضی
خناس کو انکی شاگردی کی بہی نسبت نہین ہو سکتی کیا ہندوستان مین اور کیا ملک خراسان اور ملک روم
مین اور عرب وغیرہ مین اپنی احوال کو نہایت دین کی طرف متوجہ پاکر اس طریقہ مین جسکو یہہ خناس
بد کہتا ہے داخل ہوی انکار اسکا مثل انکار براہمہ اور سمنیہ کی تواتر کا ہے تو اسکو یہہ خناس دہوکا کہتا ہے
نہین بلکہ یہی خناس آپ لوگون کو دہوکا دیتا ہے اور اسکو فتنہ نجدیہ اور وہابیہ کا کہتا ہے سچ ہی کیون
نہو ابلیس اور اوسکی اتباع کی تو گردن ٹوٹ گئی وہ کیون نہ اوسکو فتنہ کہین گی اس خناس نی نور ہدایت
اور ارشاد اور سنت اور شرک اشراک اور کفر اور کبائر سے ایذا پایی ہی مثل چمگادڑ اور چہچوندر کی ظلمت کفر
اور کبائر سی اسکی راحت ہی تو کیون نہین آ ٹیڑاہی کہی گا اور یہہ جو کہا کہ علما اہل سنت کی کوشش
سی اور فتوون سی عرب کی چارون مذہبون کی علما سی بالاجماع اسماعیلیہ کی گمراہی او رحال مخالفت کا مذہب
حق اہل سنت جماعت سی خوب ظاہر ہو گیا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہی فتوی دیکہی سی دریافت ہونگی کہ کس طرح
مین پہر اگر صحیح بہی ہون تو ہمکو اُنسی کیا کام وہ نجدیہ کی رد مین ٹہری ہین مولانا شہید کا تو کلام موافق
ملت حنیفیہ سمحہ سہلہ بیضا کی ہے کہ حضرت خاتم النبیین نی اوسکو لیکر ہمکو پہنچایی ہے صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہہ بات مثل آفتاب کی انکو جو اس ملت حقہ سی آزروی علم اپنی کے واقف ہین روشن ہے
اس گمراہ کی گمراہی کہنی سی کیا ہوتا ہے اور یہہ جو اوسنی کہا کہ مخالف ہی مذہب حق اور اہل سنت اور
جماعت کی سو یہہ جہوٹا ہے بفضل الٰہی ابہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ عین مذہب اہل حق اور اہل سنت و جماعت
کا ہے اصل بات تو یہہ ہی یہہ کیون نہ اولٹا اور مخالف حق کی سمجہی گا مطابق مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا
فَلْيُبَارِزْنِیْ بِالْحَرْبِ اور جو اولیاء اللہ سی اپنی عداوت پکڑی اور بی ادبی شروع کی تو شراب
قہر الٰہی اوسکی نصیب ہوئی اوسکو پیکر مست اور خراب ہوا سب جو اس کی مبدل ہوی عکس نیکی حق
و باطل مین اسکی قسمت مین ہوی ایسون کی شان مین عارف رومی فرماتی ہین **مثنوی** از شراب
قہر چون مستی دہی ٭ نیستہا را صورت ہستی دہی ٭ چیست مستی بند چشم از دید چشم ٭ تا نماید سنگ گوہر پشم یشم
چیست مستی حسہا مبدل شدن ٭ چوب گز اندر نظر صندل شدن ٭ اسکی مستی اور خراب ہونی پر شراب قہر الٰہی
سی یہہ دوسرا قول اوسکا دلیل ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان گویا وہی ہے کتاب التوحید الخ اسمین دعوی غیب دانی
کا اپنی لیے ہی ابہی معلوم ہوگا اور یہہ بدمست شراب قہر الٰہی کا علم غیب خاصہ حضرت عالم الغیب کا
نہین جانتا چنانچہ دفع وساوس مین معلوم ہوگا تو پہر یہہ مستی اور خرابی شراب قہر الٰہی سی نہین ہی
تو کیا ہے اب اس گمراہ کی گمراہی اور جہالت اوسکی اقرار سی کلام مین ایسی خوب ظاہر ہوگئی کہ یہہ جاہل اجماع
کی معنی نہین سمجہتا اجماع جو حجت شرعی ہی وہ عبارت ہی اتفاق سی سب مجتہدون کی جو ایک عصر مین
ہون جیسی کتب اصول مین مذکور ہے اور اجتہاد تو ایک مدت سی موقوف ہوگیا ہے تو اب اجماع شرعی کہ مثبت حکم
شرعی کو ہو وہ کیونکر ہووے اور اگر اجماع غیر مجتہدون کا مراد ہی تو اول تو یہہ حجت شرعی نہین دوسرے
یہہ کہ لا دعوی دکہاوی کیون کر تمام علماء امت کا اسپر اجماع ہی تو یہہ محض کذاب و مفتری ہی حاصل یہ
ہے کہ اجماع لوگ کی وسوسی ڈالنا منظور ہے **قول موسوسکا** تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی گویا وہی
کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ہی اس کتاب کی روسی مولوی اسمعیل کے اوستادون سی لیکر صحابہ

کوی کفر اور شرک سی نہین تھا حرام اور مکروہ کا کیا ذکر **جواب** اسکا یہہ ہی کہ یہہ قول اوسکا
جہوٹ اور باطل ہی کیونکہ اسمین تو کئی باتین نامعقول جہوٹی ہین ایک یہہ کہ اسمین دعوی علم غیب کا اپنی
لیی کیا یہہ جو کہا کہ اوس کتاب کی روسی مولوی اسماعیل کی اوستادون سی لیکر صحابہ تک کوی کفر اور شرک
سی نہین تھا تو جب تک سب مضمون کتاب مذکور کا اور حال سب لوگون کا جو اس مسافت مین کہ اسنی
ذکر کی واقع ہین اور لاتعد ولاتحصی ہو گئی ہین معلوم نہو تو کیونکر تطبیق ان کی حال کی اس کتاب مذکور پر
کیجاوی اور یہہ حکم کیا جاوی لِاِمْتِنَاعِ الْحُكْمِ مِمَّنْ جَهِلَ اَجْزَاءَ مَا فِيْهِ الْحُكْمُ اور ظاہر ہی کہ وہ لوگ
بعضی ان مین ایسی اولیاء اللہ گذری ہین کہ خطرہ ماسوا کا بہی اون کی دل مین نہین گذرتا تہا جیسی
کہ اون کتابون کی دیکھنی سی جو احوال اولیاء اللہ مین ہین معلوم ہوتا ہے تو اون لوگون پر کیونکر
اسنی حکم کفر اور شرک کا اوس کتاب مذکور کی روسی تجویز کیا اور وہ لوگ اس سی پہلی غائب تہی تو علم
اون کا اور اون کی احوال کا اسکو کیونکر حاصل ہوا یہہ علم تو سوای علام الغیوب عزوجل کی کسیکو نہین
قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ نص قطعی ہی اور یہہ خناس اس نص قطعی کا
منکر ہی جیسی کہ اسکا انکار اور حکم اوسکی منکر کا وسوسون کی دفع مین بہی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور اوسنی یہہ حکم کر دیا تو اس سی لازم آیا اسکا یہہ دعوی کہ مجکو ان سب کا علم ہے اس لئی جنہی یہہ حکم
کیا دوسری یہہ بات ہی کہ اسنی یہان اپنی رفض باک پر پردی مین عمل کیا اور تبرا صحابہ کی حق مین کیا
اگر اسکو گالی دینی منظور نہتی تو اسیقدر بس تہا کہ کہتا کہ مولوی اسماعیل اور اوسکی وستاد ایسی تہی صحابہ کا
کیا ذکر کرنا تہا اگر اسکو تبرا مقصود نہ تہی نہایت مغیا کی حکم مین نبابر اختلاف مذہب کی تو فی الجملہ داخل
ہوتی ہے اور موافق مذہب تحقیق کی بہی اس طور سی کہ معنی کلام یون ہون کہ مولوی اسماعیل کی اوستادون
سی لیکر یعنی مافوق صحابہ تک تہے یہان غایت واسطی استغلا اور اگر ہوی تو موافق مذہب تحقیق کی ایسی غایت مغیا کی حکم مین
داخل ہوتی ہی جیسی مرافق اور کعبین غسل ایدی اور ارجل مین تو وہ جو تعلقات سی اسکا رفض نہاں تہا

دوسری بات سی ثابت ہوا تمام ہوئی عبارت صیانت الاناس من وسوسۃ الخناس کی
اور یہہ جو اسعاجسنی اپنی رسالہ مین لکھا ہے کہ یہہ مفسد مسلمانون مین فساد ڈالتا
ہی بیلاف داوسکا یہہ ہی کہ اوسنی اپنی رسالہ بوارق کی اکتالیسوین صفحہ مین لکھا ہی بحاصل شاہ ولی اللہ
صاحب آنچہ نوشتہ اند مخالف اہل سنت وجماعت ست پہر اوسی رسالہ کی بیالیسوین صفحہ مین لکھا ہے
کہ بعضی کلمات شاہ ولی اللہ صاحب ما واقفان را در شک می اندازند و در رفع آن خلجان بدون این
بیان کہ مزاق شاہ ولی اللہ بکثرت تفتش باعث وعدم تقیید کلام بنہج تسنن بر ذوق شان غالب
بودن این گونہ کلمات در مؤلفات خلاف مذہب منصور اہل سنت ومخالف مختار جمہور جماعہ سفید
نیست ونہ قابل استناد ونہ لایق اعتماد در حالت حیات شان کہ اثری از حکومت اسلام وبقیتی
از علمای اعلام در دہلی بود ظہور وشیوع ہمچو کلمات امکان نداشت واولاد امجاد شاہ ولی اللہ
کہ این گونہ تصنیفات را ضایع وشایع ناختند و در پردہ کتمان داشتند گویا پردہ بر بی پرگیہای
والد ماجد خود انداختند مولوی محمد اسماعیل زمانہ را فارغ از حکومت اسلام وخالی از علمای اعلام یافتہ
حدت جبلی را خیلی بلند آوازہ ساختہ آن اخگر افسردہ زیر خاکستر را کما ینبغی مشتعل نمودہ وتخم پوشیدہ
تہہ خاک را آب دادہ حسن نبات الاصل من کرم البذر اول جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ کاذب جہوٹا
ہی کہ ایسی کلام کرتا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب پر بہتان کرتا ہے اور وہ جو اونکا رسالہ عقد الجید ہے
اوسمین تو ایسا لکہا ہے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز الدہلوی فی عقد الجید اعلم ان
فِی الْاَخْذِ بِھٰذِہِ الْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ مَصْلَحَۃٌ عَظِیْمَۃٌ وَفِی الْاِعْرَاضِ عَنْھَا کُلِّھَا
مَفْسَدَۃٌ کَبِیْرَۃٌ اِلٰی اَنْ قَالَ لَمَّا کَانَ اِتِّبَاعُھَا اِتِّبَاعًا لِلسَّوَادِ الْاَعْظَمِ وَالْخُرُوْجُ عَنْھَا خُرُوْجًا
مِنَ السَّوَادِ الْاَعْظَمِ انتہی کہا شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز دہلوی نی عقد الجید مین کہ جان لی
تو یہہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنے مذاہب اربعہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اعراض کرنی کی مذاہب اربعہ سے

فاسد بڑا ہی یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک ائمہ اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہی یہان تک
کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت وجماعت کا ہی اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت
ہی اہل سنت وجماعت کی انتہی جب کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنی رسالہ عقد الجید مین یہہ عبارت لکھی تو اس سی صاف معلوم ہوا کہ جو چار مذہب سنت وجماعت کے
مین اون چارون مذہبون سی انکا مذہب برخلاف ہی سو اسطی کہ یہہ ان کو یعنی شاہ ولی اللہ صاحب
کو اپنی رسالہ بوارق مین ظاہر پیہ کر کے لکھتا ہے اور طرح طرح کی بہتان کرتا ہے اور حالانکہ وہ ظاہر یہہ نہین اپنا
جیسا کہ اسی عبارت عقد الجید سی معلوم ہوا اور دوسرا جواب اسکا یہہ ہی اب سمجھا چاہیی کہ جو ایسے بزرگوار
پر طعن وبہتان کرتا ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسی شیخ سعدی صاحب نی فرمایا شعر سنگ بدگوہر اگر کاسہ
زرین شکند ٭ قیمت سنگ نیفزاید وزر کم نشود ٭ یعنی سنگ بد اصل اگر کاسہ زرین کو توڑے قیمت سنگ
کی نہ زیادہ ہووی اور زر کم نہووی اب جانا چاہیی کہ اگر یہہ مف فقط شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی کو اور اونکی اولاد کو برا لکھتا تو بعضی جاہلون کو اور بیوقوف پڑہے ہوون کو کچہہ شک ہوتا جبکہ اپنی
صاحب درمختار اور صاحب اشباہ النظائر کو برا جانا اور یہہ لکھا کہ یہہ دونون صاحب اپنی کتاب درمختار
اور اشباہ النظائر مین قنیہ سی سند دیکر لکھتی ہین اور حالانکہ کتاب قنیہ معتزلون کی کتاب ہی
طرفہ یہہ ہے کہ درمختار اور اشباہ النظائر کو تو برا لکھتا ہے اور پہر یہہ لکھتا ہے کہ ہزاران ہزار حنفی
معتزلی المذہب بودہ حتی کہ تلامذہ ابی حنیفہ و ابی یوسف ودر کتب حنفیہ روایات خاصہ مذہب
ایشان خلاف اہل سنت وبحوث ومجادلات بر طریقہ شان بیش از بیش موجود بلکہ کتب مصنفہ معتزلہ
مثل قنیہ وغیرہ در حنفیہ دائر وسائر جب کہ اسنی کتاب درمختار و اشباہ النظائر او ہزارون ہزار حنفی مذہب والون
پر اور شاگردون امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شاگردون امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم کو معتزلی المذہب
کر کے لکھا ہے اور یہہ محض اسکا افترا ہے جب کہ اسنی ان بزرگوارون کو معتزلی المذہب کر کی لکھا ہی پہر اگر

پهر اگر حضرت شاه ولي الله صاحب محدث دهلوي اور اون
کے اولاد کو سواي فرقه سنت وجماعت کي کسي اور فرقه کے طرف نسبت کردي تو کيا تعجب
هي اور يهه فساد مسلمانون مين اسواسطي ڈالتا هے که يهه جانتا هي که امام اعظم صاحب کے مذهب کا هندوستان
مين اور عرب ور ولايتون مين اکثر لوگ حنفي مذهب کهتي هين اگر حنفي مذهب کي مسئلون مين مسلمانون کو
شک هوجاوي اور امام اعظم صاحب کي مذهب کا اعتبار جاتا رهي تب ميرا مطلب بر آئي پهر جيسي مين
فساد ڈالونگا تو يهه جاهل مسلمان ويسي هي مانين گي اي بهائي مسلمانو ذرا غور کرکے سنو يهه جو عبارت
اسني اپني رساله بوارق مين لکهي هي اس سي مسلمانون مين فساد پڑتا هي يا دوستي اور اخلاص
بڑهتا هے اب جو کوئي اس رساله بوارق سي يا اسکي اور رسالون سي فريب کهاوي اور اسکي رسالون کے
تعريف کري که جن رسالون مين ايسي بزرگوارون پر طعن اور بهتان لکها هو تو اوس شخص کي ايسي مثال هي
جيسي که يهه مثل مشهور هي که چور کا ساتهي گانٹهه کاٹني والا هي اور دوسرا جواب يهه هي که شاه ولي الله
صاحب کي تصنيفات اور تاليفات جو مشهور اور معروف هين وه يهه هين جيسي کلام الله شريف کا ترجمه
فارسي زبان مين لکها هي اور نام اوسکا فتح الرحمان هي اور جس کسي آيت کي اون کو تفسير کرني
منظور هوتي هي وهان لکهتي هين که مترجم يون کهتا هے اور دوسري کتاب اونکي حجة البالغه هے اور تيسري
کتاب اون کي موطا شريف کي شرح فارسي زبان مين اونهون ني لکهي هي نام اوسکا مصفي هي اور
چوتهي کتاب اونکي قول جميل هي اور پانچوين کتاب ايک تفسير هي که نام اوسکا فوز الکبير هي ساتهه بهت
خوبيون کي لکهي هي اب اي مسلمانو ذرا غور کرکے سنو يهه جو اسني اپني رساله بوارق مين لکها هے
که اينها لونه کلمات از مولفات خلاف مذهب منصور اهل سنت ومخالف مختار جمهور جماعت سفيد نيست
ونه قابل استناد ونه لايق اعتماد اور يهه کلمات اسني ايک رساله سي لکهه ليي هين اور اوس رساله کي شاه ولي الله
صاحب کے طرف نسبت کي هي که يهه رساله شاه ولي الله صاحب کا هي اور اونکي تفسير سي اور قرآن شريف کي ترجمه

سی اور حدیث شریف کی کتاب کی جو اونہون نی شرح کی ہی اور حجۃ البالغہ سی اور قول جمیل سی برخلاف ہی تو
اس رسالہ بوارق کی کچھہ سند نہین جسمین ایسی کلمات مذکور لکھی ہین اگر ان کتابون مذکور سی سند دیکر لکھتا
تو البتہ لکھنا اوسکا لایق اعتبار کی ہوتا اب جاننا چاہیی کہ قرآن شریف کا ترجمہ فتح الرحمن بہت اچھی طرح سیون
کی لکھا ہی کہ اکثر علما اور فضلا کی پاس موجود ہی اور موطا شریف ایسی کتاب ہی کہ اوسمین عبادات
اور معاملات دونون لکھی ہین اور اوسکی شرح کا نام مصفّٰی ہے اور قول جمیل ایسی کتاب ہی کہ اوسمین
طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور چارون طریق اوسمین ساتھہ بہت خوبیون کی لکھی ہین
اور اوسمین دین کی فائدی طرح طرح سی لکھی ہین اور حجۃ البالغہ ایسی کتاب ہی کہ اوسمین عقائد سنت
وجماعت کی ہین اور فقہ کی مسائل اور طرح طرح سی مسائل سنت وجماعت کی مذہب کے اوسمین لکھی ہین
اسیطرح سی تفسیر فوز الکبیر ساتھہ بہت خوبیون کے لکھی ہے اور مولوی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
اور اون کے اولاد پر جیسی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اور شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی
اور شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی اور مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی اور مولوی اسماعیل صاحب محدث
پر بہتان اسواسطی کرتا ہی کہ انہین بزرگوارونکا اعتبار ہی اور یا انہین بزرگون کی شاگردون کا اور مریدون
کا خصوصا ہندوستان مین اگر ان بزرگون کا اور اونکی مریدون اور شاگردون کا اس میری رسالہ
بوارق سی یا اور میری رسالونسی اعتبار جاتا رہیگا تو جب میرا مطلب بر آئیگا پھر مین جسطرح جاہل مسلمانون
بہکاؤنگا ویسی ہی بہکینگی اور میرا کہنا مانینگی اور جاننا چاہیی یہہ جو مثل مشہور ہے کہ دروغگو
را حافظہ نباشد یعنی جھوٹی کی تئین حافظہ نہین ہوتا ہے جس وقت کہ اپنی رسالہ بوارق مین اسکو
ضرور حاجت ہوتی ہے تو اون کی عبارت بطور سند کی لکھتا ہے کہ دیکھو شاہ عبد العزیز صاحب نے
یون لکھا اور کبھی یون لکھدیتا ہی کہ شاہ ولی اللہ صاحب نی یون لکھا ہی اور کبھی اون کی رسالون
کی عبارۃ کم و بیش کر کی اونکو برا لکھدیتا ہی یہہ اسکا فریب و مکر ہے اور دوسرا فساد اوسکا یہہ ہے

کہ جو لوگ مذہب سنت وجماعت کا رکہتی ہین اون مین یون فساد ڈالتا ہی کہ اپنی رسالہ کی اوراق کے
پچپین صفحہ اور چہپن صفحہ مین یہہ عبارت لکہتا ہے اوس عبارت سی مسلمانون مین فساد پڑتا ہے
وہ عبارت یہہ ہی یکی ازین طائفہ در قرب ہمین ایام کہ فصول عمادی بدستش افتادہ در مسئلہ ذبح برای
قادم وغیرہ بآن استنادمی نمود درین باب غلو داشت روزی مطالبہ تصحیح نقل نمودم بدین تقریب کتاب را
حاضر آورد وازدست او گرفتہ جائیکہ تکفیر محمد اسماعیل بخاری صاحب صحیح علیہ الرحمۃ نوشتہ ست آن مقام را
برآوردہ پیش کردم مضطربانہ برزبانش جاری گردید کہ احکام تکفیر ہمچو کتب اصلا قابل اعتبار نیست بنجم
اندراج خوارج ومعتزلہ در حنفیہ زائد از حد ست ہزاران معتزلی وخارجی در فروع فقہ حنفیہ بودہ تلامذہ خاص
امام اعظم صاحب وابی یوسف متمذہب بمذہب باطلہ گذشتہ ہزاران ہزار روایت ازان کسان مطابق مذہب
ایشان در کتب فتاوی داخل صاحب فتاوی قنیہ کہ خیلی مشہور صاحب در المختار وصاحب اشباہ وغیرہ
متاخرین ہم ازو نقل میکنند معتزلی ست اب دیکہو یہہ کسطرح فریب دیتا ہی مسلمانون کو پہلی تو امام اعظم
صاحب کی مذہب کی معتبر کتاب فصول عمادی ہی کہتا ہی کہ اوسمین تکفیر محمد اسمعیل بخاری کی لکہی ہی اب
سمجہو کہ جو لوگ امام اعظم کی مذہب مین ہین اون کی دل مین تو یہہ شک پڑا کہ ہماری مذہب کی معتبر
کتاب مین صحیح بخاری والی صاحب کی تکفیر لکہی ہی دیکہا چاہیی وہ کیسی تہی اور کیا مذہب رکہتی تہی اور جو
لوگ کہ صحیح بخاری پڑہتی ہین اور صحیح بخاری والی صاحب کو اپنا مقتدا جانتی ہین اون کی دل مین یہہ شک
پڑتا ہی کہ امام اعظم صاحب کی مذہب کے معتبر کتاب مین صحیح بخاری والی صاحب کے تکفیر لکہی ہی دیکہا چاہیی
یہہ کسطرح کا مذہب ہے اور کیسا ہے اور فصول عمادی کا نام اس مفسد نے اسلیی لیا کہ یہہ کتاب کمیاب ہی ہر ایک کو
دستیاب نہین ہوتی اور دیکہا چاہیی اوسمین کسطرح لکہا ہی غرض اوسکی یہہ ہی کہ مذہب حنفیہ
مین تذبذب پڑجائی اور بعض جاہل مسلمانون کی دلون مین یہہ کہنا سیر اثر کرجائی گا اور وہ جو سید
حیدر علی صاحب فیضآبادی نی اپنی رسالہ صیانۃ الاناس عن وسوسۃ الخناس مین عبارۃ لکہی ہی یہہ ہی کہ ہرچند مولوی سراج احمد صاحب

نی سراج الایمان اور مولوی بشیر الدین صاحب اور مولوی قطب شاہ صاحب نی جدا جدا رسالون
مین بہجو بیا اسکی سرکوبی کی ہی ہنوز اس حرکت سی باز نہین آتا جاننا چاہیئی کہ انہی چند
اعتراضات تقویۃ الایمان پر کیی تہی تو مولوی سراج احمد صاحب نی اسکی اعتراضات کی رد مین
ایک رسالہ لکہا کہ نام اوسکا سراج الایمان ہی جسنی اوسکی اعتراضات کی رد مین مولوی سراج احمد
صاحب کا رسالہ دیکہا تو ہمفسد کی اعتراضون کو ایسا جانا کہ جیسی بڑی عالم پر کوئی جاہل اعتراض
کرتا ہی اور اسی فضل رسول نی مولوی اسحاق صاحب کا رسالہ کہ نام اوسکا مائۃ المسائل ہے
اوسکی کئی مسئلونکی عبارت پر اعتراض کیی ہین اور نام اوسنی اپنی رسالہ کا تصحیح المسائل رکہا
پہر مولوی بشیر الدین صاحب نی اوسکی رسالہ کی رد مین ایک رسالہ لکہا نام اوسکا تفہیم المسائل
ہی اور اس عاجز نی واسطی اختصار کرنے اس اپنی رسالہ کی کچہہ عبارت مولوی سید حیدر علی صاحب
کی رسالہ کی اور کچہہ مولوی بشیر الدین صاحب کی رسالہ کی لکہی ہی تا طول نہ ہو جاوی جو عاقل و ہوشیار
ہین ان دونون رسالونکی عبارت سی معلوم کر لینگی کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر مولوی سید
حیدر علی صاحب کی رسالہ کی عبارۃ اوپر مذکور ہو چکی اور مولوی بشیر الدین صاحب کی رسالہ کی
کچہہ عبارت یہان لکہی جاوی گی مگر پہلی یہہ عاجز مائۃ المسائل کی عبارت یہان لکہتا ہی اس عبارت
سی معلوم ہو جاویگا کہ اتنی عبارت مائۃ المسائل کی اس فریبی نی گہٹا کی پہر اوسکا رد لکہا ہی بعد اسکے
جو فضل رسول نی مائۃ المسائل کی عبارت پر اعتراض کیا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب نی اوسکا جواب
دیا ہی ہر ایک کا سوال و جواب لکہا جاویگا شروع ہوتی عبارت مائۃ المسائل سے
سوال مفہوم بدعت چیست جواب مفہوم بدعت چند نوشتہ اند فی البحر الرائق و الامداد آلبدعۃ
مَا اُحْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ
عَمَلٍ اَوْ عِلْمٍ اَوْ حَالٍ بِنَوْعِ شُبْہَۃٍ اَوِ اسْتِحْسَانٍ وَجُعِلَ دِیْنًا قَوِیْمًا وَّصِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا

انتهی ترجمه در بحر الرائق و امداد الفتاح ست بدعت آن چیزیست که پیدا کرده شود بر خلاف حق که
متلقی باشد از پیغمبر خدا از قسم علم باشد یا عمل یا حال بنوعی از شبهه و استحسان و گردانیده شود دین
درست و راه راست وَفِي الْفَتْحِ الْمُبِيْنِ شَرْحِ الْاَرْبَعِيْنَ النَّوَوِيَّةِ لِلشَّيْخِ ابْنِ الْحَجَرِ الْمَكِّيِّ
اَلْبِدْعَةُ لُغَةً مَا كَانَ مُخْتَرَعًا عَلٰى غَيْرِ مِثَالٍ سَابِقٍ وَمِنْهُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَيْ مُوْجِدُهُمَا عَلٰى غَيْرِ مِثَالٍ سَابِقٍ وَشَرْعًا مَا اُحْدِثَ عَلٰى خِلَافِ
اَمْرِ الشَّارِعِ وَدَلِيْلِهِ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ انتهی وَفِيْ شَرْحِ الْمِشْكٰوةِ لِلْقَارِيْ نَاقِلًا عَنِ النَّوَوِيِّ
اَلْبِدْعَةُ فِي الشَّرْعِ اِحْدَاثُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰكَذَا فِيْ حَاشِيَةِ السَّيِّدِ عَلَى الْمِشْكٰوةِ انتهی وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لِلْبَغَوِيِّ اَلْبِدْعَةُ مَا
اُحْدِثَ عَلٰى غَيْرِ قِيَاسِ اَصْلٍ مِّنْ اُصُوْلِ الدِّيْنِ انتهی ترجمه و در فتح المبین شرح اربعین نوویه
ست مر شیخ ابن الحجر مکی را بدعت از روی لغت آنچیزیست که نو پیدا کرده شده باشد بر غیر مثال سابق و از نسبت
پیدا کننده آسمانها و زمین یعنی نو پیدا کننده آنها بر غیر مثال سابق و از روی شرع آنچه احداث کرده شده بر خلاف
حکم شارع و دلیل آنکه خاص و عام ست انتهی و در شرح مشکوة ست ملا علی قاری را در حالیکه نقل کننده است
از نووی بدعت در شرع نو پیدا کردن آنچه نه بود در عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم همچنین ست در حاشیه سید
بر مشکوة انتهی و در شرح سنت ست مر بغوی را بدعت آنچیزیست که نو پیدا کرده شده ست بر غیر قیاس اصلی
از اصلهای دین انتهی سوال اقسام بدعت چند اند جواب کسانیکه مفهوم بدعت را بیان کرده اند که
مَا اُحْدِثَ عَلٰى خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اٰخِرِهٖ
ترجمه آنچیزیست که احداث کرده شده ست بر خلاف حق که متلقی باشد از رسول الله صلی الله علیه وسلم
الخ پس نزد ایشان حاجت تقسیم نیست هر بدعت که هست ضلالت ست و کسانی که تعریف بدعت نموده
اند به اِحْدَاثُ مَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس نزد ایشان اقسام
بدعت دو ست یکی بدعت هدی و دیگر بدعت ضلالت كَمَا قَالَ الْجَزَرِيُّ فِي النِّهَايَةِ اَلْبِدْعَةُ

[illegible]

بِدْعَتَانِ بِدْعَۃُ هُدًی وَبِدْعَۃُ ضَلَالَةٍ فَمَا كَانَ فِي خِلَافِ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ فِي حَيِّزِ الذَّمِّ وَالْاِنْكَارِ وَمَا كَانَ وَاقِعًا تَحْتَ عُمُوْمِ مَا نَدَبَ اللّٰهُ وَحَضَّ عَلَيْهِ اَوْ رَسُوْلُهٗ فَهُوَ فِي حَيِّزِ الْمَدْحِ انتهی ترجمہ چنانکہ گفت جزری در نہایہ بدعت دو قسم ست بدعت ہدے ست و بدعت ضلالت پس آنچہ باشد در خلاف آنچہ امر کردہ ست اللہ تعالی باو و رسول او پس او در مقام مذمت و انکار ست و آنچہ باشد واقع زیر عموم آنچہ باستحباب خواندہ ست اللہ تعالی بسوی او و بر او برانگیختہ فرمودہ و یا رسول او صلی اللہ علیہ وسلم پس او در مقام مدح ست انتہی خدا اسکی مکر و فریب سے مسلمانون کو بچاوے اسکے ایسے شان ہی جیسے خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎ چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد ✣ یعنی کیا دلاور ہے وہ چور کہ اوپر ہاتھ کے چراغ رکھتا ہے یعنی ہاتھ مین چراغ رکھکر چوری کرتا ہے اس مفسد نے مائۃ المسائل کی عبارت بدعت کے بیان مین کچھ اول کی لکھی ہے اور بعد کے نہ لکھی اسواسطے کہ مولوی اسحاق صاحب کو منکر بدعت حسنہ کا ٹھہرایا ہے اور حالانکہ وہ منکر بدعت حسنہ کے نہین ہین بلکہ وہ بدعت کی تفصیل کرتے ہین کہ اسطرح پر ہو تو بدعت حسنہ ہے اور اسطور پر ہو تو بدعت سیئہ ہے اب ہم اول کے عبارت جو اسنے مائۃ المسائل مین سے بحر الرائق کی عبارت لکھی ہے وہ بھی لکھتے ہین آخر جو اوسکی بعد کی عبارت اوسنے چھوڑ دی ہے وہ بھی لکھتے ہین پھر اس مفسد کا فریب مسلمانون کو معلوم ہو جاویگا وہ عبارت مائۃ المسائل کے جو اسنے اپنے رسالہ مین لکھی ہے یہ ہے عبارت مائۃ در جواب سوال پنجاہ و دوم مفہوم بدعت چنین نوشتہ اند فی البحر الرائق اَلْبِدْعَۃُ مَا اُحْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِلْمٍ اَوْ عَمَلٍ اَوْ حَالٍ بِنَوْعِ شُبْهَةٍ اَوِ اسْتِحْسَانٍ وَجُعِلَ دِيْنًا قَوِيْمًا وَصِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا از جواب و سوال پنجاہ و سوم کسانی کہ مفہوم بدعت را بیان کردہ اند کہ مَا اُحْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس نزد ایشان حاجت تقسیم نیست ہر بدعت کہ ہست ضلالت ست مثال الخ این حکم کمال ضلالت ست چہ این معنی نقل کردہ از بحر الرائق در ہمان کتاب در مسئلہ تلفظ بہ نیت گفتہ کہ بدعت

حسنہ ست و دیگر چند جا در ان کتاب موجود وہ جو بس عاجز نی اوپر لکھا کہ چراغ ہدایت در دہی کی کشف
چراغ دارد ۞ دیکھو اول تو یہہ عبارت اوسکی آگی کی چھوڑ گیا ہے اور وہ عبارت مائۃ المسائل کیے
جو اپنی رسالہ مین چھوڑ گیا ہے یہہ ہی کسانیکہ تعریف بدعت نمودہ اند باِحْدَاثِ مَا لَمْ یَکُنْ عَلٰی عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نیز از ایشان اقسام بدعت دو ست یکی بدعت ہدی و دیگر
بدعت ضلالت کَمَا قَالَ الْجَزَرِیُّ فِی النِّهَایَةِ اَلْبِدْعَةُ بِدْعَتَانِ بِدْعَةُ هُدًی وَبِدْعَةُ ضَلَالَةٍ فَمَا کَانَ
فِیْ خِلَافِ مَا اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ فِیْ حَیِّزِ الذَّمِّ وَالْاِنْکَارِ وَمَا کَانَ وَاقِعًا تَحْتَ عُمُوْمِ مَا
نَدَبَ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ فِیْ حَیِّزِ الْمَدْحِ انتہی ترجمہ چنانکہ گفت جزری در نہایہ بدعت دو قسم است
بدعت ہدی ست و بدعت ضلالت ست آنچہ باشد در خلاف آنچہ امر کردہ ست اللہ تعالی باو و رسول او
پس او در مقام مذمت و انکار ست و آنچہ باشد واقع زیر عموم آنچہ باستحباب خواندہ است اللہ تعالی
بسوی او و برانگیختہ فرمود براو و یا رسول او صلی اللہ علیہ وسلم پس در مقام مدح ست انتہی اور آگی مولوی
اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سوال شصت و یکم کے جواب مین بدعت کی تفصیل لکھدی ہے
کہ بدعت حسنہ اور سیئہ قیامت تک جاری رہین گی اگر بدعت حسنہ کی قائل نہ ہوتے تو سائل کی جواب مین
کیون کہتی کہ بدعت حسنہ قیامت تک جاری ہی گی بلکہ یون فرماتی کہ بدعت حسنہ کوئی نہین ہے اور وہ عبارت مائۃ المسائل
کی جو جواب مین سوال شصت و یکم کی لکھی ہے یہہ ہی سوال بدعت حسنہ محدود ست بوقت من الاوقات
یا غیر محدود الی یوم القیمہ جواب غیر محدود ست عِنْدَ الْقَائِلِ بِتَقْسِیْمِهَا بحدیث مَنْ سَنَّ سُنَّةً الی آخرہ
سوال بدعت سیئہ محدود ست یا غیر محدود جواب غیر محدود ست بحدیث مَنْ سَنَّ سُنَّةً
الی آخرہ اور یہہ جو آپنی مولوی محمد اسحاق صاحب پر اعتراض کیا اور یون لکھا کہ یہہ حکم کمال ضلالت سی
اسواسطی کہ یہہ معنی نقل کیی بحر الرائق سی اور صاحب بحر الرائق نی بیچ اوسی کتاب کی بیچ مسئلہ تلفظ
بنیت کی کہا کہ یہہ بدعت حسنہ ہی اور ایسی کتنی جگہہ بیچ اوسی کتاب کی موجود انتہی جواب اسکا یہہ ہے

اب اس سے یون پوچھا چاہیے یہہ جو تو نے نسبت ضلالت کی مولوی اسحاق صاحب کی طرف
کی ہی آیا تو نے اسواسطے کیے ہی کہ انہون نے بحر الرائق کی عبارت لکھی ہی اور تو صاحب بحر الرائق کو یون
سمجھا ہے کہ اوسمین کہین تو یون لکھا ہے کہ البدعة ما أحدث على خلاف الحق المتلقى من رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بدعت وہ چیز ہے کہ پیدا ہوی اوپر خلاف حق کی کہ ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور کہین لکھا ہی کہ نماز کی نیت کرنا زبان سے یہہ بدعت حسنہ ہے اور تو اپنے نزدیک یون
جانتا ہے کہ ایسی بے اعتبار کتاب کا حوالہ دینا یہہ مولوی اسحاق صاحب کی گمراہی ہی اسواسطے کہ صاحب
بحر الرائق نے کہین تو بدعت کو ثابت ہی نہین کیا اور یہہ لکھا کہ جو بدعت کہ ہی ضلالت ہے اور پھر
یہہ لکھا کہ زبان سے نیت کرنا نماز کی بدعت حسنہ ہی پھر ایسی کتاب کا حوالہ دینا یہہ مولوی اسحاق صاحب کی
گمراہی ہی اب جاننا چاہیے کہ تیری اکیلی کی کہنے سے مولوی اسحاق صاحب کی گمراہی ثابت نہین ہوتی پہلے
آج تک کہ ہزارون مسلمانون مین یہہ کتاب بحر الرائق رواج رکہتی ہی اور کسی نے طعن نہین کیا انکو اعتبار ہے
یعنے مَا أُحْدِثَ عَلَى خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقَّى مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر اور نہ اس عبارت پر یعنی
مسئلہ تلفظ بہ نیت پر اسواسطے کہ یہہ مسئلہ اختلافی ہے کہ اکثر فقہا زبان سے نیت کرنے کی قائل ہین اور بعضے
قائل نہین اور یہہ اختلاف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوۃ شریف کی شرح جو فارسی مین ہے
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کی شرح مین لکھا ہی جو چاہی وہ مشکوۃ کی شرح مین دیکھ لے اب اس سے صاف معلوم ہوا
کہ تیرا اعتراض اول تو صاحب بحر الرائق پر ہی اور پھر مولوی اسحاق صاحب پر اور تو نے اسکے آگے کی عبارت کہ جسمین
مولانا اسحاق صاحب نے بدعت حسنہ اور سیئہ کا بیان کیا ہی چھوڑ دی اسواسطے تاکہ لوگون کی نزدیک یہہ
بات ثابت ہو جاوی کہ مولوی اسحاق صاحب بدعت حسنہ کی قائل نہین اور حال انکا یہہ ہے کہ وہ اپنی
کتاب مائۃ المسائل مین یہہ لکھتے ہین کہ جن لوگون نے تعریف بدعت کی کی ہی باحداث مالم یکن فی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ساتھ پیدا کرنے اوس چیز کی کہ نہ تھی زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس نزدیک اون کی بدعت دو قسم ہی ایک بدعت ہدی دوسری بدعت ضلالت جیسی کہ کہا
جزری نی بیچ نہایہ کے اَلْبِدْعَۃُ بِدْعَتَانِ بِدْعَۃُ ھُدًی وَ بِدْعَۃُ ضَلَالَۃٍ الخ اب جاننا
چاہیی کہ اسکا اعتراض اوسوقت ثابت ہوتا کہ مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی بدعت حسنہ
اور سیئہ کا بیان نہ لکھتی یا مولانا موصوف یون فرماتی کہ کوئی بدعت حسنہ نہیں ہے تو اوسوقت اس منفسد
کو یون کہنا چاہیئی تہا کہ بدعت کو حسنہ کرکی کئی جگہہ بحر الرایق مین لکھا ہی اور مولوی اسحاق صاحب نی
نہین لکھا ای مسلمانو یہہ تقریر جو ہمنی لکھی اور تمنی سنی تو اس سی صاف معلوم ہوا کہ اسکا اعتراض مولوی
اسحاق صاحب پر ثابت نہین ہوتا اب سمجہا چاہیی کہ یہہ عبارت مائۃ المسائل کے اس عاجزنی اسواسطی
لکھی ہی کہ اسنی اپنی رسالہ مین کچہہ عبارت مائۃ المسائل کی کم کرکی لکھی تہی اوس سی آدمیون کو یہہ
معلوم ہوتا تہا کہ مولوی اسحاق صاحب بدعت حسنہ کی منکر ہین تو اس خیر خواہ مسلمانون کے
نی مائۃ المسائل کی عبارت کو پورا کرکی لکھہ دیا اب لوگون کو صاف معلوم ہوگیا کہ مولوی اسحاق
صاحب بدعت حسنہ کی منکر نہین ہین اور یہہ مفسد جھوٹا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب نی
جو اسکی رسالہ کا رد لکھا ہے اوسمین جو لوگ کہ بدعت حسنہ کی قائل ہین اونکا بیان اور جو بدعت
حسنہ کی قائل نہین ہین اون کا بہی بیان لکھا ہی اور بدعت حسنہ کی معنی بہی لکھی ہین اور جس
جگہہ مائۃ المسائل کی عبارت کا یہہ رد لکھا ہی اول تو یہہ لفظ مغالطہ کا لکھا ہے پہر مائۃ المسائل
کے عبارت کا رد لکھا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب جو اسکی رسالہ کا رد لکھتی ہین تو پہلی لفظ
ہدایت کا لکھدیتی ہین پیچہی اوسکی رسالہ کا رد لکہتی ہین اور مولوی صاحب موصوف نی جو اسکے
رسالہ کا رد لکھا ہی وہ یہہ ہی عبارت مائۃ در جواب وسوال پنجاہ و دوم مفہوم بدعت
حسنہ و سیئہ ... بحر الرایق اَلْبِدْعَۃُ مَا اُحْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰی مِنْ رَسُوْلِ اللہِ
صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ عِلْمٍ اَوْ عَمَلٍ اَوْ حَالٍ بِنَوْعِ شُبْہَۃٍ اَوِ اسْتِحْسَانٍ وَجُعِلَ دِیْنًا

قَوِيمًا وصراطًا مُستقيمًا از جواب سوال پنجاه وسوم کسانی که مفهوم بدعت را
بیان کرده اند که ما اُحدِث علی خلاف الحق المتلقی من رسول الله صلی الله علیه وسلم
الخ پس نزد ایشان حاجت تقسیم نیست هر بدعت که هست ضلالت است مغالطه این حکم کمال ضلالت است
چه بمعنی نقل کرد از بحر الرائق وصاحب بحر الرائق در همان کتاب در مسئله تلفظ به نیت گفته که بدعت حسنه است
ودیگر چند جا در ان کتاب موجود بدایت بنای این تغلیط کمال جهالت است آیا نمی دانند که در بدعت
وسنت بمعنی الطریقة المسلوکة فی الدین مقابله است ودر تقابل تخالف ضروری است پس مقابل سنت
که مخالف آن سنت چگونه حسن باشد زیرا که آنچه مخالف سنت است ضلالت است خطیب از جابر رضی الله عنه روایت
کرده که قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ مَنْ خَالَفَ
سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وسید در حاشیه مشکوٰة نوشته كُلُّ مُخَالِفٍ لِلسُّنَّةِ ضَلَالَةٌ انتهی ونیز ابن ملک در
شرح مصابیح نوشته كُلُّ مُخَالِفٍ لِلسُّنَّةِ ضَلَالٌ انتهی وابن اثیر جزری در نهایه نوشته فما
كَانَ فِي خِلَافِ مَا أَمَرَ اللهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ فِي حَيِّزِ الذَّمِّ وَالْإِنْكَارِ انتهی وآنچه بحر الرائق
بحضور جا بدعت را حسنه نوشته باعتبار معنی لغوی نگاشته نه باعتبار معنی شرعی که مقابل سنت است
چه با بمعنی محمودنمی باشند وآنچه منقسم بحسنه وسیئه است همان معنی لغوی اند با شرعی قریب بمعنی لغوی
در قاموس نوشته وَالْبِدْعَةُ بِالْكَسْرِ الْحَدَثُ فِي الدِّينِ بَعْدَ الْإِكْمَالِ أَوْ مَا اسْتُحْدِثَ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَهْوَاءِ وَالْأَعْمَالِ انتهی قاضی عیاض در شرح مسلم نوشته كُلُّ مَا أُحْدِثَ
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِدْعَةٌ وَالْبِدْعَةُ فِعْلُ مَا لَمْ يُسْبَقْ إِلَيْهِ فَمَا وَافَقَ أَصْلًا
مِنَ السُّنَّةِ أَوْ يُقَاسُ عَلَيْهَا فَهُوَ مَحْمُودٌ وَمَا خَالَفَ أُصُولَ السُّنَنِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ انتهی
وشیخ عبد الحق محدث دهلوی در ترجمه مشکوٰة نوشته هر چه پیدا شده بعد از پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم بدعت است
پس آنچه موافق اصول وقواعد سنت اوست صلی الله علیه وسلم وقیاس کرده شده است بر آن آن را بدعت حسنه

گویند و آنچہ مخالف آن باشد بدعت ضلالت عوانند انتہی وابن حجر عسقلانی در فتح الباری
شرح بخاری تحت قولہ الامور محدثاتہا نوشتہ بفتح الدال جمع محدثۃ والمراد بہا ما احدث
ولیس لہ اصل فی الشرع یسمی فی عرف الشرع بدعۃ وما کان لہ اصل یدل علیہ الشرع
فلیس ببدعۃ فالبدعۃ فی عرف الشرع مذمومۃ بخلاف اللغۃ فان کل شیء احدث علی
غیر مثال یسمی بدعۃ سواء کان محمودا او مذموما وکذا القول فی المحدثۃ وفی الامر المحدث
قال الشافعی البدعۃ بدعتان محمودۃ ومذمومۃ فما وافق السنۃ فهو محمود وما خالفها
فهو مذموم انتہی در شرح اربعین نووی لمعین بن صفی مرقوم ست والمراد بالبدعۃ ما احدث
مما لا اصل لہ فی الشریعۃ یدل علیہ واما ما کان لہ اصل فلیس ببدعۃ شرعا
وان کان بدعۃ لغۃ انتہی و در کتاب تکمیل شرح حدیث خامس نوشتہ اذا دریت ما
تلونا علیک فاعلم ان الحدیث تمام عمومہ ولا تخصیص فی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام
کل بدعۃ ضلالۃ فانہ صلی اللہ علیہ وسلم بین جمیع ما فیہ اصلاح الدین والدنیا
وما اهمل وعین ما هو فیہ فساد الدین والدنیا وحذر وکیف لا وقد قال اللہ تعالی
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت من شیء یبعدکم من النار الا وقد حدثتکم
بہ وترکتکم علی البیضاء لیلہا کنہارہا لا یزیغ عنہا بعدی الا هالک انتہی
ونیز در ہمین مقام این کتاب مرقوم ست فان قلت قد اشتہرت البدعۃ نوعان حسنۃ
وسیئۃ فکیف تکون کل بدعۃ ضلالۃ بلا تخصیص قلت المراد من البدعۃ فی الحدیث التی
فی الشریعۃ هی عمل لیس لہ دلیل شرعی وکل ما فعلہ او امرہ الشارع صلوات اللہ علیہ فعلہ او لم
یفعلہ سواء قد فعل علی عہدہ او لم یکن علی عہدہ لانتفاء شرط العمل او وجود امر الحیاء

او استحباب فهو ليس ببدعة شرعية واشتهر ان البدعة نوعان بدعة لغوية
وهي ما ابتدع واخترع اعم من البدعة الشرعية وقول عمر رضي الله عنه في التراويح
نعمت البدعة هذه مراده بها البدعة اللغوية الخ ودر فتاوی جامع الروايات نوشته در نصاب
الفقه می آرد هرانچه که بدعت حسنه مجتهدان قرار داده اند همان صحیح است واگر کسی درین زمانه چیزی
بدعت حسنه قرار دهد خلاف است زیراکه در مصفی می گوید که كل بدعة ضلالة في زماننا انتهى شاه
خوب الله الٰه آبادی در کلمات متولفه في المقاصد المختلفه می نویسد که در مکتوب صد وهشتاد وششم
از جلد اول مکتوبات شیخ احمد سرهندی قدس سره که بخواجه عبدالرحمن مفتی کابلی صدور یافته
واقع شده است که از حضرت حق سبحانه وتعالی تضرع وزاری والتجا وافتقار وذل وانکسار
در سر وعلانیه مسألت می نماید که هرچه در دین محدث شده است ومبتدع گشته که در زمان خیر البشر وخلفا
راشدین او نبوده اگرچه آن چیز در روشنی مثل فلق صبح بود آن ضعیف را با جمعی که با او مستند اند
گرفتار عمل آن محدث نگرداند ومفتون حسن آن مبتدع نکناد بحرمة السید المختار وآله الابرار علیه وعلیهم
الصلوة والسلام گفته اند که بدعت بر دو نوع است حسنه وسیئه حسنه آن عمل نیک را گویند
که بعد از زمان آن سرور وخلفاء راشدین علیه وعلیهم من الصلوة اتمها ومن التحیات اکملها پیدا شده باشد
ورفع سنت ننماید وسیئه آنکه رافع سنت باشد این فقیر در هیچ بدعتی ازین بدعتها حسن ونورانیت
مشاهده نمی کند وجز ظلمت وکدورت احساس نمی نماید اگر فرضاً عمل مبتدع را امروز بواسطه ضعف بصارت
طراوتی ونضارتی بیند فردا که حدید البصر گردد داند که جز خسارت وندامت نتیجه نداشت شعر

بوقت صبح شود همچو روز معلومت که با که باخته ای عشق در شب دیجور سید البشر می فرماید علیه وعلی آله
الصلوات والتسلیمات من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد چیزی که مردود باشد
حسن از کجا پیدا کند وقال علیه وعلی آله الصلوة والسلام اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدي

هدی محمد وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة وقال علیه الصلوة والسلام اوصیکم
بتقوی الله والسمع والطاعة وان کان عبدا حبشیا فانه من یعش منکم بعدی فسیری
اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا
علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة
هرگاه هر محدث بدعت باشد و هر بدعت ضلالت پس معنی حسن از بدعت چه بود ایضا آنچه از احادیث مفهوم
میگردد آن ست که بدعت رافع سنت ست تخصیص ببعض ندارد پس هر بدعت رافع سنت بود وقال علیه الصلوة
والسلام ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسك بسنة خیر من احداث
بدعة وعن حسان رض قال ما ابتدع قوم بدعة فی دینهم الا نزع الله من سنتهم
مثلها ثم لا یعیدها الیهم الی یوم القیامة باید دانست که بعضی از بدعتها که علما و مشایخ آنرا
حسنه دانسته اند چون نیک ملاحظه نموده می آید معلوم میشود که رافع سنت اند مثلا در تکفین میت
عمامه را بدعت حسنه گفته اند با آنکه همین بدعت رافع سنت ست چه زیادتی بر عدد مسنون که سه
ثوب است نسخ ست و نسخ عین رفع و همچنین مشایخ ارسال فش را بجانب چپ مستحسن داشته اند
و سنت در فش ارسال آن بین الکتفین و پر ظاهر ست که این بدعت رافع سنت ست همچنین ست آنچه
علما در نیت نماز مستحسن داشته اند که با وجود اراده قلب بزبان نیز باید گفت و حال آنکه از آن سرور عالم علیه و
علی آله الصلوة والسلام ثابت نشده نه بروایت صحیح و نه بروایت ضعیف و نه از اصحاب کرام و تابعین عظام
که بزبان نیت کرده باشند بلکه چون اقامت میگفتند تکبیر تحریمه میفرمودند پس نیت بزبان بدعت باشد و این
بدعت را حسنه گفته اند و این فقیر میداند که این بدعت چه جای رفع سنت که رفع فرض مینماید چه در تجویز
آن اکثر مردم بزبان اکتفا مینمایند و از غفلت قلبی باک ندارند پس درین ضمن فرضی از فرائض نماز که نیت قلبی باشد
متروک میگردد و بفساد نماز میرساند علی هذا القیاس سائر المبتدعات والمحدثات فانها زیادة

على السنة ولو بوجه من الوجوه فالزيادة نسخ والنسخ رفع فعليكم بالاختصار على متابعة
رسول الله صلى الله عليه وعلى آله من الصلوة اتمها ومن التسليمات اكملها والاكتفاء على اقتداء
اصحابه الكرام فانهم كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم فاما القياس والاجتهاد فليس من
البدعة في شيء فانه مظهر معنى النصوص لا مثبت امر زائد فاعتبروا يا اولي الابصار والسلام
على من اتبع الهدى والتزم متابعة المصطفى عليه وعلى آله الصلوة والتسليمات انتهى شیخ عبد الحق محدث
دهلوی در ترجمه مشکوة تحت فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين می نویسند پس لازم گیرید
بر خود سنت مرا و سنت خلفاء مرا که اهل رشد اند و راه راست یافتگان اند مراد بخلفاء راشدین خلفاء اربعه
داشته اند هر که بر سیرت ایشان رود و موافق سنت عمل کند حکم ایشان دارد نه هر گز بهوای نفسانی خود بدعتی
پیدا کند و تحقیق سنت خلفاء راشدین رض همان سنت پیغمبر است که در زمان آنحضرت شهرت نیافته بود بعد از ان
در زمان ایشان رواج یافته و مشهور گشته و مضاف بایشان شده چون مظنه آن بود که یکی آنرا بجهت اضافت
بایشان بدعت پندارد دور کند و منکر گردد وصیت کرد باتباع آن پس آنچه خلفاء راشدین بآن حکم کرده اند
اگرچه باجتهاد و قیاس ایشان بود موافق سنت نبوی است و اطلاق بدعت بران نتوان کرد چنانچه
فرقه زائغه کنند انتهى و تحت اياكم ومحدثات الامور نوشته و دور دارید خود را از کارهای نو پدید
شده که در زمان آنحضرت و زمان خلفاء راشدین نبوده انتهى و در ترجمه حدیث ما احدث قوم بدعة
الا رفع مثلها من السنة فتمسك بسنة خير من احداث بدعة نوشته نو پدید نکرد هیچ قومی بدعتی
را مگر آنکه برداشته شد مانند آن در مقدار و مرتبه از سنت و چون احداث بدعت رافع سنت باشد به همین
قیاس اقامت سنت قامع بدعت خواهد بود پس چنگ در زدن بسنت اگرچه اندک باشد بهتر است از نو پدید
کردن بدعت اگرچه حسنه است زیرا که باتباع سنت پیدا میشود نور و بگرفتاری بدعت زاید ظلمت پیدا
رعایت آداب استنجا بر وجه سنت بهتر است از بنای رباط و مدرسه چه سالک برعایت آداب سنت ترقی

آمیسند بمقام قرب و پیشتر ازین بتنزل می شتندان و این نمودی میگیرد و بترک افضل انسان بمرتبه قساوت
قلب که از رین قلب وطبع وختم گویند میرسید نعوذ بالله من ذلک انتهی و حضرت مجدد الف ثانی در
مکتوبات خود میفرمایند و اصحاب از اسم و رسم بدعت تا از بدعت حسنه در رنگ و روش بدعت سیئه احتراز
ننماید بوی این دولت بشام جان او نرسد و این معنی امروز متعسر است که عالم در دریای بدعت غرق گشته است
و بظلمات بدعت آرام گرفته کرا مجال است که دم از رفع بدعت زند و باحیای سنت لب کشاید اکثر علماء این وقت
رواج دهنده های بدعت اند و محو کننده های سنت بدعت های پهن شده را تعامل خلق دانسته بجواز
بلکه باستحسان آن فتوی میدهند و مردم را ببدعت دلالت مینمایند چه میگویند اگر ضلالت شیوع پیدا کند و
باطل متعارف شود تعامل گردد مگر نمیدانند که تعامل دلیل استحسان نیست تعاملی که معتبر است همان است که از
صدر اول آمده است یا باجماع جمیع مردم حاصل گشته کما ذکر فی الفتاوی الغیاثیة قال الشیخ الامام الشهید
رحمه الله سبحانه لا ناخذ باستحسان مشائخ بلخ وانما ناخذ بقول اصحابنا المتقدمین رحمهم
الله سبحانه لان التعامل فی بلدة لا یدل علی الجواز وانما یدل علی الجواز ما یکون علی الاستمرار من
الصدر الاول [illegible] دلیلا علی تقریر النبی علیه وعلی آله الصلوة والسلام ایاهم علی ذلک
فیکون شرعا منه علیه وعلی آله الصلوة والسلام واما اذا لم یکن کذلک لا یکون فعلهم حجة
الا اذا کان ذلک من الناس کافة فی البلدان کلها لیکون اجماعا والاجماع حجة الا تری انهم لو
تعاملوا علی بیع الخمر وعلی الربوا لا یفتی بالحل و شک نیست که علم بتعامل کافه انام و بعمل جمیع ابنای بشر قری و بلدان
[illegible] باوجود تعامل صدر اول که فی الحقیقت تقریریست از آن سرور علیه وعلی آله الصلوة والسلام
[illegible] ثابت بود علیه وعلی آله الصلوة والسلام بدعت کجاست و حسن بدعت کدام [illegible]
[illegible] کافی بود و از علماء سلف هر که بدولت رسوخ مشرف گشته بی آنکه احتیاج [illegible]
[illegible] سلوک و جذبه قطع مسافت کند بواسطه التزام متابعت سنت سنیه است علی صاحبها الصلوة والسلام

والتحیہ واجتناب از بدعت نامرضیہ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰى مُتَابَعَةِ السُّنَّةِ وَجَنِّبْنَا عَنْ اِرْتِكَابِ
الْبِدْعَةِ بِحُرْمَةِ صَاحِبِ السُّنَّةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ انتهی نیز از حدیث طیبی
وعبارت حاشیہ مشکوۃ سید سند و شرح مصابیح ابن ملک و نہایہ ابن اثیر جزری و قاموس مجد الدین فیروز آبادی
و شرح صحیح مسلم قاضی عیاض و ترجمہ مشکوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی و فتح الباری شرح صحیح بخاری ابن حجر
عسقلانی و شرح اربعین نووی لمعین بن صفی و فتاوی جامع الروایات و نصاب الفقہ و مصفی و کلمات متولفہ
فی المقاصد المختلفہ و مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی گذشت خلاصہ آنش آنکہ بدعتی کہ مقابل سنت است
ہرگز منقسم نیست بلکہ کل آن ضلالت است و آنکہ منقسم است مقابل سنت نیست زیرا کہ حسنہ مخالف سنت نمی باشد
بلکہ ہمانرا حسنہ گویند کہ موافق سنت باشد و اصل و نظیر وی یافتہ شود و آن قیاسات مجتہدین و مسائل
اجماعیہ اند و این حکماً سنت است نہ بدعت پس ہمہ اختراعات این مردمان عامی از قسم ضلالت است
ہرگز حسنہ شدن نمی تواند تمام ہوا سوال و جواب مولوی بشیر الدین صاحب کا ؛ اور تیسرا
فرقہ جسکا اوپر ذکر ہوچکا ہے درمختار اور اشباہ النظائر پر بھی طعن کرتا ہے حالانکہ درمختار ایسی کتاب
ہی کہ ہندوستان اور ولایت اور مکہ شریف اور مدینہ منورہ مین اونکی پڑھنی کا ایسا رواج ہے
کہ اون کو ہر خاص و عام پڑھتی ہین اور پڑھاتے ہین اور درمختار اور اشباہ النظائر کا کچھ حال چھپا
نہین ہے ہر کوئی جانتا ہے کہ یہہ کتابین معتبر سنت جماعت کی ہین اب سمجھا چاہیی کہ آج تک
کسیہ عالم فاضل کو معلوم نہین ہے مگر اس فضل رسول پر ظاہر ہوا جو اسنی اپنے رسالہ مین کہ نام اوسکا
بوارق ہے لکھا ہی کہ اشباہ النظائر اور درمختار مین معتزلیون کی مسئلی ملی ہوی ہین جب کہ اسنے ایسی
سنت و جماعت کی کتابون پر اعتراض کیا تو سمجھ نہیں جانتی کہ یہہ کس مذہب کا آدمی ہی واللہ تعالی اعلم
اب جو کوئی اس عاجز سی سوال کری کہ متبع سنت [illegible] بہت [illegible] لکھی [illegible] سمجھا [illegible] متبع سنت لوگ کونسے ہر خلاف [illegible]
انھون نے بھی [illegible] لگ [illegible] متبع سنت لوگ [illegible]

سمجهانی سی متبع سنت هوگئی اور باقی جیسی تهی ویسی هی رهی اب جو همنی یهه رساله لکها اسکا کیا سبب هی
جواب اسکا یهه هی که اس خیرخواه نی هزارون مسلمانون کو کافر اور فاسق بننی سی بچایا هی انشاءالله تعالی
اسواسطی که یهه لوگ سید احمد صاحب کی مریدون کو وهابی کهتی هین اور حالانکه سید صاحب کی مرید وهابی
هین نهین تو اب یهه جهوٹی نسبت اونکی طرف کرکی آپ فاسق یا کافر هوتی هین بموجب اس حدیث
شریف کی لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ
لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمه نهین گالی دیتا کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق
کهکی اور نهین گالی دیتا هی کسیکو کافر کهه کی مگر رجوع کرتی هی وه گالی دینی والی پر جب که نهو وهی صاحب
اسکا قابل اسکی روایت کی یهه بخاری نی اور اس عاجز نی تفصیل اوپر لکهه دیا هے اور ایسی تفصیل کسی
رساله مین دیکهنی مین نهین آئی جیسی که اس رساله مین لکهی گئی هی جو کوئی اس تفصیل کو دیکهی
گا اگر اوسکی دل مین کچهه بهی انصاف هی تو یقین کریگا که سید احمد صاحب غازی رحمه الله
علیه کی مرید وهابی نهین هین بلکه اهل سنت وجماعت هین اور وه تفصیل جو اوپر لکهی گئی هی کچهه اوسمین سی
یهان لکهی جاتی هی وه یهه هی که سید احمد صاحب کی مرید اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کے
اور متبع سنت لوگ یهه اقرار کرتی هین که هم سنت جماعت هین اور شرک اور بدعت سی بیزار هین اور مذهب
مین امام اعظم کی هین پهر بعضی لوگون نے اپنی شرارت سی سید احمد صاحب کی مریدون اور سوای
سید احمد صاحب کی مریدون کے اور متبع سنت لوگون کو وهابی ٹهیرایا هے اور وهابیون کو کافر
جانتی هین یا فاسق تو حدیث صحیح بخاری سی واضح هوگیا هے که جو کوئی کسیکو فاسق یا کافر کهیگا اگر وه
اوسکی لایق نهین هی تو کهنی والا آپ فاسق یا کافر هوجاتا هی تو همنی یهه رساله بادلیل لکهه دیا هے
که سید احمد صاحب کی مرید اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ وهابی نهین هین
هرگز کسی کے بهکانی سی جو یهه لوگ سید احمد صاحب کی مریدون کو اور سوای سید احمد صاحب کی

مریدون کی اور متبع سنت لوگون کو وہابی کہتی ہین تو آپ فاسق یا کافر ہوتی ہین اگر کوئی اس
رسالہ کو دیکہہ کر سید احمد صاحب کی مریدون کو اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع
سنت لوگون کو وہابی کہنی سی باز رہین گی تو کافر ہونی سی یا فاسق ہونی سی بچ رہین گی تو اسواسطہ
اب مجکو امید خدا سی یہہ ہی کہ اس رسالہ کی بنانی سی خدا کی درگاہ سی مجکو اجر ملی گا ان شاء اللہ تعالی اب جاننا
چاہیی کہ اس عاجز نی ان تینون فرقون والون مین سی اپنی رسالہ مین دو فرقہ والون کا نام نہین لکہا
کہ فلانہ آدمی فلانہ فرقہ کا ہی اور فلانہ آدمی فلانہ فرقہ کا مگر جو فرقہ کہ مسلمانون مین ہر طرح سی فساد ڈالتا ہے
اس ہماری وقت مین البتہ اوس فرقہ کی سرگروہ کا نام لکہہ دیا ہے کہ نام اوسکا فضل رسول ہی جو
رہنی والا بدائون کا ہی اب جو کوئی اس ہماری رسالہ کو سنکر پہر اون تینون فرقہ والون مین سی
کسی فرقہ کی تائید کری تو جان لو کہ یہہ اوسی فرقہ کا ہے اب سمجہا چاہیی کہ جو مسلمان سنت وجماعت ہین
اور متبع سنت سید احمد صاحب کی مرید ہین یا نہون تو اون کو چاہیی کہ یہہ حکایت جو ہم شیخ سعدی
صاحب کی گلستان سی لکہتی ہین اسکو خوب سمجہی اور عمل مین لاوی وہ حکایت یہہ ہے
حکایت ایک آدمی ایک شخص کا مرید تہا اوسپر لوگ طعن اور بہتان کرتی اور اوسکو برا کہتی تہی اوسنی
جا کر اپنی پیر سی عرض کی کہ لوگ مجکو برا کہتی ہین اور مجہپر طعن و بہتان کرتے ہین اور حالانکہ یہہ ایسا نہین
پیر نے فرمایا کہ تو مجہسی بہتر ہے اسلیی کہ باوجود اچہی کام کرنی کے تجہکو برا کہتی ہین اور مین اتنا اچہا
نہین ہون جتنا لوگ مجہی اچہا جانتی ہین اب اگر کوئی تم کو بعضی سمجہہ وہابی کہین اور حالانکہ
تم وہابی نہین ہو تو تم اوسکو وہابی کہنی کی بدلی مین مشرک اور بدعتی اور اہابی مت کہو کہ ان باتون سی جہگڑا
ہوتا ہی اور فساد بڑہتا ہے اور یہہ وقت جہگڑا اور تکرار کا نہین ہی یا تو مکہ مدینہ کی طرف ہجرت کرو
یا اون کی ایذا پر صبر کرو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ یعنی تحقیق اللہ تعالی ساتہہ
صبر کرنیوالون کی ہے اب جاننا چاہیی کہ بموجب اس قول کی اِتَّقُوْا عَنْ مَوَاضِعِ التُّہَمْ

یعنی بیجو تم جگہہ تہمت کی سی تو واسطی اس عاجز نی اس معاملہ مین کوشش کی کہ سید احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ پر اور اونکی مریدون پر اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور بہت سنت لوگون پر بعضی
لوگ ناحق طعن اور بہتان کرتی ہین اور مسلمانون مین فساد ڈالتی ہین اور اسمین طعن اور بہتان
اوٹہانی اور تہمت لگانی کی حقیقت ہمنی بخوبی تمام لکہہ دی ہے اب جو کوئی اسکو سنکی بدگمانی
کری تو وہ یقین کرنیوالا نہایت نادان ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ترجمہ اور جو لوگ تہمت
لگاتی ہین مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو بن کیی کام کی تو اوٹہایا اونہون نی بوجہ جہوٹہ
کا اور صریح گناہ کا نقل از تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور فرمایا اللہ جل شانہ
نی لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ترجمہ کیون نہ جب تم نی اسکو سنا
[illegible] کیا ہوتا ایمان والی مردون نی اور عورتون نی اپنی لوگون پر بہلا خیال ف چاہیی مسلمان جب
سنی کہ لوگ ایک نیک شخص کو بری تہمتین لگاتی ہین اونکو جہوٹہلاوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا جو کوئی پیٹہہ پیچھی بہائی مسلمان کی مدد کری اللہ پیٹہہ پیچھی اوسکی مدد کری اور بی تحقیق تہمتین
[illegible] نی ایمان سی بعید ہی نقل از تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اب سمجہا چاہیی
کہ بدگمانی کرنا برا ہی نزدیک خدا کی اور اوسکی بندون کی اور قرآن شریف اور حدیث شریف سی تو بدگمانی
کرنیوالی کی واسطی برائی ثابت ہی جسنی قرآن اور حدیث کو نہ مانا ہین تو اوسکا خراب ہوا بلا شک اور دنیا
[illegible] اللہ تعالی نی قرآن شریف مین بدگمانی کرنیوالی
کی حق مین برا فرمایا ہے [illegible] موافق رہین اور چلین [illegible] گار کرین اور کسی پر
بدگمانی نکرین اور [illegible] بدگمانی کی تو وہ [illegible] بدگمانی
[illegible]

جاکر آدمیون مین ہی رہیگا جنگل مین تو رہنی سی رہا پہر بیٹی پر بدگمانی کریگا اور بیٹا باپ پر اگر باپ کی
پاس مال و اسباب ہوگا تو باپ کہی گا کہ یہہ بیٹا مجکو مال و اسباب کی واسطی زہر دیدیگا اور اگر بیٹی کی پاس
مال و اسباب ہوگا تو بیٹا باپ کی طرف سی بدگمانی کریگا وعلی ہذا القیاس اور سید احمد صاحب کی مریدون
اور سوا سید احمد صاحب کی مریدونکی اور جو متبع سنت لوگ ہین اونکا عقیدہ نہین جیسا کہ سید احمد صاحب کی
مریدون یا اور متبع سنت لوگون سی یہہ لوگ بدگمانی کرتی ہین اور بدگمانی یہہ ہی کہ ایک آدمی کہی
کہ مین مشرک نہین ہون اور دوسرا شخص جانی کہ بلا ریب یہہ مشرک ہی یہ جہوٹ کہتا ہی کہ مین مشرک
نہین ہون کہنی سی کیا ہوتا ہی اور ایک آدمی کہی کہ مین وہابی نہین دوسرا شخص دل مین یہی سمجہتا ہی کہ بلاشک
وشبہہ یہہ شخص وہابی ہی اسکی ظاہر کہنی سی کیا ہوتا ہی کیا خوب کسی بزرگ نی فرمایا ہی ع دین مین سنت کو
کسوٹی کیا ہی جس سی کہ کہوٹا و کہرا ہو جدا ہی یا اللہ ہمکو اور سب مسلمانون کو ایسی توفیق دی کہ شرک اور
بدعت و نا روا کامون سی بچین اور سنت نبوی پر ثابت قدم رہین اب بہائی مسلمانون کی خدمت مین
یہہ عرض کرتا ہون اگر شاید کوئی کم علم نا سمجہہ صراط المستقیم جو کتاب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی
اوسپر کوئی کسی طرح کا طعن کری تو ہم اوسکو جواب صراط المستقیم ہی کی عبارت سی دینگی اور ہم اوس سی
پوچہین گی کہ جس بات پر تم طعن و بہتان کرتی ہو یہہ بات موافق قرآن و حدیث کی ہی یا نہین اگر وہ
کہین گی کہ یہہ بات موافق قرآن و حدیث کی نہین تو ہم کہین گی کہ شاباش تمہاری اوپر کہ تمہارا اور
جو کوئی صراط المستقیم تصنیف حضرت سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی پر عمل کری اونکا ایک ہی
مذہب ہی اور ہم دلی آگی یہی عبارت پیش کرین گی جو صراط المستقیم مین لکہی ہی وہ عبارت یہہ ہی
لہذا بدون مرشد راہ یافتن دشوار است پس میباید کہ مرشد کسی را گیرد کہ بوجہی مخالف شرع شریف نبود
و بر طریق مستقیم کہ اتباع قرآن و حدیث است نہایت راسخ القدم باشد اگر مرشد و ہادی خود مقرر باید
لیکن نہ باین طور کہ بہر حال اتباع وی منظور دارد بلکہ [illegible] اتباع حق شرع شریف را داند والا [illegible]

متابع حکم خدا و رسول بود آنچه مرشد از روی شرع شریف فرماید آنرا بدل وجان بجا آرد و مباح شرع را از امور
لازم شمارد و آنچه خلاف شرع شریف گوید هرگز اتباع آن نکند بلکه رد نماید حدیث شریف ست لا طاعة لمخلوق
فی معصیة الخالق یعنے اطاعت مخلوق نمیباید در نافرمانی خالق ترجمہ ہندی عبارت صراط المستقیم کا
یہہ ہی اسواسطی کہ بغیر راہ بتانیوالی کی راہ پانا نادر ہی پس چاہیی کہ پیر و مرشد اوس شخص کو پکڑی کہ وہ
کسی وجہ سی مخالف شرع شریف کی نہ ہووی اور اوپر راہ سیدہی کی کہ تابعداری قرآن اور حدیث کی
ہی نہایت مضبوط اور ثابت قدم ہووی اور ایسی شخص کو پیر و مرشد اور راہ بتانیوالا مقرر کری لیکن نہ بہت
اس طور کی کہ بیچ ہر حال کی تابعداری اوسکی منظور رکہی بلکہ پیشوا مطلق شرع شریف کی تئین جانی
اور بیچ حقیقت کی تابعدار حکم خدا اور رسول اوسکی کا ہو جو کچھہ پیر و مرشد از روی شرع شریف کی فرماوی
اوسکو ساتھہ دل وجان کی بجالاوی اور مباح شرع کی تئین حکم اوسکی سی لازم گنی اور جو کچھہ خلاف شریعت
کی ہووی ہرگز تابعداری اوسکی نکری بلکہ رد کری بموجب حدیث شریف کی کہ تابعداری مخلوق کی نہ چاہیے
بیچ نافرمانی خالق کی تو اب یہہ عبارت صراط المستقیم کی اوس طعن کرنیوالی کی بات کو جھوٹا کر دیگی اسواسطے
کہ وہ کہتا تھا کہ یہہ بات موافق قرآن اور حدیث کی نہیں ہی اور اسکی تئین نی یہہ بات ثابت کر دی کہ صراط
المستقیم مین لکھا ہی کہ جو کوئی قرآن و حدیث کی موافق ہووی اوسکی تئین پیر و مرشد اپنا مقرر کری
اور اسیطرح سی جو کوئی صراط المستقیم پر طعن کریگا اسیطرح کا تو ہم اوسکو یہی جواب دینگی تو اوسکا طعن کرنا
جھوٹا ہوتا چلا جاویگا انشاء اللہ تعالی اب آدمیون کی تئین چاہیی کہ انصاف کرین اور سوچین کہ جناب سید
احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی صراط المستقیم مین یہہ عبارت لکھی ہے کہ مرید کو پیر کی ساتھا
اعتقاد اسطرحکا رکھنا چاہیی کہ مخالف قرآن اور حدیث کی نہو اور خود آپ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
کے لاکھون مرید تھی اور یہہ کتاب صراط المستقیم سب مریدون کی اعتقاد کی ہی اور سب مسلمان جانتے
ہین کہ خلاف قرآن و حدیث کی کیا چاہیی اب جو کسی نی خلاف قرآن و حدیث کی اوس کتاب مین لکھہ دیا ہو

مسلمانون کی بہکانی کو تو اوسکی کہنی کا کیا اعتبار ہی جنکو اللہ تعالی نی شرک و بدعت سی پاک
کیا ہی وہ ایسی باتون سی کاہی کو بہکتی ہین اور وہ جانتی ہین کہ یہہ بدگمانی اور بہتان ایسی ہی آگی
سی اچھی لوگون پر کرتی چلی آئی ہین اگر ذرا کسیکو عقل ہووے تو وہ جان لیگا کہ جب کہ سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ نی یہہ عبارت اپنی کتاب مین لکہی ہی تو پہر وہ خلاف قرآن اور حدیث کی اور غیر
شرع بات اپنی کتاب مین کیون کر لکہتی اگر کسی بددین نی اس کتاب مین اپنی طرف سی مخالف شرع کے
کچہہ ملا دیا ہو تو وہ بات نرالی ہے اب سمجھا چاہیی کہ اگر اس جگہہ کوئی سوال کری کہ ہم کیسی جانین
کہ اسمین ملا دیا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اس عاجز کو بہت کتابون سی معلوم ہوا کہ اون کتابون مین
اپنی طرف سی کچہہ عبارت لوگون نی ملا دی ہی جیسا کہ ہدایہ کہ بڑی معتبر کتاب ہی حنفی مذہب کی
اوسمین لکہا ہی کہ متعہ جائز ہے امام مالک رح کی مذہب مین پہر ہدایہ کی محشیون نی لکہہ دیا ہے
کہ سوا رافضیون کے کوئی جائز نہین رکہتا ہے یہہ عبارت کسی نی اسمین ملا دی ہی اور متعہ
چارون مذہب مین حرام ہی اگر اسیطرح کتاب صراط المستقیم مین بہی کسینی غیر شرع بات ملا دی ہو تو کیا
تعجب ہی اب یون سمجھا چاہیی کہ دو شخص اہل حق سی بڑی جہگڑا کرنی والی ہین ایک فضل رسول رہنی والا
بدایون کا اور دوسرا مولوی فضل حق رہنی والی خیرآباد کی اور مولوی فضل حق عداوت رکہتی تہی اہل حق سی
اور اونکی باپ یعنی مولوی فضل امام صاحب اون کو منع کرتی تہی کہ اہل حق سی جہگڑا مت کر آخر اون کا
کہنا نہ مانا آخر کو قید ہوی اور جس علت سی وہ قید ہوی تہی وہ علت اون پر ثابت بہی ہوی
اور پہر کالی پانی کو بہیجدی گئی یہہ محض اہل حق سی عداوت رکہنی کا باعث ہی مولوی فضل حق
نی جو مولوی اسمعیل صاحب کی رسالہ کا رد لکہا ہی پہر مولوی اسمعیل صاحب نی اپنی زندگانی مین
اسکی رسالہ کا رد لکہا ہی وہ دونون رسالہ مولوی علی احمد صاحب کی پاس محمد آباد عرف ٹونک
مین موجود ہین جو چاہی دیکہہ لے اور مولوی اسمعیل صاحب نے اسطرحکا جواب دیا ہی یہہ عاجز کیا لکہی جو کوئی

دیکھی کا آپ معلوم ہوجاویگا بقول سعدی علیہ الرحمۃ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید
اور دوسرا افضل سول کہ اہل حق سی جھگڑا کرتا تھا آخر اوسکو دنیا مین یہہ سزا ملی کہ حیدر آباد دکن سی
نکالا گیا اور اندہا ہوگیا اور طرح طرح کی ذلت اور خرابی اوٹھائی یہہ دو شخص کہ اکابر ہین اہل حق سی
جھگڑا کرنیوالون مین کہ انکا حال یہہ ہی جو لکہا گیا ہی اور باقی جو اون سی ورلی درجہ کی ہین
عداوت مین تو اونکا کیا حال لکہون کہ کسطرح پر خراب ہوی اور ایسی ہی سماکی پٹھانون اور
پشاور کی دُرانیون نی اہل حق سی جھگڑا کیا تھا پہلے اونکا ملک کہون نی لیا بعد اون کے
انگریزون نی لی لیا اب خراب خستہ ہوی پہرتے ہین اور جگہہ کی پٹھانون نے اور کابل کے
درانیون نے کچہہ جھگڑا سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سی نہین کیا اب تک وہ آباد
ہین اور اگر کوئی اسوقت مین سید احمد صاحب پر یا اون کی کتاب صراط المستقیم پر یا اونکی مریدون
یا سوا اون کی مریدون کی اور سب متبع سنت لوگون پر طعن اور بہتان کری تو وہ بہی انشاء اللہ
تعالی دنیا مین سزا پاویگا یا آخرت مین اب ایک اور وصیت کرتا ہون مین تجکو
اسی [illegible] سب مسلمین اور [illegible] کو ان دنون مین ایک رسالہ دیکہنی مین آیا تالیف
کیا ہوا مولوی سید نذیر حسین صاحب کا کہ نام اوسکا معیار الحق ہے اوس رسالہ مذکور مین یہہ لکہا ہے
کہ تقلید چار قسم ہی قسم اول واجب وہ مطلق تقلید ہے کسی مجتہد کے مجتہد اہل سنت سی لا
علی التعیین جیسا کہ عقد الجید مین لکہا ہی کہ یہہ تقلید واجب ہی اور صحیح ہی باتفاق امت اور وہی
[illegible] ہی [illegible] مقلد کا تحت قول مجتہد کے اسطرح پر ہو جیسی کہ شرط ہوتی ہی کہ اگر وہ قول
موافق سنت کی [illegible] تو عمل کیی جاوینگا اور جب معلوم ہوگا کہ مخالف ہی سنت کی تو اوسکو
پہینک دوینگا اور پہر معیار الحق مین لکہا ہی کہ قسم ثانی مباح اور وہ تقلید مذہب معین کی ہے
[illegible] کہ مقلد اس تعیین کو امر شرعی نہ سمجہی بلکہ اس نظر اسی تعیین کرلی کہ جبکہ امر اللہ تعالی کا

واسطی اتباع اہل ذکر کی عموما صادر ہوا ہی تو جس ایک مجتہد کا اتباع کریگی اوسی کی اتباع سی عہدہ
تکلیف کی سی فارغ ہوجاوینگی اور اسمین سہولت بہی پائی جاتی ہی اور علامت اسکی یہہ ہے کہ
اگر دوسری مذہب کی کسی مسئلہ پر عمل کرسکی تو اوس سی انکار نکری اور کسی شخص عمل کرنیوالی
کو برا نجانی اور ملامت اور تکفیر نکری مثلا حنفی المذہب کو مسئلہ رفع یدین اگر معلوم ہو تو اوسکی
استعمال سی نفرت اور انکار نکری بلکہ کبہی کر بہی لی اور حنفی ہوکر کسی شخص کرنیوالی پر طعن نکری
اور قسم ثالث حرام اور بدعت اور وہ تقلید ہی بطور یقین کے بزعم وجوب کی برخلاف قسم ثانی
اور قسم رابع شرک ہی اور وہ ایسی تقلید ہے کہ وقت لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع
کیا پہر اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کے ملا ہووے
تو اب وہ مقلد بدستاویز اون عذرات کی جنمیں سابقا بعضونے جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث
کو قبول ہی نہین کرتا اور یا اوسمین بدون سبب کے تاویل اور تحریف کرکے اوس حدیث کو
طرف قول امام کی لیجاتا ہے غرض کہ وہ مقلد مذہب اپنی امام کا نہین چہوڑتا انتہی اور یہہ
مولوی نذیر حسین صاحب نی لکہا ہے اپنی رسالہ معیار الحق مین کہ بحر الرائق مین ہی قولہ کما
یستفت ولکن بلغه الخبر وهو قوله علیه السلام افطر الحاجم والمحجوم وقوله علیه السلام
الغیبة تفطر الصائم ولم یعرف النسخ ولا تاویله فلا کفارة علیه عندهما لان ظاهر الحدیث
واجب العمل به خلافا لابی یوسف رح لانه لیس للعامی العمل بالحدیث لعدم علمه بالناسخ
والمنسوخ انتهی اور هدایه مین لکها ہی ولو بلغه الحدیث واعتمده فکذلک عند محمد لان قول
الرسول صلی الله علیه وسلم لا ینزل عن قول المفتی انتهی اقول خلاف ابی یوسف انما هو فی العامی
الصرف الجاهل الذی لا یعرف معنی الاحادیث وتاویلاتها واما العارف بمعانی النصوص
وتاویلاتها ونسخها وترجیحها وصحیحها وسلامتها عن معارض اقوی منها فلا خلاف فی

صحّت عليه بها كما قال في خزانة الروايات نقلاً عن دستور السالكين واما الجواب
عن قول ابي يوسف رح انّ للعامي الاقتداء بالفقهاء فمحمول على العامي الصرف الجاهل
الذي لا يعرف معنى الاحاديث وتاويلاتها لانّه اشار اليه لعدم الاهتداء في حقه
الى معرفة الاحاديث وكذا قوله وان عرف العامي تاويله يجب الكفارة يشير الى انّ
المراد من العامي غير العالم وفي الحميدي العامي منسوب الى العامة وهم الجهال فعلم
من هذه الاشارات انّ مراد ابي يوسف رح من العامي الجاهل الذي لا يعرف معنى
النص وتاويله فيما ذكر من قول ابي حنيفة والشافعي ومحمد رح يندفع قول القائل بوجوب
العمل بالرواية بخلاف النص انتهى ما نقله الشيخ الاجل في عقد الجيد ترجمہ اور اگر دریافت نہیں
کیا اوسنے کسی عالم سے مگر پہنچی اوسکو یہہ حدیث علیہ السلام کے افطر الحاجم والمحجوم یعنی بے روزہ ہوجاتا ہے
سینگی لگانے والا اور سینگی لگایا گیا اور یہہ قول علیہ السلام کا کہ غیبت بے روزہ کردیتی ہے روزہ والے کو
اور معلوم نہیں مجھے ہو نسخ اور نہ تاویل اوسکی پس نہیں کفارہ اوپر اوسکی نزدیک طرفین کی اسلیے کہ ظاہر
اسکا واجب العمل ہے خلاف واسطے ابی یوسف رح کی اس وجہ سے کہ نزدیک اون کی عامی آدمی کو
عمل بالحدیث نہیں پہنچتا بسبب نجاننے اوسکے کے ناسخ اور منسوخ کو انتہی اور ہدایہ مین ہے کہ اگر پہنچی اوسکو
حدیث پس [illegible] اور [illegible] ہوگیا تو ایسے ہی ہے نزدیک امام محمد رح کی اسلیے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کم نہیں ہے قول مفتی کی سے انتہی کہتا ہون مین کہ خلاف ابو یوسف رح کا بجز اسکی نہیں کہ بیچ
اوس عامی صرف جاہل کی ہے کہ معانی اور تاویلات احادیث کی نجانے اور اوسی پر جو کوئی کہ معانی
نصوص اور تاویلات اور نسخ اور جرح اور ضعف و قوت اونکی پہچانے اور صحت اور سلامت
معارض سے اونکی خبردار ہو پس خلاف نہیں بیچ صحت عمل کرنے اوسکی ساتھ اوسی حدیث
کے جیسا کہ خزانۃ الروایات مین دستور السالکین سے نقل کیا اور اوسی پر جواب اس قول ابی یوسف رح

سی کہی بیشک واسطی عامی کی ہی موافقت اکرنا ساتھہ فقہا کے پس یہہ قول محمول ہی اوس عامی محض
جاہل پر جو معانی احادیث اور تاویلات سی اون کی واقف نہو اسیلیی کہ اشارہ کیا ہی ابو یوسف
رحمہ اللہ تعالی نے طرف اسمعنی کے باین قول کہ بسبب عدم واقفیت کی بیچ حق اوسکی کی طرف
معرفت احادیث کی اور ایسی ہی یہہ قول اونکا کہ اگر پہنچا نے عامی تاویل اوسکی تو واجب ہی اوپر
کفارہ اشارہ کرتا ہے طرف اوسکی کہ مراد عامی ہی غیر عالم ہے اور حمیدی مین ہی کہ عامی منسوب
ہی طرف عامہ کی اور وہ جاہل لوگ ہین پس ان اشارات سی معلوم ہوا کہ مراد ابی یوسف رح کی
بہی عامی سی وہ جاہل ہے جو معانی اور تاویل نصوص کے نجانی پس ساتہہ اوسکی جو ذکر کیا گیا ہی محل
ابی حنیفہ اور شافعی اور محمد رحمہ اللہ علیہم سے دفع ہو گیا ہے قول اوس کسی کا جو قول کرتا ہی ساتہہ
واجب ہونی عمل کے ساتہہ روایت کی نص کے خلاف پر انتہی ما نقلہ الشیخ الاجل اور پہر مولوی نذیر حسین
صاحب نی اپنی رسالہ معیار الحق مین عبارت تفسیر مظہری کے واسطے سند اپنی کے لکہی ہے وہ عبارت
معیار الحق کے یہہ ہی کہ جناب قاضی ثناء اللہ صاحب نی بہی ایسی تقلید کو شرک کہا ہے اور اثبات
اسکا آیہ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سی اور آیت
اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ الآیۃ سی اور حدیث عدی بن حاتم سے کیا ہے چنانچہ تفسیر مظہری مین تحت
آیۃ قل یا اہل الکتاب الآیہ کی بعد نقل کرنی حدیث عدی بن حاتم کے فرماتی ہین مِنْ هٰهُنَا
يَظْهَرُ أَنَّهٗ إِذَا صَحَّ عِنْدَ أَحَدٍ حَدِيْثٌ مَرْفُوْعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالِمًا عَنْ مُعَارَضَةٍ
وَلَمْ يَظْهَرْ لَهٗ نَاسِخٌ وَكَانَ فَتْوٰى أَبِي حَنِيْفَةَ رح مَثَلًا خِلَافَهٗ وَقَدْ ذَهَبَ عَلٰى وَفْقِ الْحَدِيْثِ أَحَدٌ مِنَ
الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ يَجِبُ عَلَيْهِ اتِّبَاعُ الْحَدِيْثِ الثَّابِتِ وَلَا يَمْنَعُهُ الْجُمُوْدُ عَلٰى مَذْهَبِهٖ مِنْ ذٰلِكَ
لِئَلَّا يَلْزَمَهُمْ اِتِّخَاذُ بَعْضِنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ انتہی ترجمہ اور یہان سی ظاہر ہوتا ہی کہ جب

ہو جاوی کسی کے نزدیک کوئی حدیث مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا معارض اور بلا ناسخ
کے اور فتوی امام ابو حنیفہ کا اوسکے خلاف پر ہو اور کسی ایک نے چار اماموں سے اوسپر عمل کیا ہو تو اوس
شخص کو اتباع اوس حدیث کا واجب ہے خلاف اپنی مذہب کا اور اسکو مانع نہیں ورنہ لازم پڑیگا
اوسکو پکڑنا آپس میں ایک کا ایک کو رب سوای اللہ تعالی کی انتہی اور پہر مولوی نذیر حسین صاحب
نے اپنے رسالہ معیار الحق میں لکھا ہے کہ مولوی سید حیدر علی صاحب مرحوم ساکن قصبہ ٹونک
کہ جو بڑی عالم متبحر جامع معقول و منقول شاگرد رشید مولانا شاہ عبد العزیز صاحب و مولانا شاہ رفیع الدین
صاحب قدس سرہما کی تھی اپنی رسالہ صیانۃ الناس عن وسوسۃ الخناس کہ جو رد میں مولوی فضل رسول
بدایونی کے ہے تحریر کیے ہیں خلاصہ ہے ہیں قول ہو سوسکا یعنی فضل رسول بدایونی کا یہہ ہے کہ بعض متردین
نے یہہ حال مسئلہ استدعا کی کہ چند باتیں مولوی اسمعیل کی اسطرح سے نقل کر دیجیے کہ موافق مذہب
[illegible] تحقیق کیجاویں ہر چند دانشمندوں پر مولوی اسمعیل کے کلام سے ظاہر ہے [illegible]
[illegible] مذہب و ملت نہیں ہے اور سیف الجبار وغیرہ رسائل میں محقق ہو چکا ہے جواب اسکا مولوی سید حیدر علی
صاحب مرحوم کی طرف سے یہہ ہے کہ حال رسائل مذکور کا دیکہنی سے معلوم ہوگا پر اتنا کہا جاتا ہے
[illegible] اگر مراد یہہ ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب کو قید دین اسلام کی نہیں تہی کبہی مسلمان کبہی
[illegible] تہی کبہی مشرک بنتی تہی تو یہہ بات قابل جواب کی نہیں اسکو ہر کوئی جانتا
[illegible] یہہ جہوٹ ہے اور اگر مراد ملت سے [illegible] مذہب ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قید ایک مذہب
[illegible] اکثر [illegible] اولی اور تحسس [illegible] ہوتی ہے کیونکہ [illegible] پر چلنا اہل
[illegible] جسکو اللہ تعالی نے رتبہ تحقیق کا دیا ہو اسکو [illegible]
[illegible] اگر [illegible] شرعی سے [illegible] تقلید [illegible]
[illegible] انتہی تمام ہوئیں عبارتیں [illegible]

جو اپنی سند کی واسطے لائی تہی یا اپنی طرف سی جو کچہہ عبارت لکہی تہی اور چار رسالہ اسی معیار
الحق کی رد مین اور لکہی دیکہی ایک رسالہ تو اون مین سی توفیر الحق جو تالیف کیا قطب الملۃ والدین
نواب مولانا محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی کا ہی اور وہ شاگرد رشید مولوی محمد اسحاق صاحب
محدث دہلوی کی ہین اور دوسرا رسالہ مدار الحق فی رد معیار الحق جو تالیف کیا ہوا مولوی محمد شاہ
صاحب کا ہی اور تیسرا رسالہ مجموعہ فتاوی جو چہپا ہوا مطبع ناصری کا ہی اور چوتہا رسالہ
نظام الاسلام جو بطریق سوال وجواب کی لکہا گیا ہی سوال تو اوسمین متفرق لوگون کے
ہین اور جواب اون سب سوالون کی مولوی وجیہ صاحب نے جو مدرس اول مدرسہ کلکتہ کی ہین لکہی ہین
اور اون چارون رسالون سی یہہ ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی حنفی مذہب یا مالکی مذہب یا شافعی
مذہب یا حنبلی مذہب مین ہو اوسکو جائز نہین کہ اپنی امام کو چہوڑ کر دوسری امام کی تقلید کری
اسلیے کہ رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کرنے کی منع ہی بالاتفاق جب کہ آگی توفیر الحق کی عبارت سے
معلوم ہو جائیگا وہ عبارت توفیر الحق کے جو رد مین معیار الحق کے ہی یہہ ہی مقصد پہلا بیچ ابطال
تعیین مذہب واحد کی تہا چند دلیلون کی دلیل پہلی یہہ کہ کہا شیخ ابن ہمام حنفی نی تحریر الاصول مین
اور شیخ ابن حاجب نے مختصر الاصول مین اور قاضی عضد الدین نی شرح مختصر الاصول مین اور صاحب
مختار نے درمختار مین إنَّ الرُّجُوعَ عَنِ التَّقْلِيدِ بَعْدَ العَمَلِ مَمْنُوعٌ بِالاتِّفَاقِ یعنی رجوع کرنا تقلید سی بعد
عمل کرنے کی منع ہی بالاتفاق اور کہا صاحب بحر الرائق نے رسالہ زینیہ مین لو حکم شافعی بخلاف
أبي حنيفة رحمه [illegible] العمل به لا يجوز العمل [illegible] لما نقل العلامة قاسم في تصحيحه عن جميع
الأصوليين أنه لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق یعنی سب جب ابو حنیفہ
کی مقلد پر عمل کرنا [illegible] اور نہین [illegible] اوسکو [illegible] کرنا اوس [illegible]
شیخ قاسم نی اپنی تصحیح مین سب اصولیین سی یہہ [illegible] نہین [illegible]

کرنے کی بالاتفاق اور کہا ابن عبد البر مالکی نی اَنَّ تَتَبُّعَ رُخَصِ الْمَذَاهِبِ غَيْرُ جَائِزٍ بِالْاِجْمَاعِ ذکر کیا
ہی اسکو مسلم الثبوت وغیرہ مین یعنے ڈھونڈنا حلال حلال اور جائز جائز چیزون کا مذہبون سے
غیر جائز ہے بالاجماع انتہی یعنے جو چیز کسی مذہب مین آسان ہوتی اوسپر عمل کیا اور جو چیز گران
ہووی اوسی چھوڑ دیا تمام ہوی عبارت توفیر الحق کے اور مجموعہ فتاوی مین یہہ لکھا ہے
کہ فرمایا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رسالہ عقد الجید مین
اَلْمُرَجَّحُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ اَنَّ الْعَامِّيَّ الْمُنْتَسِبَ اِلٰى مَذْهَبٍ لَهٗ مَذْهَبٌ لَا يَجُوْزُ لَهٗ مُخَالَفَتُهٗ
انتہی ترجمہ مفتی بہ نزدیک فقہاؤن کے یہہ ہے کہ عامی جو منسوب ہے طرف مذہب کی کہ وہ اوسکا
مذہب ہی نہین جائز ہے اوسکو مخالفت اوس مذہب امام اپنی کی تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی کا نقل از مجموعہ فتاوی اور مدار الحق مین یہہ لکھا ہے کہ فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی نے جو والد شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کے ہین بیچ کتاب انصاف فی حل
الاختلاف کی اور وہ عبارت کتاب انصاف کی یہہ ہی اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِي الْمِائَةِ
الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ غَيْرَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ بِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهٖ وَبَعْدَ الْمِائَتَيْنِ
ظَهَرَ فِيْهِمُ التَّمَذْهُبُ بِمَذْهَبِ الْمُجْتَهِدِيْنَ بِاَعْيَانِهِمْ وَقَلَّ مَنْ لَا يَعْتَمِدُ عَلٰى مَذْهَبِ
مُجْتَهِدٍ بِعَيْنِهٖ وَكَانَ هٰذَا هُوَ الْوَاجِبُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ یعنی جان تو تحقیق تہی علماء سنہ
اول اور ثانی مین غیر جمع ہونیوالی تقلید مذہب معین پر پہر بعد اوسکی ظاہر ہوا اون مین
مذہب پکڑنا مجتہدین کا تہا معین کرنے اون کی کے اور قلیل تہی نہ اعتماد کرنیوالی مذہب مجتہد
بعینہ پر اور تہا یہی واجب اوس زمانہ مین انتہی اور بیچ رسالہ انتہی مین لکھا ہی قَالَ الْاِمَامُ حُجَّةُ
الْاِسْلَامِ فِي الْاِحْيَاءِ لَمْ يَذْهَبْ اَحَدٌ مِنَ الْمُحَصِّلِيْنَ اِلٰى اَنَّ الْمُجْتَهِدَ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يَعْمَلَ
بِمُوْجَبِ اجْتِهَادِ غَيْرِهٖ اِلَّا اَنَّ الَّذِيْ اَدّٰى اجْتِهَادُهٗ فِي التَّقْلِيْدِ اِلٰى شَخْصٍ رَاٰهُ

افضل

اَفْضَلَ العُلَمَاءِ یَاخُذُ بِمَذْهَبِ غَیْرِهٖ بَلْ عَلَی المُقَلِّدِ اِتِّبَاعُ مُقَلَّدِهٖ فِی کُلِّ تَفْسِیْرٍ فَاِنَّ مُخَالَفَتَهٗ
لِلْمُقَلَّدِ مُتَّفَقٌ عَلٰی کَوْنِهٖ مُنْکَرًا بَیْنَ المُحَصِّلِیْنَ انتهی ترجمہ کہا امام حجۃ الاسلام نے احیاء العلوم مین
یہہ کہ نہین گیا کوئی علما سی اسطرف کہ مجتہد کو جائز ہووی عمل کرنا موجب اجتہاد غیر کی اور نہ اوسطرف
کہ جو مقلد کہ پہنچی فکر اوسکی تقلید مین کہ یہہ امام افضل علما مین سی ہی یہہ کہ اخذ اور عمل کری مذہب غیر کو
بلکہ واجب ہی ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر مسئلہ مین کیونکہ مخالف ہونا اوسکا اپنی امام سی برا ہے
بالاجماع درمیان علما کی تمام ہوئین عبارتین مدار الحق وغیرہ کی جو معیار الحق کی رد مین ہین اب یہہ
خیر خواہ مسلمانون کا یہہ کہتا ہی کہ جو کوئی مدار الحق اور توفیر الحق اور نظام الاسلام اور مجموعہ فتاوے
وغیرہ کو دیکھیگا اور پھر معیار الحق کو دیکھیگا تو اوسکو آپ معلوم ہو جاویگا کہ صاحب معیار الحق کے
اور صاحب مدار الحق وغیرہ کی آپس مین دل برائی ہی وہ اونکو برا جانتی ہین اور یہہ اونکو اور آخر انجام
صاحب مدار الحق وغیرہ کا یہہ ہی کہ معین کرنا ایک مذہب کا اونکی نزدیک ضرور چاہیی کہ بغیر تعین مذہب
واحد کی اسوقت مین آدمی کو چارہ نہین اور آخر انجام صاحب معیار الحق کا یہہ ہی کہ معین کرنا ایک مذہب
کا اونکی نزدیک ضرور نہین بلکہ یہہ کہتی ہین کہ قسم ثانی مباح یعنی تقسیم دوسرے اور وہ تقلید مذہب معین
کی ہی بشرطیکہ مقلد اس تعین کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر سی تعین کر لی جبکہ امر اللہ تعالی
کا واسطی اتباع اہل ذکر کے عموما صادر ہوا ہی تو جس ایک مجتہد کا اتباع کریگی اوسکی اتباع سی عہدہ
تکلیف سی فارغ ہو جاویگی اور اسمین سہولت بھی پائی جاتی ہی اور علامت اسکی یہہ ہی کہ عمل
مقلد کا ساتھ قول مجتہد کے اسطرح پر ہو جیسی کہ شرط کی ہوتی ہی کہ اگر وہ قول موافق سنت کی ہوگا
تو اوس پر عمل کرتا رہیگا اور جب معلوم ہوگا یہہ مخالف سنت کی ہی تو اوسکو چھوڑ دیگا اور یہہ خیر
خواہ مسلمانون کا اس بحث مین ہیچ [illegible] کہ یہان وہ حال ہی جو مثل مشہور ہی کہ اگر گویم مشکل وگرنہ
نگویم مشکل [illegible] عبارت کہ صاحب معیار الحق نے مجمل لکھی ہی اور کما ینبغی تفصیل اوسکی نہین لکھی

ہی تو اون عبارتون کے تفصیل اُس وصیت نامہ مین کیجاتی ہی جیسا کہ معیار الحق مین یون لکھا ہی
کہ قسم رابع شرک اور وہ ایسی تقلید ہے کہ وقت لاعلمی کے مقلد نی ایک مجتہد کا اتباع کیا پہر اوسکو حدیث
صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کی مثلاً معلوم ہووے تو اب وہ مقلد بدستاویز اون
عذرات کی جنکی سابقا بخوبی جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہین کرتا اور یا اوسمین بدون سبب کے
تاویل اور تحریف کر کی اوس حدیث کو طرف قول امام کے لیجاتا ہے غرضکہ وہ مقلد مذہب اپنی امام کا نہین
چھوڑتا یہہ جو لکھا ہی کہ اون عذرات سی جنکی سابقا بخوبی جواب دیا گیا ہی تو وہ عذرات اور اون کی جواب
اوسنون نی اپنی کتاب معیار الحق مین اسطرح لکھی ہین قال یعنی کہا نواب قطب الدینخان صاحب نے تنویر الحق
مین باب دوسرا بیچ بیان تقلید ائمہ اربعہ کی فرماتا ہے اللہ تعالی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھو اون سی جو اہلیت ذکر کی رکہتی ہین اگر نہین جانتی ہو تم پس یہہ آیت ساتھ
اجماع کی مخصص او ظنی ہی ایسی کہ ہرگز اہل سنت اجازت نہین دیتی ہین کہ پیروی کیجاوی
روافض اور خوارج کی اور اسیطرح روافض وغیرہ نہین اجازت دیتی ہین کہ پیروی کی جاوی
اہل سنت کی پس اجماع ہوا امت کا اوپر تخصیص اس آیت کی پس ہوئی یہہ آیت مخصص او ظنی
الدلالت انتہی جواب اس عبارت تنویر الحق کا مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی رسالہ معیار الحق مین
اسطرح لکہا ہے اقول اصل غرض مولف کی ہفد باب ثانی سی اثبات وجوب تقلید مجتہد معین ہی لیکن
[illegible] واسطہ بنایا ہی تو سنو مقصود مولف کا اس دعوی سی کہ یہہ آیت
[illegible] یہہ ہی کہ جبکہ دفعہ ظنی ہوچکی تو جتنی تخصیص چاہینگی کیا کرینگی تو کہ تخصیص
[illegible] تو سنو کہ دعوی تخصیص کا اور ظنی الدلالۃ ہونا اس آیت کا غلط اور
[illegible] اس آیت مین اپنی عموم پر [illegible] نہین ہے
[illegible] اللہ [illegible] حدیث متواتر یا مشہور یا خبر واحد اور قیاس [illegible] قرینہ عقلی سی

عموم آیت مین استحالہ معلوم ہو سو پہر اگر تخصیص کیجاوی تو تخصیص اسکی بالمخصص ہوگی اور تخصیص بالمخصص
نسخ کرنا ہی کتاب اللہ کو جیسا کہ عبارت شرح ابن حاجب کی ہی معلوم ہوگا اسیطرح سی معیار الحق مین اول
عبارت تنویر الحق کی لکہتی ہین اور پہر اوسکا جواب دیتی چلی جاتی ہین اور مدار الحق مین اول معیار
الحق کے عبارت لکہتی ہین اور پہر اوسکا جواب لکہتی چلی جاتی ہین جو کوئی معیار الحق اور مدار الحق
کو دیکہیگا اوسکو معلوم ہوجاویگا اور یہہ جو لکہا ہی کہ وقت لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع
کیا اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کی مثلاً معلوم ہوئی اور
پہر دوسری جگہہ اپنی کتاب مین تفسیر مظہری کی سند سی لکہا ہی کہ اگر فتوی امام ابو حنیفہ رح کا ایک طرف ہو
اور حدیث مرفوع ایک طرف اور اوسی حدیث کی طرف ایک امام بہی گیا ہو ان چارون اماموں مین سی
اور نہ ظاہر ہووی کوئی اوسی حدیث کا ناسخ اور نہ ہووی کوئی اوسحدیث کی معارض یعنی مقابل ہین تو اوس فتوی
پر عمل نکرین اور حدیث پر عمل کرین تو اون دونون عبارتون معیار الحق کی تفصیل یہان لکہی جاتی
ہی وہ تفصیل یہہ ہی جو لکہا ہی تفسیر مظہری کی سند سی کہ ایک امام بہی اوس طرف ہو تو اوسکا جواب وہ
ہی جو احیاء العلوم سی اوپر لکہا گیا کہ جو کوئی ایک امام کو افضل جان کر اوسکے مذہب پر عمل کری پہر اوسکو
نچاہیئی کہ دوسرے مذہب پر عمل کری اگرچہ صاحب تفسیر مظہری بڑی عالم تہی لیکن یہہ ہر کوئی جانتا ہے
کہ امام محمد غزالی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اون سی پہلی تہی اور بڑی تہی مرتبہ مین اندروی علم ظاہری اور باطنی
کے اور دوسرا جواب یہہ ہی کہ صاحب تفسیر مظہری نی تو مجمل لکہدیا ہی کہ امام ابو حنیفہ رح کا فتوی حدیث
مرفوع کی مقابل ہو اور اسیطرح سی صاحب معیار الحق نی بہی مجمل لکہا ہی کہ قسم ایک شرک اور ایسی تقلید ہی کہ وقت
لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع کیا پہر اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس
مجتہد کے مثلاً معلوم ہووے اب جاننا چاہیئے کہ صاحب تفسیر مظہری نی یہہ تو نہین لکہا کہ فلانی حدیث مرفوع ہے
اور اوسکی طرف ایک امام بہی گیا ہے اور امام ابو حنیفہ رح کا فتوی اوسکی خلاف ہی فلانی مسئلہ مین

یعنی عبادات کی مسئلہ مین یا معاملات کی پہر اوس حدیث مرفوع کی معارض یعنی مقابل کوی حدیث
اوس مسئلہ مین دیکہی جاتی امام صاحب کی مذہب کی کتابون مین سی اور امام صاحب کی مذہب کی
تین کتابین مثلا مین ایک ہدایہ اور ایک شمنی شرح مختصر وقایہ اور ایک برہان شرح مواہب الرحمن فی
مذہب النعمان اور فتاوی عالمگیری بہی بڑی معتبر کتاب ہی حنفی مذہب کی کہ بادشاہ عالمگیر نے
پانچ سو علماء معتبرین کو جمع کرکی اوسکو بنوایا ہی اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ کا یا اون کی مثل کوی اور
کتابین ہون پہر اگر اون کتابون مین اوسکی معارض یعنی مقابل مین ایسی حدیث نہ ملتی اور کچہ
جواب بہی اوس حدیث کا اون کتابون مین نہ دیتی تو اسوقت بلاشک اوس مسئلہ مین اوس حدیث
پر عمل کیا جاتا اگر وہ حدیث معتبر سنت وجماعت کی کتابون مین ہوتی اور یہہ جو لکہا ہے کہ بدون سبب
کی تاویل وتحریف کرکی اوس حدیث کو طرف قول اپنی امام کی لیجاتا ہی تو یہہ مقتداؤن پر بدون سبب کے
تاویل اور تحریف کی نسبت کرنا اون کی نزدیک ہے جنکو اللہ تعالی نی دین کی عقل دی ہی بہت برا ہے
اور تحریف کی معنی لغت مین یہہ مین تحریف بمعنی پہرانا کلام کا اور ایک جگہ سی نکالنا اور وضع اور موضوع
اپنی سی یعنی جس معنی کی لئی کہ وہ لفظ وضع کیا گیا ہے اوسکی غیر مین استعمال کرنا اب سمجہنا چاہئے
کہ اسوقت مین یعنی ۱۲۶۹ ہجری قدسی مین جو شخص کہ پڑہی ہوی ہین یا پڑہی اور حنفی مذہب
رکہتی ہین تو آپ سی کوئی مسئلہ کرکہتا نہین مگر حنفی مذہب کی کتابون سی کہتا ہی عبادات کا مسئلہ
ہو یا معاملات کا مثل ہدایہ اور شمنی شرح مختصر وقایہ اور برہان شرح مواہب الرحمن فی مذہب النعمان اور
فتح القدیر حاشیہ ہدایہ اور عنایہ حاشیہ ہدایہ کا اور فتاوی عالمگیری کہ جسکو عالمگیر بادشاہ نی پانچ سو علماء
معتبرین سی بنوایا ہے اور یا ان کی مثل اور کتابین ہاہون تو بدون سبب کی تاویل اور تحریف کی
نسبت ان کتابون مذکورین کی مصنفون کی طرف ہوی نہ یہہ بری نسبت اسوقت کی پڑہی اور
پڑہی آدمیون کی جو مقلد ہین حنفی مذہب کی اون کی طرف ہوئی اسلئی کہ اسوقت کی آدمی

پڑہی ہوی اور بن پڑہی ہوی اونہین کتابون مذکورین کی سند دیتی ہین نہ اپنی طرف سی
بناکر تحچہ کہتی ہین تو بری نسبت کرنا ایسی مقتداؤن پر اہل سنت او رجماعت کی نزدیک بہت
بُراہی البتہ اگر یہہ عبارت مذکورہ اون لوگون کی واسطہ لکہی ہی جو اونکی مقابلہ مین حسین شمس
صاحب مدار الحق وغیرہ کی کہ یہہ اون کی رسالون کی رد مین لکہتی ہین اور وہ اونکی رسالہ کا
یعنی معیار الحق کا رد لکہتی ہین تو یہہ جا نہین اور وہ جانین اور سب مقلدون امام اعظم صاحب
کے طرف یہہ نسبت مذکورہ جو معیار الحق مین لکہی ہی نہین ہو سکتی اور واسطے حسلی اور اماموں کے
مقلدون پر اسلیی کہ ان سبکے کتابین مدلل ہین مگر اس خیرخواہ کو معلوم نہین کہ وہ کونسی ہین اس جا جرکو
تو فقط اپنی امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتابین جو مدلل ہین وہ معلوم ہین اونکا نام لکہدیا ہی
تمام ہوی تفصیل اس عبارت کی جو معیار الحق مین لکہی ہی کہ اب وہ مقلد بدستاویز اون عذرات
کی جنکی سابقا بخوبی جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہین کرتا اور یا اوسمین مدون سبکے
تاویل اور تحریف کر کے اوس حدیث کو طرف قول امام کی لیجاتا ہی غرضکہ وہ مقلد مذہب اپنی امام
کا نہین چہوڑتا اور یہہ جو مولوی نذیر حسین صاحب نی رسالہ معیار الحق مین اپنی سند کی واسطے
عبارت مولوی سید رحید رعلی صاحب مرحوم کی رسالہ صیانۃ الناس من وسوسۃ الخناس کی لکہی ہے
وہ عبارت یہہ ہی کہ اگر مراد ملت سی وہی مذہب ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ قید ایک مذہب کے
اکثر لوگون کی حقمین اکثر احوال مین اولی اور مستحسن بلکہ ضروری ہوتی ہی کیون کہ دین پر
چلنا سہل ہوجاتا ہی لیکن ہر شخص کی واسطے ضرور نہین جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی
وہ کیون تقلید کری پہر تقلید ایک شخص معین کے اسپر اگر کوئی ادلہ شرعی سی ہو تو لاؤ ذکر
[illegible] تقلید تو واسطی بعلم ہے ہی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
اور [illegible] [illegible] علی صاحب مرحوم نی لکہا ہی کہ جسکو اللہ تعالی مرتبہ [illegible] کا وسے

وہ کیون تقلید کری تو یہہ عبارت مجمل لکھی ہی اسلیئی کہ یہہ نہین لکھا کہ صاحب تحقیق کون لوگ ہین
اور اونکی کیا تعریف ہی اگر کوئی غور کری تو تفصیل اسکی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سفر السعادۃ
کے شرح مین اور کچہہ مولوی نذیر حسین صاحب نی اپنی رسالہ معیار الحق مین لکھی ہی مفصل یہہ ہی کہ قَوْلُ خِلَافِ
أَبِي يُوسُفَ رح إِنَّمَا هُوَ فِي الْعَامِّيِّ الصِّرْفِ الْجَاهِلِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى الْأَحَادِيثِ وَتَأْوِيلَاتِهَا
وَأَمَّا الْعَارِفُ بِمَعَانِي النُّصُوصِ وَتَأْوِيلَاتِهَا وَنَسْخِهَا وَجَرْحِهَا وَصِحَّتِهَا وَسَلَامَتِهَا عَنْ مُعَارِضٍ
أَقْوَى مِنْهَا فَلَا خِلَافَ فِي صِحَّةِ عَمَلِهِ بِهَا كَمَا قَالَ فِي خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ نَقْلًا عَنْ دُسْتُورِ
السَّالِكِينَ ترجمہ کہتا ہون مین کہ خلاف ابو یوسف رح کا بجز اسکی نہین کہ اوس عامی صرف جاہل
مین ہی جو معنی اور تاویلات احادیث کی نہ پہچانے اور جو شخص کہ معانی اور تاویلات اور نسخ اور
جرح احادیث کی پہچانے اور صحت اور سلامت اونکی معارض سی اور قوی اور ضعیف سی خبردار ہو
تو صحت مین عمل کرنے اوسکی کی اس احادیث پر خلاف نہین یعنی بخلاف صحیح ہی عمل کرنا اوس
شخص کا اون احادیث پر جیسا کہ خزانۃ الروایات مین دستور السالکین سی نقل کیا ہی یہہ جو
معیار الحق مین لکھا ہی کہ عامی صرف جاہل کو حدیث پر عمل کرنا نچاہیی اور وہ عارف کہ پہچانتا
ہی معنی احادیث کی اور تاویلات اوسکی اور نسخ اور جرح اوسکی اور تصحیح اور سلامت ہونی اوسکیکو
کسی نص معارض اقوی اوسکی سی تو بخلاف صحیح ہی عمل کرنا اوس شخص کا حدیث پر اب
جاننا چاہیی کہ اسوقت مین یعنی سنہ ١٢٩٠ ہجری قدسی مین ایسا عارف کہان جو اون صفتون
کے ساتھہ کہ معیار الحق مین مذکور ہین موصوف ہووہان اگر کہین ایسا عارف ہو جیسا معیار
الحق مین اوپر مذکور ہوچکا ہی تو وہ جانی حدیث پر عمل کری یا مذہب پر اور جو ایسا عارف نہ ہو
تو یہہ امر معیار الحق کی عبارت سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو مقلد ہونا چاہیی اور وہ تفصیل جو شیخ
عبدالحق محدث دہلوی نی لکھی ہی یہہ ہی کہ این چہار تن از اماماں دین اند و مقتدایان امت اند کہ ضبط و ربط

احادیث و اقوال صحابه و سلف و تطبیق و توفیق میان آنها نموده و تفسیر و تاویل و بیان ناسخ
و منسوخ کرده و غایت بذل مجهود درین باب فرموده استنباط احکام بقیاس و اجتهاد از نصوص
کتاب و سنت نموده اند و غیر مجتهدین را جز تابع ایشان بودن چاره و سبیلی نیست و مشایخ طریقت
و بزرگان ایشان همبرین مذاهب بوده اند یارب مگر آنهایی که از ایشان بپایه اجتهاد رسیده
موافق یا مخالف ایشان برای خود اجتهادی نموده باشند والله اعلم بحقیقة الحال ترجمه یهه چار
تن امامان دین اور مقتدایان دین سی هین که ضبط اور ربط حدیثون کا اور اقوال صحابه اور اهل
سلف کا اور تطبیق اور توفیق درمیان اون کی اور تفسیر اور تاویل اور ناسخ اور منسوخ کو بیان
کیا اور اس امر مین نهایت کوشش کرکی نکالنا احکام کا ساتهه قیاس اور اجتهاد کی نصوص کتاب
اور سنت سی کیا اور غیر مجتهدون کو بجز اتباع اون کی چاره نهین اور بزرگان دین اور مشایخ
طریقت بهی انهی مذاهب پر تهی مگر جو که اون مین سی مرتبه اجتهاد کو پهنچی اون سی موافق یا مخالف
انهون نی واسطی اپنی اجتهاد کیا هی والله اعلم بحقیقة الحال تهه جو مولوی حیدر علی صاحب مرحوم نی فرمایا
که تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی ادله شرعیه سی هو تو لاو ذکر کرو تفصیل اسکی یهه هی که جو
فرمایا مولوی حیدر علی صاحب مرحوم نی اسلیی که نه قرآن سی ثابت هی نه حدیث سی نه اجماع صحابه
سی اور نه اون مجتهدون کی کلام سی که جو صحابه کی وقت مین تهی یا اون سی پیچهی هوئی اسطور
پر که فلانی وقت مین امام اعظم رحمة الله علیه پیدا هون گی اور فلانی وقت مین امام شافعی
رحمه الله پیدا هونگی اور فلانی وقت مین امام مالک رحمه الله پیدا هونگی اور فلانی وقت مین امام احمد حنبل
پیدا هونگی اور کچهه آدمی تو امام اعظم کی مقلد هو جاوین اور کچهه آدمی امام شافعی صاحب کے مقلد هو جاوین اور کچهه آدمی امام مالک کے مقلد هو جاوین
اور کچهه آدمی امام احمد حنبل کے مقلد هو جاوین اور اس خیرخواه کا مطلب بهی یهی هی جو
مولوی سید حیدر علی صاحب نی فرمایا هی که تقید ایک مذهب کے اکثر لوگون کی حق مین بهتر

احوال مین اولی اور مستحسن بلکہ ضرور ہوتی ہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
جو بڑی محقق ہین اور اعتبار انکا اندہی علم اور تقوی کے بہت بڑا ہی سیہ فرماتی ہین
اپنی شرح سفر السعادت مین کہ قرار داد علما و مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص
مذہب ست وضبط و ربط کار دین و دنیا ہمدرین صورت بود از اول مخیرست کہ ہر کدام را اختیار کند
صورت دارد لیکن بعد از اختیار بجانب دیگر رفتن کہ بی توہم سوء ظنی و تفرق در اعمال و احوال نخواہد بود
قرار داد متاخرین علما این ست وہو المختار و فیہ الخیر ترجمہ یعنی مفتی بہ علما اور مصلحت دین انکا آخر
زمانہ مین تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور ضبط و ربط کاروبار دین و دنیا کا اسصورۃ مین ہی اول
امر مین اسکو اختیار ہی جسکو چاہی اوسکو اختیار کرلی لیکن بعد اختیار کرنی کی جانب دوسری بغیر توہم سوء
ظنی اور بغیر پراگندگی اعمال و احوال کے نہین ہونیکا مفتی بہ علما متاخرین کا یہہ ہی اور یہی
ہی مختار اور اسی مین ہی خیر انتہی اب جاننا چاہیئی کہ یہہ عاجز اسجگہہ یون سمجھا ہی کہ یہہ تو
مولوی صاحب مرحوم نی لکہا کہ جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کری اور یہہ نہین
لکہا کہ جسکو اللہ تعالی علم دی وہ کیون تقلید کری اور جو عارف ہو وہ کیون تقلید کری اسواسطے
کہ ایک شخص تو کم علم والا ہوتا ہی اور ایک زیادہ علم والا ہوتا ہی اور ایک کم پہچاننی والا ہوتا ہے
اور ایک زیادہ پہچاننی والا ہوتا ہی دین کی کامون مین اور مراد مولوی ممدوح کی انکی عبارت
سی کہ جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کری بڑی علم والا اور بڑا عارف ہی نکہ کم
علم والا اور کم عارف واللہ اعلم بالصواب بحقیقۃ الحال اور یہہ جو معیار الحق مین لکہا ہی کہ قسم ثانیے
مباح اور وہ تقلید مذہب معین کی ہی بشرطیکہ مقلد اس تعیین کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر
سی تعیین کرلے کہ جب کہ امر اللہ جل شانہ کا واسطی اتباع اہل ذکر کی عموما صادر ہوا
ہی تو جس ایک مجتہد کا اتباع کریگی وسی کی اتباع سی عہدہ تکلیف کی سی فارغ ہو جاوین گی اور لیکن

سہولت بہی پائی جاتی ہی ومعلا اسکی یہہ ہے کہ اگر دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ پر عمل کرسکی تو اوس سے انکار نکری اور کسی شخص عمل کرنیوالے
کو برا نجانی اور ملامت اوسکی نکری جیسا شافعی المذہب کو مسئلہ رفع الیدین کا اگر معلوم ہو تو اوسکی استعمال سے نفرت و انکار نکری اور
کبھی کر بہی لیوے اور حنفی بہی اگر کسی شخص کرنیوالی پر طعن نکری تو جیسا معیار الحق مین لکہا ہی کہ شافعی المذہب کو مسئلہ رفع الیدین کا
اگر معلوم ہو تو اوسکی استعمال سے نفرت و انکار نکری بلکہ کبھی بہی لی آجانا چاہیے کیونکہ رفع الیدین امام شافعی کے مذہب
مین تو ہی مین اور حنفی مذہب کے کتابون مین اور بعضی حدیث کی کتابون مین شرح تیسیر الوصول وغیرہ کی لکہا ہی کہ رفع الیدین
تکبیر اولی کی وقت اوکری اور پہر نکری تو اس رفع یدین کا بیان حنفی مذہب کے کتابون سے اور کچہہ حدیث کی کتابون سے جگہہ لکہا جاتا ہے وہ یہہ
ہی کہ رسالہ نظام الاسلام مین لکہا ہی کہ چھٹا سوال حنفی جو سوای شروع کی تکبیر کی وقت پہر ہاتہہ
نہین اوٹہاتی اسکی کیا دلیل ہی جواب تیسیر الوصول کے ۲۱۵ صفحہ اور جامع الاصول مین ہی عَنْ
براءٍ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ
اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ روایت ہی براء رض سی کہا دیکہا مینی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتے نماز اللہ اکبر کرتی ہاتون کو اپنی کانون کی نزدیک تک پہر نہ دوہراتے
نکالا اسکو ابوداود نی اور تیسیر الوصول کی اوسی ۲۱۵ صفحہ مین ہی عَنْ عَلْقَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض یَوْمًا اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَصَلّٰی وَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً مَعَ تَکْبِیْرَۃِ الْاِفْتِتَاحِ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ
ترجمہ روایت ہی علقمہ رض سی کہا فرمایا ہمکو عبد اللہ بن مسعود رض نی ایک دن کہ کیا نہ پڑہاون مین تمکو نماز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پہر نماز پڑہی اور نہ اوٹہائی اپنی ہاتہہ مگر ایک دفعہ شروع کی تکبیر کی ساتہہ نکالا اسکو ترمذی اور
نسائی اور ابوداود نی وَفِیْ [illegible] قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَہُمْ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ کہا ابن مسعود رض نے
نماز پڑہی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور ابوبکر اور عمر رض کی تو نہ اوٹہاتی تہی اونہون نے اپنی ہاتہہ

نہ کرنا نماز کے شروع مین وَفِی الْکِفَایَۃِ وَالْکَافِی وَالْعِنَایَۃِ وَالنِّہَایَۃِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضؓ
اِنَّ الْعَشَرَۃَ الْمُبَشَّرَۃَ بِالْجَنَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ مَا کَانُوْا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَہُمْ اِلَّا فِی
الْاِفْتِتَاحِ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عشرہ مبشرہ یعنی دس اصحاب بہشتی نہ اوٹھاتے
تھے ہاتھ اپنے مگر نماز کے شروع مین اور دلیلین ترک رفع الیدین کی کرنیکی شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے
شرح سفر السعادت مین خوب لکھی ہین جو چاہے اوسمین دیکھہ لے اور سوا اسکے اور بہت کتابون
مین رفع الیدین نکرنے کی دلیلین لکھی ہین حاصل کلام کا یہہ ہے کہ مقلد امام شافعی صاحب کے امام
اعظم صاحب کی مقلدون کو سنت وجماعت جانتے ہین اور اسیطرح مقلد امام اعظم صاحب کے امام شافعی
صاحب کی مقلدون کو سنت جماعت جانتے ہین اور برا نہین جانتے ہین اور اسیطرح سے مقلد امام مالک صاحب
کی اور امام احمد حنبل صاحب کی امام اعظم صاحب اور امام شافعی صاحب کی مقلدون کو سنت جماعت
جانتے ہین اور برا نہین جانتے اور ان چارون اماموں کی آپس مین اپنی اپنی دلیلین ہین تو ہر ایک کے
مقلد ان مین سے اپنے اپنے امام کی دلیلون پر قائم ہین تو صاحب معیار الحق کو یون چاہیئے تہا کہ جیسے حنفی
مذہب والون کو لکھا تہا کہ مثلاً حنفی المذہب کو مسئلہ رفع الیدین کا اگر معلوم ہو تو اوس کی استعمال
سے نفرت اور انکار نکرے بلکہ کبہی کر بہی لے تو اسیطرح اور اماموں کی مقلدون کو بہی لکھا ہوتا کہ
اون کو چاہیئے کہ اگر کوئی مسئلہ حنفی مذہب کا خلاف اون کی مذہب سے اون کو معلوم ہو تو انکو
چاہیے کہ اوسکی استعمال سے نفرت اور انکار نکرے بلکہ کبہی کر بہی لے واللہ تعالی اعلم بالصواب
اب یہہ خیر خواہ مسلمانون کا بعضے جگہہ یہہ عرض کرتا ہے کہ جو کوئی عالم دین دار سنت
جماعت اس معیار الحق کی عبارت کی تفصیل کو جو اس وصیت نامہ مین لکھی گئی ہے دیکھے تو اپنے
جہان کہین بہول چوک ہو گئی ہو تو اوسکو درست کر دین عند اللہ ماجور ہونگے اور اون لوگون سے
اللہ تعالی پناہ دے جو ایک نقطہ بہی غلط [illegible] تو ضد اور نیت انکی یہی خدا تعالی ایسی لوگو نکو توفیق نیک دے

تنبیہ جاننا چاہیے کہ ہر چند بیان اکل حلال اور صدق مقال کا اوپر اس وصیت نامہ مین مذکور ہو چکا
ہے لیکن اسجگہہ پھر واسطے تاکید کی بیان قوت حلال کا کہ جو جڑ ہے سب طرحکی عبادتون کی لکھا جاتا ہی
کتاب سفینہ حاکم سی کہ بڑی معتبر کتاب ہی کہ اسکی مصنف علیہ الرحمۃ کو ایک لاکھ حدیث یاد تھی وہ عبارۃ
اوسکی یہہ ہی کہ روایت ہی حضرت لقمان علیہ الرحمۃ سی کہ جو شخص مال حرام کا کہاویگا جاری ہوگا
اوسکی زبان پر فریب اور جھوٹ اور جو مال شبہہ کا کہاویگا جاری ہوگی اوسکی زبان پر غیبت اور
کلام فضول اور بیہودہ اور جو شخص مال حلال کہاویگا جاری ہوگی اوسکی زبان پر علم اور حکمت انتہی
اور تفسیر بیضاوی مین حکمت کے معنے یُؤتِی الحِکمَۃَ مَن یَّشَاءُ کی تفسیر مین یہہ لکہے ہین فرمایا اللہ تعالی
نے یُؤتِی الحِکمَۃَ مَن یَّشَاءُ یعنے دیتا ہے اللہ حکمت یعنی تحقیق علم کے اور پائداری عمل کے جسکو چاہتا ہے
وَمَن یُّؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا اور جسکو دی گئی حکمت پس تحقیق دیا گیا وہ خیر خوبی بہت
اسلیے کہ جمع کی گئی واسطے اوسکے خیر دونون جہان کی انتہی اور نافع المسلمین مین لکہا ہی کہ حضرۃ مجدد الف
ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ آپ ہی ہل جوتتی تہی اور آپ ہی اوس کہیت مین پانی
سینچتے تہے اور بیلون کا مونہہ باندہ دیتی تہی تاکہ اوسکا کہیت نہ کہاوین اور آپ ہی پیستی تہی
اور دریا کی پانی سی پکاتے تہی پھر کہاتی تہی سو یہہ تو جسکو خدای تعالی توفیق دیتا ہی اوس سی ادا
ہوتا ہی مگر پھر اوسی کتاب مین یہہ حیلہ بھی لکہا ہے کہ اگر آدمی کسی سی کوئی چیز حلال لیوی خواہ کہانی کی
یا پینی کی یا پہننی کی تو اوسکو چاہیے کہ اول اوس چیز کی قیمت ٹھہرا لیوی پھر اوس چیز کو اپنی قبضہ مین
لیوی اور بعد اوسکی قیمت اوسکے ادا کری اگر بذات خود لیتا ہی اور جو کسی نوکر کو واسطے مول لینی کسی
چیز کی بھیجتا ہی تو اوسکو بھی یہہ حیلہ سکہاوی کہ اس حیلہ سی لیا کری اور پھر اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ یہہ
حیلہ کی طرف اشارہ ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اور یہہ اکثر تجربہ مین آیا ہی کہ جو کوئی اسکو بغیر حیلہ [illegible]
کرتا ہی تو اوسکا حال بہی [illegible] ہوتا ہی اوس آدمی کی سا جو حلال مشتبہ پر عمل نہین کرتا ہے

خاتمہ

الحمد للہ کہ اوسکی حسن توفیق سی یہہ رسالہ وصیت نامہ کہ نام رکہا گیا ساتہہ مفید المومنین کی ہے
اور چونکہ اسمین نیک وصیتون کا بیان ہی اگر اسکو احسن الوصایا کہا جاوی تو بہی بجا ہی بروز
ہفتہ بتاریخ بست وہشتم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۱ بارہ سو اکانوی ہجریہ نبویہ مین علی صاحبہا الصلوۃ
والسلام بیچ شہر محمد آباد عرف ٹونک کے بیچ عہد نواب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ
محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولتجنگ کے وفقہ اللہ لما یحب ویرضاہ
تمام ہوا اللہ تعالی جل شانہ اعلی میری بہول چوک اور کم فہمی کو برکت انبیا اور اولیاؤن کی سی معاف فرماوی
اور اس عاجز اور جمیع اہل اسلام کو اس رسالہ سی فائدہ بخشی اور کم فہمی سی اللہ تعالی ہر مسلمان کو اپنی
پناہ مین رکہی اور جس کسی نی کہ اس وصیت نامہ مین میری ساتہہ کوشش کی ہی یا کچہہ لڑائی مین
دیا چاپہ کروانی مین اوسکو اور اس عاجز کو اللہ تعالی نیک کامون کی توفیق دی اور دوزخ سی بچاوی
اور اپنی فضل سی بہشت مین پہنچاوی آمین ثم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین
والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ترجمہ اور پچہلا قول
ہمارا یہہ ہی کہ تعریف اللہ کو ہی جو پروردگار ہی سب عالم کا اور درود اور سلام اوپر حبیب اوسکی کے
کہ محمد مین سردار سب پیغمبرون کے اور اوپر آل اور اصحاب اونکی کی سب پر فقط

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ علی احسانہ کہ یہہ کتاب بی نظیر اور رسالہ دلپذیر من تالیف جناب فیضمآب
عالم دین رہنمای سالکین حضرت پیر مرتضی خان صاحب بارک اللہ فی عمرہ وفیضہ کہ نام اسکا مفید المومنین
اور احسن الوصایا اور عرف وصیت نامہ ہی بتاریخ ۱۳ شہر ربیع الآخر سنہ ۱۲۹۲ ہجری شہر ٹونک کے مطبع سرکار
مین بعد تصحیح جناب مولف دام فیضہ کی باہتمام خانصاحب عالی القاب سلمہ الرحمن کے حسب خاطر ناظرین نور و سرور بخشا

تصحیح الاغلاط کتاب احسن الوصایا

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۵	۵	فروه	بالضم بمعنی بلندی و بالکسر کوه و بالای سر کوه
"	"	فقه	فقه دریافتن و دانستن چیزی و علم دین و شریعت و بالفتح و کسر قاف دانشمند از منتخب
"	"	کلام	کلام علمیست که دران مسائل نقلیه را بدلائل عقلیه ثابت کنند از غیاث
"	۶	تصوف	تصوف باصطلاح از خواهش نفسانی پاک شدن و اشیاء عالم را مظهر حق دانستن و نیز تصوف ماخوذ باشد از صوف که بمعنی روگردانیدن و یکسو شدن ست از غیاث
۱۱	۶	صاحب دہلوی	صاحب محدث دہلوی
۱۲	۷	لکھنو	لکھنؤکی سے ہے
۱۳	۸	سید احمد	سید احمد صاحب
۱۳	۹	سید احمد غازی	سید احمد صاحب بخاری
"	۱۰	بابرکات میں	بابرکات کی بیان مین
۱۵	۱۲	وقوف زبانی	وقوف زبانی

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱۹	بیسوین	بتیسوین
۲۲	۴	مطلب لکھی	مطلب یہان لکھی
۲۳	۱۷	اوسکی	اسکے
۲۴	۳	الی السّماء	الی السّماءِ
۳۲	۳	پہلنی	پہلتی
۳۱	۴	بات	باتین
۱۴	۱۱	اوس	اوس سی
"	۱۹	اسلام	اسلام کے
۳۳	۸	اگر کوئی	اب اسجگہہ مولف [illegible] وصیت نامہ کا [illegible] ہی که اگر کوئی [illegible]
"	۱۱	نیک کام	نیک کام مین تمام ہوئے عبارت مولف [illegible]
"	۱۸	تفسیر فتح	تفسیر فتح العزیز مین
۳۵	۲	طرف کے	طرف
۳۸	۱۰	قل اللهم	اَللّٰهُمَّ
۳۹	۹	اللهم	قُلِ اللّٰهُمَّ
۴۷	۳	اس اسم ذات	اس جگہہ مولف اس وصیت [illegible] کا [illegible] کہتا ہی که اس [illegible]

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۵۰	۳	اور پیچھی	اور جو پیچھی
۵۲	۱۰	مخلوق	مخلوق سی
۶۰	۵	لکھی	لکھی ہین
۶۱	۱۰	آگاه ہو طلب کر	آگاه ہو طلب کر
۶۳	۱۵	علم	عمل
۶۴	۴	اروا	روا
۶۵	۴	ان پڑھ	ان پڑھ
۶۶	۱۵	فلسفه	فلسفه
۷۰	۱۲	سیڑہی	سیڑہی
۷۵	۱۴	اسجگہہ [illegible] کہنا چاہیے	اب اسجگہہ مولف [illegible] کا یہہ عرض کرتا ہے
۷۶	۱۶	تحقیقة الحال اور بیچ استحالت	تحقیقة الحال انتہی اب یہان سی عبارت صراط المستقیم کی شروع ہوئے اور بیچ استحالت
۸۵	۱۴	یا تعجب	یا تعجب
۸۷	۱۴	[illegible]	[illegible]
۹۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۱۱	سبحان	سبحان
۱۰۸	۱۰	والاہی	والاہی انتہی
۱۱۳	۳	ہوائین	ہواسمین
۱۱۴	۷	چاہتی والا	چاہتی ہین
۱۱۴	۱۹	جکڑتی	جکڑنی سکے
۱۱۵	۱	یارسول	یا رسول اللہ
۱۱۷	۱	ہوی	بیقرار ہوی
۱۱۹	۹	بیچون بیچ	بیچون بیچ
۱۲۱	۸	بہم	بہسم
۱۲۲	۱۴	الیسی تیز	الیسی تیز
۱۲۴	۱۴	بلند	بلندی
۱۲۶	۳	علیہ	علیہ سی
۱۳۰	۶	تم جانو	تم جانو اور وہ پانچ مسئلہ یہہ ہین
۱۳۱	۴	اور طواف	کہ طواف
۱۳۲	۱۱	نور	اور
[illegible]	۹	مسلمانون لو	مسلمانون کو
۱۳۵	۳	سید احمد صاحب کے مریدون سے اور سوا سید احمد صاحب کے مریدون کے	اور سوا سید احمد صاحب کے مریدون کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۶	۲	مشکوۃ	مشکوۃ کے
۱۳۶	۴	طرف	طرف سی
۱۳۹	۵	ادکرتے	ادا کرنے
۱۳۹	۱۹	جہگڑتے	جہگڑتی ہین
۱۴۲	۱۳	ہر علم مسئلے	ہر علم کی مسئلے
۱۴۲	۱۶	وغیرہ کا بات	وغیرہ کی کامون
۱۴۳	۱۸	سید صاحب	سید احمد صاحب
〃	۱۹	سید صاحب	سید احمد صاحب
۱۴۵	۶	اور دیاتی	بی دیانتی
۱۴۶	۱۳	حضرت سے	حضرت سے
۱۴۷	۱۱	سند کے	سند کے
۱۵۰	۵	بداؤن	بداؤنی
۱۵۲	۳	افعال آتی	افعال سے
〃	۵	کچھ بھی	کچھ تو بھی
۱۵۳	۱۴	اور سنت	اتباع سنت
۱۵۳	۱	آرزدی	ازبرزدی
〃	۸	از بیر	[illegible]
〃	۱۵	جماع	اجماع
۱۵۵	۱۴	پیرتی	پیروی
۱۵۹	۱۴	مسلمانون	مسلمانون کو
۱۵۹	۱۵	بہگین	بہگین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۲	۱۲	امام اعظم	امام اعظم صاحب
۱۶۲	۸	احدث	احدث
۱۶۴	۱۳	جاری	جاری رہی
۱۶۵	۱۷	اصحاب	اسحاق
۱۶۶	۲	بدعشان	بدخشان
۱۶۹	۲	فی التراویح	فی التراویح
۱۷۰	۲	من لعیش	من لعیش
۱۷۲	۳	لم یکن	لم یکن
۱۷۲	۱۵	الالفتی	لالفتی
۱۷۳	۳	فیروزآبادر	فیروزآبادر
۱۷۴	۱۴	امام اعظم	امام اعظم صاحب
۱۷۵	۴	اجر [illegible]	اجر نیک ملیگا
〃	۱۸	اندایر	ایذادینی پر
۱۷۷	۴	عقیدہ	عقیدہ ایسا نہین
۱۸۰	۱۰	جیسے شرط	جیسے شرط کی
〃	۱۹	نظر	نظر سی
۱۸۱	۸	مثلا ہووے	مثلا معلوم ہووی
۱۸۳	۶	یوسف	یوسف حج [illegible]
۱۸۳	۱۸	بجود	بجحود یا ضم انکار کردن بدانستگی از منتخب
۱۹۰	۹	اوسعد بث کو طرف قول ابنی امام کے لیجاتا ہی	اوسعد بث کو طرف قول ابنی امام کی لیجاتا ہی تو یہان معلوم ہوتی کہ یہہ عبارۃ مولوی [illegible] صاحب کی نہین ہی اسلیئے کہ وہ سید ہین اور اہل سنت والجماعۃ ہین ہرگز ایسی نسبت [illegible] اقوال [illegible] کی ہوگی بلکہ کسی [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]